

كتاب الجنائز

5

تفصيل السنن

جنازے کے مسائل



حَدِيثُ پَيْلَيْكِيشَانْز

2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

فہرست

نمبر شمار	اسماء الأبوابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
1	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	6
2	إِضْطَلَاحَاتُ الْحَدِيثِ	اصطلاحات حدیث	15
3	قَبْلَ الْمَرْضِ	بیماری سے پہلے	18
4	بَابُ الْمَرْضِ وَالْعِيَادَةِ	بیماری اور بیمار پر سی کے مسائل	19
5	بَابُ الْمَوْتِ وَالْمَيِّتِ	موت اور میت کے مسائل	36
6	بَابُ التَّعْزِيَةِ	تعزیت کے مسائل	51
7	بَابُ عُشْلِ الْمَيِّتِ	غسل میت کے مسائل	56
8	بَابُ التَّكْفِيرِ	کفن کے مسائل	61
9	بَابُ الْجَنَازَةِ	جنازہ کے مسائل	66
10	بَابُ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ	نماز جنازہ کے مسائل	70
11	بَابُ التَّدْفِينِ	تدفین کے مسائل	80
12	بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ	زیارت قبور کے مسائل	92
13	بَابُ إِيْصَالِ الشَّوَّابِ	ایصال ثواب کے مسائل	114



الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَالْغَاِقَةُ لِلْمُتَّقِينَ
، اَمَا بَعْدُ !

انسانی زندگی میں پیدائش اور موت دونوں ہی بڑی اہمیت کے حامل واقعات ہیں۔ پیدائش کے مقابلے میں موت کے اثرات کہیں زیادہ گھرے اور دیر پا ہوتے ہیں۔ موت سے پہلے ہی بیماری کی حالت میں شرکیہ رسومات اور بدعتات کا ایسا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو موت کے بعد بھی طویل عرصے تک جاری رہتا ہے۔

غور فرمائیے! انسان جب بستر مرگ پر ہوتا ہے تو سارے گھر میں عجیب سی نفسیاتی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ تینارداری کرنے والوں کا احساس ناکامی، تقدیر کے سامنے انسان کی بے بُی، اپنے بال بچوں سے ہمیشہ ہمیشہ جدائی کا المناک تصور، موت کا خوف اور گھبراہٹ، موت کے تمام تر آثار و قرآن کے باوجود نہ تو لا حقین اپنے بیمار کو اس دنیا سے رخصت کرنے کیلئے ذہنی طور پر تیار ہوتے ہیں اور نہ ہی مریض اس دنیا کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ امید و یہم کی اس کشمکش میں لا حقین اور مریض ہر وہ جتن کر گزرنے پر تیار ہوتے ہیں جو اس وقت کوئی حکیم یا جوگی، پیر یا سادھو، عالم یا جاہل بتائے۔ موت کے اس جان گسل مرحلے میں شیطان انسان کو شرک و بدعت کے تمام راستے (شرکیہ دم جھاڑ، تعویذ گندے، ٹونے، ٹوٹکے، مزاروں سے خاک شفا حاصل کرنا، مزاروں پر دھاگے باندھنا، فوت شدہ بزرگوں کے ناموں کی نذریں، نیازیں دینا اور نتیں ماننا اور چڑھاوے چڑھانا وغیرہ) دکھادیتا ہے، جنہیں اپنے ضعیف ایمان اور کمزور

عقیدے کی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت بآسانی اختیار کر لیتی ہے۔

موت کے بعد تعزیت کا مرحلہ آتا ہے، مرنے والے کی جدائی کا صدمہ اور رنج انسان کے جذبات کو بے قابو کر دیتا ہے، انسان ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے آزمائش کے اس موقع پر بھی شیطان انسان کے دین و ایمان پر حملہ آور ہوتا ہے اور لواحقین کو مسنون طریقوں سے ہٹا کر خلاف سنت کاموں (رونے پینے، نوح و ماتم کرنے، کپڑے چھاڑنے، بال نوچنے، سینہ کوبی کرنے، چہرے پر ہاتھ مارنے، سیاہ لباس پہننے وغیرہ) پر لگادیتا ہے۔ تعزیت کے لئے مسلسل کئی کئی ہفتہ خصوصی اجتماعات (متام یا پھوڑی ڈالنا) کا اہتمام کرنا بھی اسی قسم کی جاہل انہ رسمات سے ہے۔

تعزیت کے بعد تعزیت سے بھی اہم مرحلہ ایصال ثواب کا ہے۔ ہر مسلمان مرد یا عورت، عالم ہو یا جاہل یہ عقیدہ بہر حال رکھتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو اپنے اعمال کی جزا یا سزا ضرور ملتی ہے، لہذا ہر آدمی اپنے فوت شدہ اعزہ کو کسی نہ کسی طرح ثواب پہنچانا ضروری سمجھتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت اپنے معاشرے اور ماحول میں ایصال ثواب کے لئے جو کچھ ہوتا دیکھتی ہے اسے کرنا شروع کر دیتی ہے۔ مثلاً رسم قل، رسم فاتحہ، رسم سومم، ساتوں، دسوال، گیارہواں، بیسوال، چالیسوال، میت کے گھر بڑے کھانے کا اہتمام، قرآن خوانی کا اہتمام، بری منانا، قبر پر کھانا یا مٹھائی وغیرہ لے جا کر تقسیم کرنا وغیرہ، کسی کو اس بات پر سوچنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ ان تمام مروجہ اعمال و افعال کا دین کے ساتھ کوئی تعلق ہے بھی یا نہیں یا یہ تمام افعال محض جہالت، عمجمی تصورات اور ہندوانہ رسمات سے متاثر ہو کر ہم نے اختیار کر رکھے ہیں۔ ایصال ثواب کے یہ طریقے اپنا کر لو احتقین اپنے طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مرنے والے کے ساتھ اپنے تعلق، محبت اور عقیدت کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہے اور انہیں یہ بھی اطمینان ہو جاتا ہے کہ کم از کم سال بھر کے لئے تو ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو ہی گئے ہیں۔

سب سے آخر میں زیارت قبور کا مرحلہ آتا ہے، قبروں پر مزار اور قبے تعمیر کرنا، عرس اور میلے لگانا، چداغاں کرنا، پھولوں کی چادریں چڑھانا، قبروں کو غسل دینا، قبر کے نزدیک یا دُور با ادب ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، قبر پر جھکنا، سجدہ کرنا، قبر یا مزار کو بوسہ دینا، قبر یا مزار کا طواف کرنا، قبر پر بیٹھ کر تلاوت کرنا یا نماز پڑھنا، اہل قبور کے سامنے اپنی حاجات اور مشکلات پیش کرنا، انہیں حاجت روائی سمجھ کر مرادیں مالگنا، نیز ان سے دعا کی درخواست کرنا، یہ وہ سارے غیر مسنون افعال ہیں، جن کا تعلق زیارت قبور سے ہے اور

مسلمانوں کی کثیر تعداد ثواب اور اجر کی نیت سے انہیں کئے جا رہی ہے۔ زیارت قبور کے سلسلے میں اس افسوسناک حقیقت سے کون واقف نہیں کہ وطن عزیز کے صوبہ سندھ میں ”لواری“ کے مقام پر ایک مزار ایسا بھی ہے جہاں سال بے سال حج ادا کیا جاتا ہے۔ مزار کا طواف کرنے کے بعد باقاعدہ قربانی دی جاتی ہے۔^① یہ ”اعزاد“ بھی نظریاتی بنیادوں پر قائم ہونے والی دنیا کی واحد ریاست ”اسلامی جمہوریہ پاکستان“ کو حاصل ہے کہ اس کے ایک شہر پاکپتن (ضلع ساہیوال) میں ایسا مزار بھی موجود ہے جہاں اللہ کے ایک نیک اور صالح بندے کی قبر پر مزار کے ساتھ بہشتی دروازہ (باب جنت) تعمیر کیا گیا ہے جو سال بے سال زائرین کے لئے کھولا جاتا ہے، ایک طرف نذرانے پیش کئے جاتے ہیں اور دوسری طرف جنت کی ضمانتیں مہیا فرمائی جاتی ہیں۔ عام آدمی سے لے کر امراء اور وزراء تک سب کے سب آنکھیں بند کر کے دونوں ہاتھوں سے دین و دنیا کی دولت اس ایمان اور یقین کے ساتھ لٹاثتے چلے جاتے ہیں کہ ہم نے ”باب جنت“ سے گزر کرواقعی اللہ کی جنت حاصل کر لی ہے۔

زیارت قبور کا ایک اور المناک پہلو یہ ہے کہ اللہ کے وہ نیک اور متین بندے جو ساری عمر مخلوق خدا کو اسلامی طریقوں کے مطابق پاک صاف اور سترھی زندگیاں بسرا کرنے کی تعلیم دیتے رہے، لوگوں کو شرم و حیا، عصمت و عفت کا درس دیتے رہے، انہیں کے مرقدوں اور مزاروں کو آج نشیات کے کاروباری مرکز اور فاشی و بے حیائی کے اڈے بنادیا گیا ہے۔ پاکستان کے پسمندہ اور دور دراز علاقوں میں مزاروں اور خانقاہوں پر جنم لینے والی داستانیں سینیں تو کیلیجہ منہ کو آتا ہے۔ لوگ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور کانوں سے سنتے ہیں، لیکن ایمان کے ضعف اور عقیدے کے بگاڑ کا یہ عالم ہے کہ پھر بھی ”ثواب دارین“ حاصل کرنے کے لئے کھنپے چلے آتے ہیں۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ جنازے کے مسائل میں دین کے نام پر شامل کئے گئے رسم و رواج، بدعتات اور شرک کی کتنی چھوٹی بڑی پلٹنڈیاں مل کر شرک کی عظیم شاہراہ تعمیر کر دیتی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ دین میں راجح تمام تر شرک و بدعت میں سے توے فیصلہ کا تعلق صرف جنازے کے مسائل سے ہے، تو اس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ شرک کی مذمت میں قرآن مجید اور ذخیرہ احادیث بھرا ہوا ہے۔ چند قرآنی

^① کچھ عرصہ قبل حکومت پاکستان نے اس پر پابندی لگادی تھی لیکن نظام جاہلیت کے محافظوں اور علمبرداروں نے اس کے خلاف عدالت میں رث دائر کر کر کی ہے

آیات اور احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

① سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكُ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاوَاهُ النَّارُ﴾ (72:5)

”جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا مٹھکانہ جہنم ہے۔“

② سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرِكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذِلِّكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (48:4)

”اللہ کے ہاں شرک کی کوئی بخشش نہیں اس کے علاوہ اور سب کچھ معاف ہو سکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے۔“

③ سورۃ الزمر میں اللہ پاک کا فرمان ہے:

﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (65:39)

”اے نبی! اگر آپ نے بھی شرک کا ارتکاب کیا تو تمہارا سارا کیا کرایا ضائع ہو جائے گا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔“

④ سورۃ الشراء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَكُونُنَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ﴾ (213:26)

”اے نبی! اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بناؤ ورنہ تم بھی سزا پانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔“

⑤ سورۃ التوبہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَئِيْ قُرْبَى مِنْ﴾

بعد ما تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَبُ الْجَحِّيمِ﴾ (113:9)

”نبی اور اہل ایمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ مشرک جہنمی ہیں۔“

⑥ صحیح بخاری و مسلم کی ایک حدیث شریف ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اجْتَبِيوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ)) قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَا هُنَّ ؟ قَالَ ((الشَّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبْنَوْا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتَمِّ وَالْمَوْلَى يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُخْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ))

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”(لوگو!) سات ہلاک کرنے والی باتوں سے بچو، صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ سات باتیں کون سی ہیں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”⁽¹⁾ اللہ کے ساتھ شرک کرنا⁽²⁾ جادو کرنا⁽³⁾ ناحق کسی جان کو قتل کرنا⁽⁴⁾ سود کھانا⁽⁵⁾ یتیم کا مال (ناجاائز طریقے سے) کھانا⁽⁶⁾ میدان جنگ سے بھاگنا⁽⁷⁾ ایماندار، پاک دامن اور بھولی بھائی عورتوں پر تہمت لگانا۔“

⑦ مسند احمد کی ایک حدیث میں حضرت معاذ رض کہتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی وصیت فرمائی کہ:

((لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَ إِنْ قُتِلْتَ أَوْ حُرِيقْتَ))

”اے معاذ! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شرک نہ تھہرانا خواہ بھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔“

مذکورہ بالا آیات اور احادیث سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ صرف شرک ہی وہ واحد گناہ ہے جو اللہ کے نزدیک ناقابل معافی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی دو توک فیصلہ کر رکھا ہے کہ اس کے مرتكب پر جنت حرام ہے اور مشرک کا ابدی ٹھکانہ جہنم ہے۔ سارے قرآن مجید میں اتنی شدید تنубیہ کسی دوسرے گناہ کے بارے میں نہیں آئی کہ براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مناطب کر کے فرمادیا گیا ہو ”اے نبی! اگر تم بھی شرک کے مرتكب ہوئے تو تمہارے سارے کے سارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے اور ہماری سزا سے نہ بچ سکو گے۔“ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلکہ تمام مسلمانوں کو مشرک کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائے بخشش تک کرنے سے منع فرمادیا ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو دنیا و آخرت میں ہلاک کرنے والی باتوں میں سے شرک کو سرفہرست شمار فرمایا اور اپنے صحابی کو اس بات کا حکم دیا کہ قتل ہونا یا آگ میں جل جانا برداشت کر لینا، لیکن شرک کے قریب

بھی نہ جانا۔

نبی اکرم ﷺ کے اسوہ حسنے سے بھی ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے کسی یادنی زندگی کے کسی بھی موقع پر شرک کے معاملے میں معمولی سے معمولی مذاہت بھی گوارانہیں فرمائی۔ کسی زندگی میں جب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہما انتہائی کٹھن اور جان لیوا آزمائشوں سے گزر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ایسی حکومت کی قیادت سنجا لئے کی پیش کش کو یکسر ٹھکرایا، جو نظام شرک کی بنیاد پر قائم تھی اور جسے قریش مکہ شرک کی بنیاد پر ہی قائم رکھنا چاہتے تھے۔ اس کے مقابلے میں ایک طویل اور صبر آزماجد و جہد کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خود ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھی جو خالص نظام تو حید پر قائم تھی، جس میں رسول اکرم ﷺ کو یہ طاقت اور قوت حاصل تھی کہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو سارے عالم عرب میں یہ مشن دے کر بھیجا کہ جاؤ کہیں بھی تصویر نظر آئے اسے مٹا دو اور جہاں کہیں اوپنی قبر دیکھو اسے زمین کے برابر کرو۔ (احمد، مسلم، ترمذی وغیرہ)

کسی زندگی میں ہی جب رسول اکرم ﷺ کو مصالحت کی غرض سے پیش کش کی گئی کہ ایک سال آپ ﷺ ہمارے معبودوں کی عبادت کر لیا کریں اور ایک سال ہم آپ ﷺ کے معبود کی عبادت کر لیا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دو ٹوک اور واضح اعلان کروادیا:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَفِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَ لَا أَنْتُمْ عَبْدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَ لَا آنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ ۝ وَ لَا أَنْتُمْ عَبْدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَ لِيَ دِينِ ۝﴾

”اے محمد! کہہ دیجئے ایک اللہ کی بندگی سے انکار کرنے والو! میں ان کی عبادت نہیں کرتا، جن کی عبادت تم کرتے ہو، نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی عبادت تم کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں، تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔“

9 ہجری میں طائف سے بنو ثقیف کا وفد قبول اسلام کے لئے حاضر خدمت ہوا تو یہ شرط پیش کی کہ اگر تین سال تک ہماری امیدوں، حاجت روائیوں اور مشکل کشائیوں کے مرکز ”لات“ کو نہ توڑا جائے تو ہم اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے ان کی یہ شرط کسی قیمت پر قبول نہ فرمائی بلکہ وفد کے ایمان

لانے کے بعد رسول اکرم ﷺ نے وفد کے ساتھ ہی جناب سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمادیا کہ جاؤ سب سے پہلے ان کا بت توڑ کر آؤ۔ ایمان کے ضعف اور عقیدے کے بگاڑ کی انتہا ملاحظہ ہو کہ طائف پہنچ کر رسول اللہ ﷺ کے نمائندے بت توڑ نے لگے تو سارے شہر کے بچے، بوڑھے، عورتیں اور مرد امتنڈ کر جمع ہو گئے کہ دیکھیں ان لوگوں پر کیسے اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ مشرکین طائف کی پرسش اور پوجا کے مرکز، نذریں، نیازیں اور چڑھاوے وصول کرنے والا معبد، توحید پرستوں کی ضربوں سے ریزہ ریزہ ہوتا رہا، دیکھنے والے حیران و ششدراہوتے رہے اور نظام توحید کے علمبردار اپنا فرض ادا کر کے خدمت اقدس میں واپس تشریف لے گئے۔

در اصل دین اسلام میں عقیدہ ہی وہ بنیاد ہے جس پر تمام اعمال کی جزا اور سزا کا انحصار ہے۔ اگر عقیدہ شرک سے پاک اور صاف ہے تو اعمال کی کوتا ہیوں اور لغزشوں کی بخشش اور معافی کی پختہ امید رکھنی چاہئے، لیکن اگر عقیدے میں شرک کی آمیزش ہے تو پھر پہاڑوں کے برابر نیکیاں بھی کسی کام نہیں آئیں گی۔

ہمارے معاشرے کا یہ کتنا بڑا الیہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد ایسی ہے جو محض جہالت اور غلط راہنمائی کی وجہ سے شرک یہ افعال کا رثواب سمجھ کر رہی ہے۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو معاشرے کے رسم و رواج، آباء اجداد کی اندھی تقليد اور خاندانی عادات کی بوجھل زنجروں میں جکڑے ہوئے بادل نخواستہ اس راستے پر چل رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان زنجروں کو کاث پھینکا جائے لیکن انہیں کہیں سے راہنمائی میسر نہیں آتی۔ جہالت کے اندر ہیروں سے وہ نکلنا چاہتے ہیں، لیکن انہیں کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

کچھ یہی حال ان دینی جماعتوں کا بھی ہے جو طعن عزیز میں اس وقت نفاذ اسلام یا اسلامی انقلاب برپا کرنے کی جدوجہد فرمائی ہیں۔ بعض جماعتوں اپنے عقیدے کے بگاڑ کی وجہ سے خود شرک میں بیٹلا ہیں۔ بعض جماعتوں سیاسی مصلحتوں کی خاطراس مسئلے سے دامن بچا کر چلنے میں ہی اپنی کامیابی سمجھتی ہیں۔ بعض جماعتوں ویسے ہی شرک کو دوسرے یا تیسرے درجہ کا گناہ سمجھتی ہیں اور بعض جماعتوں اپنے اندر وہی انتشار کے باعث اس اہل نظر نہیں آتیں کہ وہ خالص توحید کی بنیاد پر اسلامی انقلاب برپا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔ اسلامی انقلاب کے لئے پاک سر زمین کی تاریخ کسی ایسے رجل رشید کی منتظر ہے جو

جہاد کے ذریعے خالص نظام تو حیدر کی بنیاد پر انقلاب برپا کرنے کا علمبردار ہو۔

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
ضم کردہ ہے جہاں لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اس صورت حال میں قرآن و سنت کے علمبردار اور شرک و بدعت سے بیزار نوجوانوں کو اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہئے اور یہ پختہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم زندگی کے ہر معاملے میں، گھر بار ہو یا حلقة احباب، اتباع سنت کی شمع روشن کریں گے، سنت رسول ﷺ کا چلن عام کریں گے اور اس کے مقابلہ میں معاشرے کے بنائے ہوئے رسم و رواج، خاندانوں کی بنائی ہوئی روایات، آباء اجداد کی اختیارات کی ہوئی جاہلانہ عادات، علمائے سوء کی بنائی ہوئی بدعات اور غیر مسلموں سے مستعار لئے ہوئے تصورات کا الحجہ بھر کے لئے بھی ساتھ نہیں دیں گے۔

اتباع سنت کی دعوت دینے والوں کو یہ بات اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اولاً آج کا زمانہ میں یا تیس سال قبل کے زمانہ سے بہت مختلف ہے۔ تعلیم نے لوگوں کے سوچنے اور سمجھنے کے انداز بدل دیئے ہیں، روشن خیالی پیدا ہوئی ہے۔ ثانیاً یہ کہ اتاباع سنت کا موقف اس قدر جاندار اور مدل ہے کہ تعصب اور فرقہ واریت سے پاک ذہن رکھنے والے ہر پڑھے لکھے مسلمان کے دل و دماغ میں فوراً اتر جاتا ہے، الہذا زندگی کے ہر معاملے میں ہر جگہ اتاباع سنت کی دعوت پورے اعتناد اور پوری قوت کے ساتھ سراونچا کر کے دیجئے کہ فقط یہی دین حق ہے۔

﴿ذِلِكَ الَّذِينَ الْقَيْمُ وَ لِكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝﴾ (30:30)

”یہی سیدھی راہ ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“ (سورہ الروم، آیت 30)



كتب اشاعت حدیث کے سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ کتب نہ تو کسی خاص مکتب فکری کسی خاص مسلک یا کسی خاص فقہ کی نمائندہ کتب ہیں جن میں اپنی پسند یا ناپسند کی احادیث جمع کی گئی ہوں نہ ہی یہ بحث و مناظرے اور فلسفے کی کتب ہیں جن میں تاویلات اور توجیہات کے سہارے مسائل کشید کئے

گئے ہوں نہ ہی ان کا انداز فزکس، الجبرے اور جیومیٹری کے مسائل کا ہے کہ تطبیقات کے ذریعے مطلوبہ مسائل حل کئے گئے ہوں بلکہ یہ کتب صحیح احادیث پر مشتمل سنت رسول ﷺ اور آثار صحابہ ؓ کا ایک سادہ اور عام فہم مجموعہ ہیں، جن میں درج شدہ احادیث کو پڑھ کر ایک عام پڑھا لکھا آدمی با آسانی دینی مسائل سمجھ سکتا ہے۔ وہ عمل جو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ یا صحابہ کرام ؓ کی زندگیوں سے ثابت ہے ”مسنون ہے“ کے الفاظ میں، اور وہ عمل جو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ یا صحابہ کرام ؓ کی زندگیوں سے ثابت نہیں ہے ”غیر مسنون ہے“ کے الفاظ میں درج کر دیا گیا ہے۔ چونکہ تمام مسلمانوں کے نزدیک سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ کا قول فعل اور اس کے بعد صحابہ کرام ؓ کی زندگیوں کا عمل ہی دین حق کا اصل معیار ہے، لہذا بعد کے اختلافی مسائل اور مباحثت میں پڑنے سے ہم نے گریز کیا ہے۔ قارئین کرام کی سہولت کے پیش نظر ہر موضوع سے متعلق ”غیر مسنون امور“ باب کے آخر میں کجا کر دیئے گئے ہیں۔

صحیح احادیث کے معاملے میں اتنی وضاحت ہی کافی ہے کہ اہل سنن کی روایت کردہ معروف حدیث عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : لَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ ۖ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَ الْمُتَّخِدِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدُ وَالسُّرُّجُ ”حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، قبروں پر مساجد تعمیر کرنے والوں اور قبروں پر چماغاں کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔“ محض اس لئے شامل نہیں کی گئی کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔ ساری کتاب میں صحیح اور حسن درجہ کا معیار قائم رکھنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی حدیث ضعیف ہو تو برآ کرم ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ ہم اگلی اشاعت میں اس کی صحیح کرسکیں۔

بعض کرم فرماؤں نے اصطلاحات حدیث کی تعریف کے اختصار اور مزید اقسام کی طرف توجہ دلائی ہے جو بالکل مناسب ہے، لیکن اس ایک صفحے کے مختصر نقشہ سے ہمارا مقصد اصطلاحات حدیث کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ عام پڑھے لکھے حضرات جو علم حدیث سے علمی کے باعث ہر حدیث کو بلا تعامل ضعیف کہہ دیتے ہیں کے ذہنوں سے یہ تاثر دور کرنا مقصود ہے کہ علم حدیث کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ یہ ایسا بحر بیکراں ہے جس پر بات کرنا ہر آدمی کے بس کی بات نہیں۔ محدثین کرام ؓ کا احادیث قبول کرنے کے لئے شرائط مقرر فرمانا۔ حدیث کے راویوں کے حافظے،

تقویٰ، دیانت، صداقت اور عقیدہ کی کڑی چھان پٹک کر کے حدیث کو مختلف اقسام میں تقسیم فرمانا حدیث بیان کرتے ہوئے مختلف موقع کے لئے مختلف الفاظ مثلاً حَدَّثَنَا، أَخْبَرَنَا، أَتَبَّانَا وغیرہ استعمال فرمانا، کتب احادیث کی الگ الگ اصطلاحات وضع فرمانا، یہ سب اس بات کا ثبوت ہیں کہ خود محمد شین کرام حدیث کے معاملے میں کس قدر رحمتاط تھے، کجا کہ ایک عام آدمی بلا سوچ سمجھے ہر بات کو حدیث کہہ کر بیان کر دے یا حدیث کو فوراً ضعیف کہہ کر مسترد کر دے۔ دیے گئے مختصر نقشہ سے الحمد للہ! یہ مقصد پوری طرح حاصل ہوتا ہے۔

جنازے کے بعض مسائل بڑے ہی نازک اور حساس تھے۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے میری تمام تعلیمی و عملی کم مائیگی کو اپنے دامن رحمت میں ڈھانپ لے۔ آمین!

علمائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ متن حدیث، صحیح حدیث، ترجیحہ یا مسائل میں کسی بھی جگہ کوئی غلطی ہو تو براہ کرم! ضرور مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ! اگلی اشاعت میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

کتاب کی نظر ثانی والد محترم حافظ محمد ادريس کیلانی صاحب (مرحوم) نے فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کتاب کے بہترین پہلوؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کے اجر و ثواب میں میرے والدین محترمین اور ان کے والدین محترمین کو بھی شامل فرمائے۔ آمین!

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اشاعت حدیث کی خدمت کا یہ سلسلہ مزید محنت اور خلوص سے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور کتب احادیث کو عوام الناس کے استفادہ کا ذریعہ بنائ کر ان تمام حضرات کی بخشش کا سبب بنائے جو کسی نہ کسی لحاظ سے ان کی تیاری میں حصہ لے رہے ہیں۔

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَابُ﴾

الرّحِیْمٌ ۝

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

جامعہ ملک سعود، الرياض

المملکة العربیة السعودية

رمضان المبارک، 1406ھ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

مَنْ يُحِلُّ لِلّٰهِ بَيْعَهُ فَلَا يَنْهَا
وَمَنْ يُنْهِيَ اللّٰهُ عَنْ حِلَالِهِ فَلَا
يُحِلُّ لِلّٰهِ بَيْعَهُ

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ



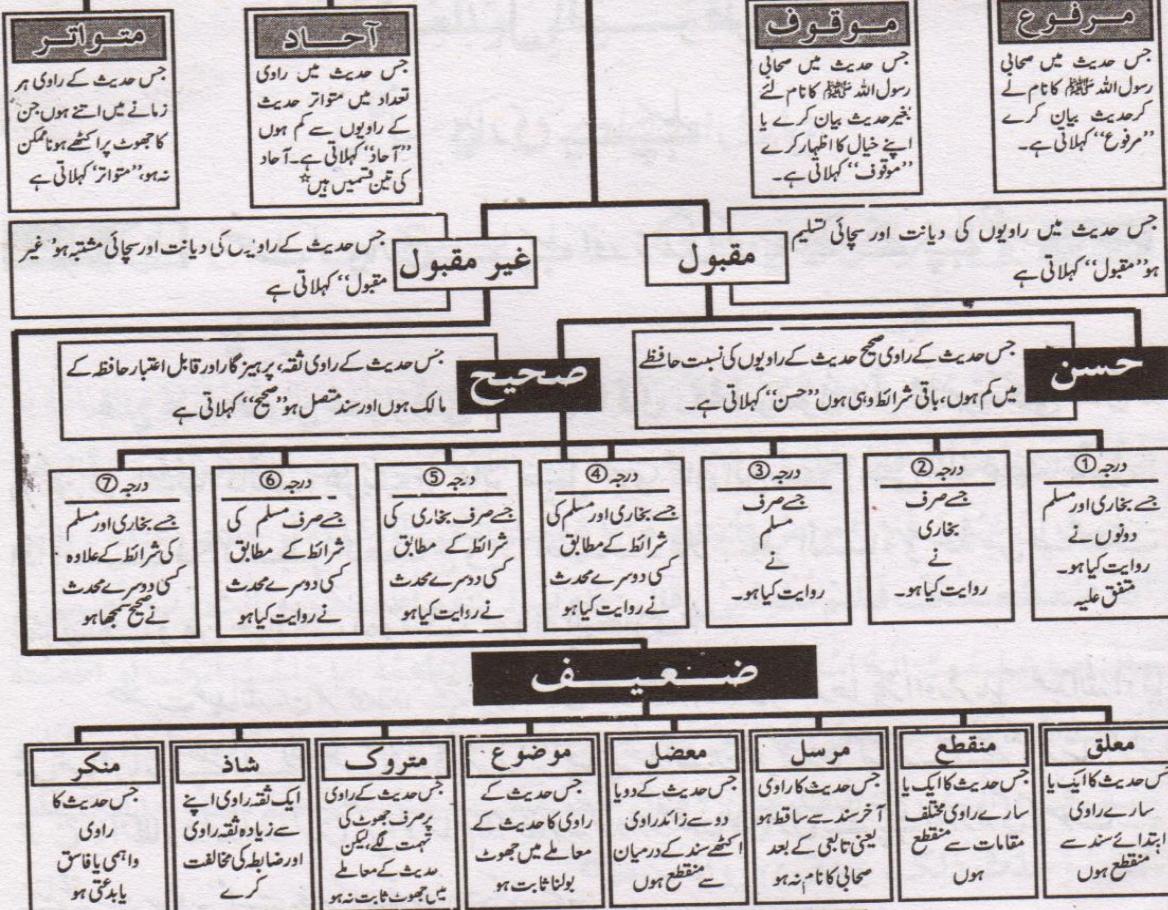
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(دین میں) ہرگئی چیز پر عکت ہے
اور ہر پر عکت کراہی ہے.....
ہر کراہی کا ٹھکانہ آگئے ہے (نسائی)

مختصر اصطلاحات حدیث

رسول اللہ ﷺ کا فرمان "توی حدیث" آپ ﷺ کا عمل " فعلی حدیث" اور آپ ﷺ کی اجازت "تفیری حدیث" کہلاتی ہے۔

حدیث



اصطلاحات کتب

- ① صحاح سنه : حدیث کی چھ کتب ① بخاری ② مسلم ③ ابو داؤ ④ ترمذی ⑤ نسائی اور ⑥ ابن ماجہ کو غلبہ صحت کی بناء پر "صحاح سنه" کہا جاتا ہے۔
- ② جامع : جس حدیث میں اسلام کے متعلق تمام مباحث، عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں، "جامع" کہلاتی ہے۔
- ③ سنن : جس کتاب میں صرف احادیث صحیح کی تھی ہوں "سنن" کہلاتی ہیں۔ مثلاً سنن ابی داؤ۔
- ④ مسند : جس کتاب میں ترتیب و اور ہر صحابی کی احادیث یک جا کر دوی گئی ہوں "مسند" کہلاتی ہے۔ مثلاً مسند احمد۔
- ⑤ مستخرج : جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کی دوسری سند سے روایت کی جائیں "مستخرج" کہلاتی ہیں۔ مثلاً مستخرج الاسماعلی البخاری۔
- ⑥ مستدرک : جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث صحیح کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں "مستدرک" کہلاتی ہے۔ مثلاً مستدرک حاکم۔
- ⑦ اربعین : جس کتاب میں چالیس احادیث صحیح کی گئی ہوں "اربعین" کہلاتی ہے۔ مثلاً اربعین نووی۔

☆ جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دوسرے زائد رہے ہوں "مشہور" جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دوسرے ہوں "عزیز" جس حدیث کے راوی کسی زمانے میں ایک رہا ہوں "غیریب" کہلاتی ہے۔

قَبْلَ الْمَرَضِ

بیماری سے پہلے

مسئہ 1 صحت کو بیماری سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جاننا چاہئے۔

عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَخْذَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ : ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنْكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرٌ سَيِّلٌ)) وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَ خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَ مِنْ حَيَاكَ لِمَوْتِكَ . رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ①

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا ”عبد اللہ! دنیا میں مسافری را ہے چلنے والے کی طرح زندگی گزارو۔“ چنانچہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے ”اگر شام کرو، تو صح کا انتظار نہ کرو اور اگر صح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو اور صحت کو بیماری سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَ الْفَرَاغُ)) رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ②

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ””صحت اور فراغت دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے معاملے میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

① مختصر صحيح بخاری، للزبيدي، رقم الحديث 2092

② مختصر صحيح بخاري للزبيدي ، رقم الحديث 2091

بَابُ الْمَرَضِ وَالْعِيَادَةِ

بیماری اور بیمار پرپی کے مسائل

مسئلہ 2 مریض کی عیادت نہ کرنے والے سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا أَبْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعْذِنِي ، قَالَ يَا رَبِّ ! كَيْفَ أَغُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ؟ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعْدُهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عَدْتَهُ لَوْ جَدْتَنِي عِنْدَهُ ، يَا أَبْنَ آدَمَ أَسْتَطِعُمُكَ فَلَمْ تُطِعْمِنِي ، قَالَ : يَا رَبِّ ! كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ؟ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ أَسْتَطِعُمُكَ عَبْدِي فُلَانَ فَلَمْ تُطِعْمِهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوْ جَدَتْ ذِلِكَ عِنْدِي ، يَا أَبْنَ آدَمَ أَسْتَسْقِيُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي ، قَالَ : يَا رَبِّ ! كَيْفَ أَسْقِيُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ؟ قَالَ أَسْتَسْقِيَكَ عَبْدِي فُلَانَ فَلَمْ تَسْقِهُ أَمَا أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدَتْ ذِلِكَ عِنْدِي)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (ایک آدمی سے) سوال کرے گا” اے ابن آدم! میں بیمار ہوا، تو نے میری بیمار پرپی کیوں نہ کی؟“ ابن آدم عرض کرے گا ”اے میرے رب! تو رب العالمین ہے، تیری بیمار پرپی کا کیا مطلب؟“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ”کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے، لیکن تو نے اس کی عیادت نہ کی، اگر تو اس کی بیمار پرپی کرتا، تو مجھے (یعنی میری رحمت) اس بیمار بندے کے پاس پاتا۔“ (ایک دوسرے آدمی سے سوال ہوگا) ”اے ابن آدم! میں نے تجھے سے کھانا مانگا، لیکن تو نے مجھے کھانا نہ دیا؟“ ابن آدم عرض کرے گا ”اے

میرے رب! تو رب العالمین ہے، میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا؟، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھے سے کھانا مانگا لیکن تو نے اسے کھانا نہ کھایا تو اسے کھانا کھلادیتا تو اس کا ثواب مجھ سے حاصل کر لیتا۔“ (ایک اور آدمی سے پوچھا جائے گا) ”اے ابن آدم! میں نے تجھے سے پانی طلب کیا تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔“ ابن آدم عرض کرے گا ”اے میرے رب! تو رب العالمین ہے میں تجھے پانی کیسے پلاتا؟، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا“ میرے فلاں بندے نے تجھے سے پانی مانگا تو نے اسے پانی نہ پلایا، کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا ثواب مجھ سے پالیتا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 3 مَرِيْضُ كَيْ عِيَادَتُ كَاثُوبَ.

عَنْ عَلَيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ((يَقُولُ مَنْ أَتَى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَائِدًا مَشِى فِي خَرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتُهُ الرَّحْمَةُ فَإِنْ كَانَ غُذْوَةً صَلَى عَلَيْهِ سَبْعُونَ الْفَ مَلَكٍ حَتَّى يَمْسِيَ وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلَى عَلَيْهِ سَبْعُونَ الْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُضْبَحَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْتَّرْمِذِيُّ ① (صحيح)

حضرت علیؑ کے بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سن ہے جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کے لئے آتا ہے، تو اس کے پاس پہنچنے تک مسلسل جنت کے راستے پر چلتا رہتا ہے۔ پھر جب بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ اگر (عیادت کا وقت) صبح کا ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں، اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ اسے احمد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 4 غَيْرِ مُسْلِمٍ كَيْ عِيَادَتُ كَرْنَا جَائزَ ہے۔

عَنْ أَنَسِ ((أَنَّ غَلَامًا لِيَهُودٍ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ فَمَرِضَ فَاتَّاهُ النَّبِيُّ يَعُوذُ فَقَالَ ((أَسْلِمْ)) فَأَسْلَمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ

① صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1183

② مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 679

بیمار ہوا تو آپ ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے (دوران عیادت) آپ ﷺ نے اسے کہا ”مسلمان ہو جا۔“ تو وہ مسلمان ہو گیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 5

بیمار کی عیادت کے وقت درج ذیل الفاظ سات مرتبہ کہنے مسنون ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَخْضُرْ أَجْلُهُ، فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مِرَارٍ : أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ، إِلَّا عَافَاهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ①))
(صحیح)

حضرت عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی شخص کسی مريض کی بیمار پر سی کرے اور سات مرتبہ یہ کلمات کہے ”میں عرش عظیم کے مالک بزرگ و برتر اللہ کی ذات سے تیرے لئے شفا کا سوال کرتا ہوں،“ تو اللہ تعالیٰ اسے شفادیتا ہے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ ہو۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 6

بیماری میں ناشکری کے الفاظ منہ سے نہیں نکالنے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيِّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَغْرَابِيِّ يَعْوُذَةَ قَالَ وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعْوُذَةً ، قَالَ ((لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) فَقَالَ لَهُ ((لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى)) قَالَ : قُلْتُ طَهُورٌ ، كَلَّا بَلْ هِيَ حُمْمَى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيُّهُ الْقُبُورَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَنَعَمْ إِذَا)) رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ②

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک بد و کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ جب کسی مريض کی عیادت کے لئے تشریف لاتے تو فرماتے ”فکرنہ کریے بیماری تمہیں گناہوں سے ان شاء اللہ پاک کر دے گی۔“ چنانچہ آپ ﷺ نے اس بد و کی بھی (عیادت کے وقت) فرمایا ”فکرنہ کریے بیماری تمہیں ان شاء اللہ! گناہوں سے پاک کر دے گی۔“ بد و نے کہا ”آپ ﷺ کہتے ہیں گناہوں سے پاک کر دے گی، ہرگز نہیں بلکہ یہ بخار تو بوڑھے کھوٹ پر جوش مارتا ہے یا زور مار رہا ہے، جو اسے قبر تک پہنچا کر ہی چھوڑے گا۔“ تب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اچھا تو

① صحیح سنن ابی داؤد ، لالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2663

② مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1511

ایسے ہی سہی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 7 بخاری پری کے وقت مریض کے پاس تسلی اور حوصلہ دلانے والی باتیں
کرنی چاہئیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فِي الْمَلَائِكَةِ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①
حضرت ام سلمہ نبی اللہ عنہ فرمدیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم مریض کے پاس یا مرنے والے کے پاس جاؤ تو بھلی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 8 بخاری کو بر انہیں کہنا چاہئے۔
مسئلہ 9 بخاریاں اور تکلیفیں مسلمانوں کو گناہوں سے پاک کرنے اور درجات بلند کرنے کا باعث بنتی ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنَادَ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرْضِيهِ فَمَسَسْتُهُ وَ هُوَ يُوْعَكُ وَ عَكَ شَدِيدًا فَقُلْتُ : إِنَّكَ لَتُتُوْعَكُ وَ عَكَ شَدِيدًا وَ ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ ، قَالَ ((أَجْلُ وَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذى ، إِلَّا حَاتَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ ، كَمَا تَحَاثَ وَرَقُ الشَّجَرِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عبد اللہ بن عوناد کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ کو شدید بخار میں متلا تھے۔ میں نے عرض کیا ”آپ کو شدید بخار ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کو دوہر اجر ملتا ہے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہاں! جب کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح (خزاں رسیدہ) درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

① مختصر صحیح مسلم ، لللبانی ، رقم الحدیث 402
② مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1953

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يُرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصْبِتُ مِنْهُ))
رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص سے اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے مصیبت میں بنتلا کر دیتا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 10 بخاری کے دوران بخاری کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حَتَّىٰ يَنْتَصِرَ وَ دَعْوَةُ الْحَاجِ حَتَّىٰ يَصْدُرَ وَ دَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتَّىٰ يَقْعُدَ وَ دَعْوَةُ الْمَرِيضِ حَتَّىٰ يَئْرُأَ وَ دَعْوَةُ الْأَخِ لَأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَ اسْرَعَ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ إِجَابَةً دَعْوَةُ الْأَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ)) رَوَاهُ البَيْهَقِيُّ ②

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”پانچ (آدمیوں کی) دعا میں قبول کی جاتی ہیں ① مظلوم کی دعا یہاں تک کہ بدله لے لے ② حاجی کی دعا یہاں تک کہ (گھر) واپس لوئے ③ مجاہد کی دعا یہاں تک کہ وہ جہاد سے فارغ ہو جائے ④ مریض کی دعا یہاں تک کہ مٹھیک ہو جائے ⑤ بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دعا۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ”ان تمام دعاؤں میں سے جلدی قبول ہونے والی دعا بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دعا ہے۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 11 علاج کرنا سنت ہے، لیکن علاج کے لئے حرام چیزیں استعمال کرنا منع ہے۔

عَنْ أَسَامِةِ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ : قَالَتِ الْأَغْرَابُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلَا نَتَدَاوِي؟ قَالَ (نَعَمْ يَا عِبَادَ اللَّهِ تَدَاوُوا فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضْعُ ذَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شَفَاءً - أَوْ قَالَ دَوَاءٌ - إِلَّا ذَاءٌ وَأَحِدًا) قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ مَا هُوَ؟ قَالَ ((الْأَهْرَمُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③ (صحیح)

① مختصر صحیح بخاری، للزبیدی، رقم الحديث 1951

② مشکوہ المصابیح، لللبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث 2660

③ صحیح سنن الترمذی، لللبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث 1660

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بعض بدروں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم علاج کروائیں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہاں! اللہ کے بندو علاج کرو، اللہ نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں فرمائی جس کی شفایا فرمایا دوا نہ ہو، سوائے ایک بیماری کے۔“ لوگوں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”بڑھا پا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهْىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَنِ الدُّوَاءِ الْخَبِيْثِ)) رَوَاهُ أَخْمَدُ وَأَبُو دَاوُدُ وَالتَّرمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ①
(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے علاج کے لئے حرام چیزیں استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے احمد، ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءِ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ ((عَنْ قَتْلِهَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ②
(صحیح)

حضرت عبد الرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے نبی اکرم ﷺ سے مینڈ کو دوامیں استعمال کرنے کا مسئلہ پوچھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے مارنے (اور دوامیں ڈالنے سے) منع فرمایا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدِ الْجَعْفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ : إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلَّدُوَاءِ ، فَقَالَ ((إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَ لِكِنَّهُ ذَاءٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت طارق بن سوید رحمۃ اللہ علیہ جھٹی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے مربا کے بارہ میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے اس کے استعمال سے منع فرمایا، اس کا بنا ناتا پسند فرمایا۔ حضرت طارق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں دوام تیار کرنے کے لئے شراب بناتا ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”شراب دو انہیں بلکہ بیماری ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① صحیح سنن الترمذی ، لللبانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 1667

② صحیح سنن ابی داؤد ، لللبانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2660

③ مختصر صحیح مسلم ، لللبانی ، رقم الحديث 1279

مسئلہ 12

رسول اللہ ﷺ نے بخار کا علاج مختنڈے پانی سے کرنے کا حکم دیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الْحُمْمَىٰ كَيْزَرٌ مِّنْ كَيْمَرِ جَهَنَّمَ فَنَحْوُهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ①
(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بخار جنم کی بھٹی میں سے ایک بھٹی ہے، اسے مختنڈے پانی سے ختم کرو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 13

نبی اکرم ﷺ دل کے مریضوں کے لئے حریرہ تجویز فرمایا کرتے تھے۔
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ ((الْتَّلِبِينَةُ مُجَمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذَهِبُ بَعْضُ الْحُزْنِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنائے کہ ”تلبینہ دل کے مریضوں کے لئے راحت بخش ہے اور غنوں کو بہکارتا ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : چنان لغیر ”جو“ کے آئے کا حلوب تلبینہ یا حریرہ کہلاتا ہے۔

مسئلہ 14

نبی اکرم ﷺ نمونیہ میں عود ہندی استعمال کرنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مُحْصَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((عَلَامَ تَذَغَّرُنَّ أَوْلَادُكُنْ بِهَذَا الْعِلَاقَ عَلَيْكُنْ بِهَذَا الْعُوْدُ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةً أَشْفَعَيْهِ مِنْهَا ذَاثُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُدْرَةِ وَ يَلْدُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ③

حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنی اولاد کے حلق کیوں دباتی ہو، تمہیں عود ہندی استعمال کرنا چاہئے۔ اس میں سات بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ ان میں سے

① صحیح سنن ابی ماجہ ، للالبانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2799

② مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 1471

③ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 1477

ایک ذات الجحب ہے۔ حلق کی بیماری کے لئے اسے ناک میں ڈالنا چاہئے جبکہ ذات الجحب کے لئے منہ میں چبانا چاہئے۔ ”اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 15 نبی اکرم ﷺ نے دردشیقہ (آدھے سر کا درد) کا علاج پچھنے لگوا کر کیا۔

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَحْتَاجَمْ وَ هُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ . رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں درد شیقہ کی وجہ سے پچھنے (سوئی، استرایا بلیڈ وغیرہ سے خون نکالنا) لگوائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 16 عرق النساء (جوڑوں کا درد) کا علاج۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُولُ : سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((شِفَاءُ عِرْقِ النِّسَاءِ إِلَيْهِ شَاءَ أَغْرَابِيَّةً تُذَابُ ثُمَّ قُجزًا ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ يُشَرَبُ عَلَى الرِّيقِ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُزْءَهُ)) رَوَاهُ أَبْنُ مَاجَةَ ②

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنائے کہ ”عرق النساء کا علاج جنگلی بکری کے سرین (چوتھیا چوکا) میں ہے۔ اسے اچھی طرح گلایا جائے پھر اس کے تین حصے کئے جائیں اور ہر روز نہار منہ ایک حصہ پیا جائے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 17 خون روکنے کے لئے حضور اکرم ﷺ نے ٹاٹ کی راکھ استعمال فرمائی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ : كَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ تَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ عَلَيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمَجَنِّ ، فَلَمَّا رَأَاهَا فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمِ إِلَّا كَثْرَةً أَخَدَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَهَا

① کتاب الطب، باب الحجم من الشقيقة

② صحيح سنن ابن ماجة، لللباني، الجزء الثاني، رقم الحديث 2788

وَالصَّفْتُهَا فَاسْتَمْسِكِ الدَّمْ . رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ①

حضرت سہل بن سعد رض فرماتے ہیں (احد کے دن) حضرت قاطمہ رض رسول اللہ ﷺ کا زخم دھور ہی تھیں اور حضرت علی بن ابو طالب رض حال سے زخم پر پانی ڈال رہے تھے۔ حضرت قاطمہ رض جب دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون زیادہ نکل رہا ہے، تو ثاث کا لکڑا لے کر جلا کر اسے زخم پر بجا دیا، تو خون بند ہو گیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 18

نبی اکرم ﷺ نے دل کے لئے عجوہ کھجور تجویز فرمائی نیز عجوہ کھجور (مدینہ منورہ میں کھجور کی ایک خاص قسم) زہرا اور جادو کا بھی علاج ہے۔

عَنْ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ ((مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمُ سَمٌ وَ لَا سِحْرٌ)) رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ②

حضرت سعد رض کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے ناہے جو شخص جس روز صبح کے وقت سات عجوہ کھجور میں کھائے اس روز وہ زہرا اور جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 19

کلونجی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ ((إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السُّودَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ)) وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السُّودَاءُ الشُّوَيْرُ . مُتَفَقُ عَلَيْهِ ③

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے نا ”سیاہ دانے میں سام کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔“ سام کا مطلب ”موت“ ہے اور سیاہ دانے سے مراد ”کلونجی“ ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 20

نبی اکرم ﷺ زخم کا علاج کرنے کے لئے مہنگی استعمال فرماتے

① کتاب المغازی، باب ما اصاب النبی ﷺ من العراح يوم احد

② مختصر صحیح بخاری، للزبیدی، رقم الحديث 1905

③ مختصر صحیح مسلم، لللبانی، رقم الحديث 1483

تھے۔

عَنْ سَلْمَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَوْلَةُ النَّبِيِّ قَالَتْ : كَانَ لَا يُصِيبُ النَّبِيَّ فَرْحَةٌ
وَلَا شُوْكَةٌ إِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْحَنَاءَ . رَوَاهُ أَبْنُ مَاجَةَ ①
(حسن)
نبی اکرم ﷺ کی خادمه حضرت سلمیؓ کہتی ہیں کہ جب کبھی نبی اکرم ﷺ کو کوئی زخم آتا یا
کاشاچھتا تو اس پر مہندی لگاتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے پاؤں میں موچ کا علاج پیش کیا۔

مسئلہ 21

عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ إِحْتَاجَمَ عَلَى وِرْكِهِ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ②
(صحیح)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پاؤں میں موچ آنے کی وجہ سے کوہے
پیش کی لگائی۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 22 بینائی تیز کرنے کے لئے رسول اکرم ﷺ سرخ سرمه استعمال فرمایا
کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ ((عَلَيْكُمْ بِالْأَثْمَدِ عِنْدَ النُّومِ فَإِنَّهُ
يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُبْتِثُ الشِّعْرَ)) رَوَاهُ أَبْنُ مَاجَةَ ③
(صحیح)
حضرت جابرؓ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سن ہے کہ سرخ سرمه رات
کو سوتے وقت استعمال کیا کرو، اس سے بینائی تیز ہوتی ہے اور بال بڑھتے ہیں۔“ اسے ابن ماجہ نے
روایت کیا ہے۔

مسئلہ 23 اللہ تعالیٰ نے کھنھی کو آنکھوں کے لئے شفابخش بنایا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ قَالُوا : الْكَمَاءُ جَدَرِيُّ

① صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2821

② صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 3282

③ صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2819

الْأَرْضِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِ وَمَاءُ هَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجُوْةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ)) رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ ① (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ بعض صحابہ کرام رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھنی کے بارہ میں کہا ”یہ زین کی چیز ہے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کھنی تو ”من“ (بنی اسرائیل کے لئے آسمانی نعمت) کی قسم ہے۔ اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے اور جگہ کھجور جنت کا پھل ہے۔ اس میں زہر کا تریاق ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 24 شہد میں اللہ تعالیٰ نے شفار کھی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَّ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((إِنَّ أَخِيَ إِسْتَطَلَقَ بَطْنُهُ)) فَقَالَ ((إِسْقِهِ عَسَلًا)) فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ قَالَ ((يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا إِسْتَطْلَاقًا؟)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِسْقِهِ عَسَلًا)) فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ ((يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا إِسْتَطْلَاقًا؟)) قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ إِسْقِهِ عَسَلًا)) فَسَقَاهُ فَبَرَأً . رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ ② (صحیح)

حضرت ابوسعید رض کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”میرے بھائی کو اسہال کی شکایت ہے،“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اسے شہد پلا“ اس آدمی نے اپنے بھائی کو شہد پلایا وہ پھر حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے شہد پلایا ہے اس کے اسہال زیادہ ہو گئے ہیں“ ابوسعید رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اسے شہد پلا“ اس آدمی نے بھائی کو پھر شہد پلایا وہ پھر حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے شہد پلایا ہے لیکن اس کے اسہال بڑھ گئے ہیں“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ نے سچ فرمایا ہے تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اسے شہد پلا“ چنانچہ اس نے پھر بھائی کو شہد پلایا اور اللہ نے اسے شفادے دی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 25 زمزم کے پانی میں شفا ہے۔

① صحيح سنن الترمذى ، لللبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 1689

② صحيح سنن الترمذى ، لللبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 1697

عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ ((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شَرِبَ لَهُ)) . رَوَاهُ إِبْنُ مَاجَةَ ①

حضرت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنائے کہ ”زمزم کا پانی جس ارادے سے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 26 سنا اور زیرہ میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

عَنْ أُبَيِّ إِبْنِ أَمِّ حَرَامٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ ((عَلَيْكُمْ بِالسَّنَنِ وَالسَّنَوَتِ فَإِنْ فِيهِمَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ)) . رَوَاهُ إِبْنُ مَاجَةَ ②

حضرت ابی بن ام حرام رضي الله عنهما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنائے کہ ”سنا اور زیرہ میں موت کے علاوہ ہر چیز کے لئے شفا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سنت کا لفظ زیرہ اور چیز دنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

مسئلہ 27 بیماری دور کرنے کے لئے ہاتھ میں کڑا، چھلا، منکایادھا گا وغیرہ باندھنا منع ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجَهْنَيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَقْبَلَ إِلَيْهِ رَهْطٌ فَبَأْيَعَ تِسْعَةَ وَأَمْسَكَ عَنْ وَاحِدٍ فَقَالُوا ((يَا رَسُولَ اللَّهِ ! بَأْيَعَتْ تِسْعَةَ وَتَرَكَتْ هَذَا ؟)) قَالَ ((إِنَّ عَلَيْهِ تَمِيمَةً)) فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَقَطَعَهَا فَبَأْيَعَهُ وَقَالَ ((مَنْ عَلَقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ ③

حضرت عقبہ بن عامر رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جماعت (اسلام لانے کے لئے) حاضر ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوآدمیوں سے بیعت لی اور دسویں آدمی کی بیعت لینے سے ہاتھ روک لیا تو انہوں نے پوچھا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے نوآدمیوں کی بیعت تو لے لی ہے اور اس ایک آدمی کی بیعت نہیں لی۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اس نے تمیمہ (تعویید، چھلا، منکایادھا گا وغیرہ)“

① صحیح سنن ابن ماجہ ، لللبانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2784

② صحیح سنن ابن ماجہ ، لللبانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2784

③ سلسلة احادیث الصحيحۃ ، لللبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 492

دھا گا وغیرہ)،“بندھا ہوا ہے۔” چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اسے کاٹ دیا اور اس کے بعد اس سے بیعت لی پھر ارشاد فرمایا ”جس نے تمہے لٹکایا اس نے شرک کیا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 28

جادو کے ذریعہ جادو کا علاج کرنا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ ((هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ)).
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدٍ ①

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے جادو کے ذریعہ جادو کا علاج کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ شیطانی فعل ہے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 29

شرکیہ کلمات سے پاک دم جائز ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ : كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ ؟ فَقَالَ ((أَغْرِضُوا عَلَى رُقَائِكُمْ لَا بَاسَ بِالرُّقُوقِ مَالِمٌ يَكُنْ فِيهِ شَرْكٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ کہتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ”یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے وہ دم پڑھ کر سناؤ،“ (سنے کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا ”ایسے دم میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ ہو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 30

شرکیہ افعال سے بعض اوقات مشکلات اور بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ 31

شرکیہ دم اور شرکیہ تعویذ کرنا منع ہے۔

مسئلہ 32

مسنون دم کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ ((إِنَّ الرُّقُوقَ وَالثَّمَائِمَ وَالْتَّوْلَةَ

① صحیح سنن ابی داؤد ،لالبانی ،الجزء الثانی ،رقم الحديث 3277

② مختصر صحیح مسلم ،لالبانی ،رقم الحديث 1462

شِرِّكَ)) قَالَتْ قُلْتْ : لَمْ تَقُولْ هَذَا ؟ وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْدِيفٌ وَكُنْتُ أَخْعَلِفُ إِلَى فُلَانَ الْيَهُودِيِّ يَرْقِيْبِي فَإِذَا رَقَانِي سَكَنْتُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ : إِنَّمَا ذَلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَقُولِي كُمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ ((أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبُّ النَّاسِ وَاْشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَائِكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدٍ ① (صحيح)

حضرت عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنائے کہ دم ٹونے اور تعویذ شرک ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عوف کی بیوی نے کہا ”عبد اللہ! تم یہ کیسے کہتے ہو؟ مجھے آنکھ میں شدید درد تھا۔ فلاں یہودی جس کے ہاں ہمارا آنا جاتا ہے، اس نے مجھے دم کیا اور مجھے آرام آگیا۔“ حضرت عبد اللہ بن عوف نے کہا ”یہ آنکھ کی تکلیف شیطان کا کام تھا جو اپنے ہاتھ سے تیری آنکھ کو اذیت پہنچا رہا تھا، جب اس (یہودی) نے دم کیا تو شیطان باز آگیا۔ نینب! تجھے دم کرنے کے لئے وہ کلمات کافی تھیں جو رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے۔“ آپ ﷺ دم کے لئے یہ کلمات ارشاد فرماتے ”اے لوگوں کے رب! اس بیماری کو دور فرم، تو ہی شفادیں والا ہے شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے، ایسی شفاعت عطا فرماجو کسی قسم کی بیماری باقی نہ چھوڑے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسنلہ 33 بیمار آدمی پر دایاں ہاتھ پھیر کر اللہ سے شفا کے لئے مندرجہ ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتْرَى بِهِ قَالَ ((أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبُّ النَّاسِ وَاْشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَائِكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)). مَتَّفَقُ عَلَيْهِ ②

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس جاتے یا کوئی میریض آپ ﷺ کے پاس لا یا جاتا تو فرماتے ”اے لوگوں کے رب! اس بیماری کو دور فرم، تو ہی شفادیں والا ہے شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے، ایسی شفاعت عطا فرماجو کسی قسم کی بیماری باقی نہ چھوڑے۔“ اسے

① صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی،الجزء الثانی، رقم الحديث 3288

② مختصر صحیح بخاری، للزبیدی، رقم الحديث 1961

بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 34 برص، کوڑھ، دیواگنگی اور مختلف بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے درج ذیل دعاء مانگنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوذُ بِكَ مِنَ الْجُنُونِ وَالْجَدَامِ وَالْبُرْصِ وَمِنْ سَيِّئَاتِ الْأَسْقَامِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ① (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یا اللہ! میں جنون، کوڑھ، برص اور بیماریوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 35 جادو کے اثر سے محفوظ رہنے کے لئے معوذات پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔

مسئلہ 36 دم کرتے وقت جسم پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ إِذَا اشْتَكَى نَفْكَ غَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ. مُتَفَقُ عَلَيْهِ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”نبی اکرم ﷺ (جادو کے اثر سے) جب بیمار ہوئے تو معوذات پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرتے اور اپنا ہاتھ مبارک اپنے جسم پر پھیرتے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 37 کسی جگہ درد ہو تو ہاں ہاتھ رکھ کر یہ مسنون دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ إِنَّهُ شَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ وَجَعَ يَجْدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ((ضَعُ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَالَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَغُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأَخَافِرُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد سے میرے جسم میں درد رہتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا ”جس جگہ درد

① صحیح سنن النسائی، للالبانی،الجزء الثالث، رقم الحديث 5068

② مختصر صحیح بخاری، للزبیدی، رقم الحديث 1704

③ مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحديث 1447

ہے وہاں ہاتھ رکھ کر تین بار اسم اللہ کہوا اور سات مرتبہ یہ دعا مانگو "میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے وسیلہ سے پنا، مانگتا ہوں جو مجھے لاحق ہے یا جس کے لاحق ہونے کا مجھے خدا شہ ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 38 نظر میں اثر ہے۔

مسئلہ 39 بری نظر سے محفوظ رہنے کے لئے درج ذیل کلمات پڑھنے چاہئیں۔

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ قَالَ (الْغَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ
سَابِقُ الْقَدْرِ سَبْقُهُ الْغَيْنِ). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "نظر حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آنے والی ہوتی تو نظر ہوتی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُعَوذُ الْحَسَنَ وَالْحَسِينَ
وَيَقُولُ ((إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ أَغْوَذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّائِمَةِ مِنْ كُلِّ
شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَمِنْ كُلِّ غَيْنٍ لَا مِةٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عبد اللہ بن عباس رض نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسن اور حضرت حسین رض کے لئے پناہ مانگتے اور فرماتے "تم دونوں کا باپ (یعنی ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم) ان کلمات کے ذریعے اسماعیل اور اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پناہ مانگا کرتے۔ میں تم دونوں کے لئے ہر شیطان، تکلیف وہ جانور اور نظر بد سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے کامل اور پراشر کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اپنے لئے دعا مانگنے والے کو ابتدئ کمال کی جگہ اغوا ذکر کہا چاہیے۔

مسئلہ 40 بیماری میں دم دوانہ کروانے اور محض اللہ پر بھروسہ کرنے کی فضیلت۔

عَنْ عُمَرَ أَنَّ أَبْنَاءَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ
أُمَّتِي سَبْعُونَ الْفَأْلَافَ بِغَيْرِ حِسَابٍ)) قَالُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (هُمُ الَّذِينَ لَا

① مختصر صحيح مسلم، نلالیانی، رقم الحديث 1454

② مختصر صحيح بخاری، للزیدی، رقم الحديث 1418

بَسْتَرْفُونَ وَلَا يَنْتَهِرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ). مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ ① (عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْخَيْرِيِّ وَابْنِ طَمْرَةَ وَابْنِ

حضرت عمران بن حصين رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”میری امت سے ستر ہزار آدمی حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے۔“ صحابہ اکرام رض نے دریافت کیا ”یا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور کون لوگ ہوں گے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ وہ لوگ ہوں گے جو دم نہیں کرواتے، مُرشگون نہیں لیتے بلکہ (ہر معاملے میں) محض اللہ پر توکل کرتے ہیں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 41 کسی بیمار یا مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر یہ دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي هَرْيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ رَأَى مُبْتَلَى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَ إِنِّي مِمَّا ابْتَلَمْ بِهِ وَفَضْلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّا خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصْبِهِ ذَلِكَ الْبَلَاءُ)) رَوَاهُ التَّرمِذِيُّ ②

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی مصیبت زدہ (یا بیمار) آدمی کو دیکھ کر کہا ”اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا ہے جس میں مجھے بتلا کیا ہے اور (اس اللہ کا شکر ہے) جس نے مجھے بہت سی دوسری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔“ وہ کبھی اس مصیبت میں گرفتار نہیں ہوگا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 42 زندگی کے آخری لمحات میں درج ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَصْغِيَتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ، وَهُوَ مُسَنِّدٌ إِلَى ظَهِيرَةٍ فَسَمِعَتْهُ ، يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْجُنُبُنِي بِالرَّفِيقِ)). رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ③

حضرت عائشہ رض نے فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات مبارک سے پہلے میں نے جھک کر آپ ﷺ کی رض کی بات سنی، اس وقت آپ ﷺ اپنی پشت کی شیک میرے ساتھ لگائے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا ”اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر حرم فرم اور مجھے رفق سے ملا دے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

نَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَا تَرَكَتُمْ
وَمَا كُنْتُمْ بِهِ بِطَالِبِينَ

① مختصر صحيح مسلم، لللباني، رقم الحديث 101

② صحيح سنن الترمذی، لللباني، الجزء الثالث، رقم الحديث 2729

③ مختصر صحيح البخاری، للربیدی، رقم الحديث 1705

بَابُ الْمَوْتِ وَالْمَيْتِ

موت اور میت کے مسائل

مسئلہ 43 اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش رکھنی چاہئے۔

عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَحَبَ لِقاءَ اللَّهِ أَحَبَ اللَّهَ لِقاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهَ لِقاءَهُ)). مُتَفَقُ عَلَيْهِ ①

حضرت عبادہ بن صامت رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو محظوظ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو محظوظ رکھتا ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 44 موت سے نفرت نہیں کرنی چاہئے۔

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (الثَّنَاءُ يَكْرَهُهُمَا إِبْرَاهِيمَ الْمَوْتُ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُهُمَا قَلْلَةُ الْمَالِ وَقَلْلَةُ الْمَالِ أَقْلُ لِلْحِسَابِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ ② (صحيح)

حضرت محمود بن لبید رض سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”دو چیزوں کو آدمی ناپسند کرتا ہے پہلی چیز موت حالانکہ موت مؤمن کے لئے فتوں کے مقابلے میں بہتر ہے دوسرا چیز مال کی کمی ہے حالانکہ مال کی کمی (قیامت کے روز) آسان حساب کا سبب بنے گی۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 45 موت کی آرزو کرنا ناجائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَسْمَنِنَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا

① مختصر صحيح بخاری ، للزبيدي ، رقم الحديث 2118

② مسلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 813

ونقل كمسارح موت من مختصر من مختصر من

مُحِسِّنَا فَلَعْلَةً أَنْ يَرْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مَسِّينَا فَلَعْلَةً أَنْ يَسْتَعْتَبَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے اگر کوئی تیک آدمی ہے تو اپنی تیکیوں میں اضافہ کرے گا اور اگر گنگہ کار ہے تو ممکن ہے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 46 شدید تکلیف میں موت کی آرزو کرنے کا طریقہ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا يَعْمَلُنَّ أَحَدُكُمُ الْمُوْتَ مِنْ ضُرِّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدُّ فَاعِلًا فَلِيَقُولُ اللَّهُمَّ أَخْبِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوْفِنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاءُ خَيْرًا لِي)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کوئی بھی آدمی تکلیف یا مصیبت کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر اس کے بغیر چارہ نظر نہ آئے تو یوں کہنا چاہئے ”یا اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے زندہ رہنے میں بھلائی ہے اور مجھے اس وقت وفات دے دے جب وفات میں میرے لئے بھلائی ہو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 47 شہادت کی موت کے لئے آرزو اور دعا کرنے مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْدَدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قالَ عَمَرُ رَضِيَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي بَلَدِ رَسُولِكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ④

① مختصر صحيح بخاری ، للزبيدي ، رقم الحديث 1960

② مختصر صحيح بخاري ، للزبيدي ، رقم الحديث 1958

③ کتاب الجهاد ، باب تمنی الشهادة

④ کتاب الجهاد ، باب تمنی الشهادة

شہادت حق - امیر بن بنیوں کو جنہم کی آگ میں ڈانے کی کوشش کرنے ہے

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ دعا فرمایا کرتے تھے ”یا اللہ! مجھے اپنے رسول کے شہر میں شہادت کی موت نصیب فرم۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 48 موت کی تکلیف ناقابل بیان ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ : مَاتَ النَّبِيُّ وَإِنَّ لَيْسَ حَاقِبَتِي وَذَاقَتِي فَلَا
أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لَا حَدِّ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ . رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ①

حضرت عائشہؓ نے اس فرماتی ہیں جیسے نبی اکرم ﷺ میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان فوت ہوئے۔
بوقت وفات آپ ﷺ کی تکلیف دیکھنے کے بعد میں نے کبھی کسی کے بارے میں موت کی تکلیف کم
ہونے کا تصور تک نہیں کیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 49 موت کو کثرت سے یاد کرنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَادِمِ الْلَّذَّاتِ يَعْنِي
الْمَوْتَ)) رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت ابو ہریرہؓ نے اس فرمادی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لذتوں کو مٹانے والی چیز، یعنی موت کو
کثرت سے یاد کرو۔“ اسے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 50 مرنے والے کے قریب بیٹھ کر لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقُنُوكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہؓ نے اس فرمادی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنے مرنے
والوں کو لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کیا کرو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 51 موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے معافی اور بخشش کی توقع غالب ہے۔

چاہئے۔

① مختصر صحيح بخاری، للزبیدی، رقم الحديث 1706

② صحيح سنن الترمذی، لللبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث 1877

③ مختصر صحيح مسلم، لللبانی، رقم الحديث 453

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَلَّةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ ((لَا يَمُوتُنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحِسِّنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین دن پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سن "مرتے وقت انسان کو اللہ پر حسن ظن رکھنا چاہئے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ آنِسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابًّا وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ ((كَيْفَ تَجِدُكَ؟)) قَالَ : وَاللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! أَنِّي أَرْجُو اللَّهَ وَأَنِّي أَخَافُ ذُنُوبِيْ، فَقَالَ : رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَجْتَمِعَنِ فِي قُلْبٍ عَبْدٌ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطَنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يُخَافُ)) رَوَاهُ التَّرمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ② (حسن)

حضرت آنس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قریب المرگ نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا "تم کیا محسوس کرتے ہو؟" اس نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پر امید بھی ہوں۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس موقع پر جب کسی کے دل میں خوف اور امید جمع ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ حسب امید فضل و کرم کرتے ہیں اور حسب خوف حفاظ و مامون رکھتے ہیں۔" اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 52 مرتبے وقت کلمہ پڑھنا باعث نجات ہے۔

مسئلہ 53 ہر مسلمان کو خاتمه بالخير کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ③ (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مرتبے وقت جس کی زبان پر آخری الفاظ لا إله إلّا الله ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوگا۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

① مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 455

② صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 785

③ صحیح سنن ابن داود ، للالبانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2673

مسئلہ 54

موت کے وقت پیشانی پر پیغام آنا ایمان کی علامت ہے۔

عَنْ بُرِيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ)) رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ①
 (صحیح)

حضرت بریدہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”موت کے وقت مومن کی پیشانی پر پیغام آ جاتا ہے۔“ اسے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 55 جمع کی رات یا جمعہ کے دن کی موت فتنہ قبر سے نجات کا باعث ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاءَ اللَّهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)) رَوَاهُ أَخْمَدُ وَالتَّرْمِذِيُّ ②

(حسن)

حضرت عبد اللہ بن عمر و بن الحنفہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو والد اسے قبر کے فتنہ سے بچا لے گا۔“ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔
 وضاحت : فوت شدہ آدمی کا موحد اور تبعیت سنت ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ 56 شہادت کی موت، قرض کے علاوہ باقی تمام گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت عبد اللہ بن عمر و بن الحنفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قرض کے علاوہ شہید کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 57 اچانک موت مومن کے لئے رحمت اور غیر مومن کے لئے عذاب ہے۔

عَنْ عَبْيَدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَوْتُ الْفُجَاءَةِ أَخْذَهُ

① صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث 1724

② صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 858

③ مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحديث 1048

الاَسْف)) رَوَاهُ ابُو دَاوُد ① وَ زَادَ الْبَيْهِقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَ رَذِينُ فِي كِتَابِهِ : مَوْتُ
الْفُجَاءَةِ أَخْدَدَةٌ أَسَفٌ لِلْكَافِرِ وَ رَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ ②

حضرت عبید اللہ بن خالد رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اچاک موت غضب الہی
کی پکڑ ہے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور یہیقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور رذین
نے اپنی کتاب میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ”موت کا اچاک آنا، کافر کے لئے غضب الہی کی پکڑ ہے اور مومن
کے لئے باعث رحمت ہے۔“

مسئلہ 58 بری موت سے پناہ مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي الْيَسِيرِ ـ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ـ كَانَ يَذْغُو فِي قُولٍ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ
وَالثَّرَدِيِّ وَالْهَلْمِ وَالْغَمِّ وَالْحَرِيقِ وَالْغَرَقِ وَ اغْوُذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ أَنْ
أُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مُذْبِراً وَ اغْوُذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتُ لِدِيْغًا)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ③ (صحیح)

حضرت ابوالیسر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعاء مانگتا کرتے تھے ”یا اللہ! بڑھا پے
کی عمر میں مرنے اور بلندی سے گر کرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، کسی چیز کے اپنے اوپر گرنے سے واقع
ہونے والی موت اور غم سے آنے والی موت سے تیری پناہ مانگتا ہوں، نیز آگ میں جل کرنے اور پانی
میں ڈوب کرنے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں، نیز مرتے وقت شیطان کے کسی بھی حملے سے پناہ مانگتا
ہوں، تیری راہ میں (جہاد کرتے وقت) پشت دے کرنے سے پناہ مانگتا ہوں، زہر یا جانور کے کامنے
سے آنے والی موت سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 59 خود کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ـ عَنِ النَّبِيِّ ـ قَالَ ((مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَاتَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ
جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّنَ سَمَّا فَقَاتَ نَفْسَهُ، فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ
يَتَحَسَّأُهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَ مَنْ قُتِلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ

① صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2667

② مشکوكة المصابیح ، کتاب الجنائز ، باب تمنی الموت ، الفصل الثاني

③ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 5105

يُجَاهِبُهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخْلَدًا فِيهَا أَبَدًا) رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رض میں اذن روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے اپنے آپ کو پھاڑ سے گرا کر (خود کشی کی) ہلاک کیا وہ جہنم میں جائے گا اور ہمیشہ اپنے آپ کو اسی طرح پھاڑ سے گرا تا رہے گا۔ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ اس کی بھی حالت رہے گی۔ جس نے زہر کھا کر اپنے آپ کو ہلاک کیا (خود کشی کی) جہنم میں وہی زہراں کے ہاتھ میں ہو گا جسے کھا تا رہے گا اور جہنم میں وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا، جس نے اپنے آپ کو کسی ہتھیار سے ہلاک کیا (خود کشی کی) وہی ہتھیار جہنم میں اس کے ہاتھ میں ہو گا جسے وہ اپنے پیٹ میں مارتاز رہے گا، جہنم میں وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 60 جس شخص کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہوا سے وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھنی چاہئے۔

عَنْ أَبْنَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا حَقٌّ امْرِيٍ مُسْلِمٌ لَهُ شَيْءٌ يُوصَىٰ فِيهِ يَبْيَثُ لَيْلَاتٍ وَ وَصِيَّةٌ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)) مُتَفَقٌ عَلَيْهِ ②

حضرت عبداللہ بن عمر رض میں اذن کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر کسی مسلمان کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہے تو اسے لکھے بغیر دوراً میں بھی نہیں گزارنی چاہیں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 61 موت کے وقت آدمی کو اپنے سارے مال کا ایک تھائی سے زیادہ صدقہ کرنے کی وصیت نہیں کرنی چاہئے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذِهِ أَنَّ رَجُلًا أَغْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوِّكَيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَذَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَزَّ أَهْمُمَ الْأَلَاثَةَ ثُمَّ أَفْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاغْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قُولًا شَدِيدًا . رَوَاهُ أَحْمَدُ ③

حضرت عمران بن حصین رض میں اذن سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرتبے وقت اپنے (سارے) چھ

① مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 1982

② مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 1194

③ نيل الاوطار ، كتاب الوصايا ، باب في ان تبرعات المربيض من الثالث

غلام آزاد کر دیئے اس کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کچھ بھی نہ تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان غلاموں کو بلا بیایا اور ان کے تین حصے کے ان میں قرعداً، دو غلام آزاد کر دیئے اور چار غلام باقی رکھے اور مرنے والے کو آپ ﷺ نے ختم ذات پلائی۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 62 مرنے کے بعد میت کی آنکھیں بند کر دینی چاہئیں۔

مسئلہ 63 میت کے پاس بھلائی اور خیر کی باتیں کرنی چاہئیں۔

عَنْ شَهَادَةِ بْنِ أَوْسٍ حَدَّثَنَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا حَضَرْتُمْ مَوْتَكُمْ فَاغْمُضُوا الْبَصَرَ فَإِنَّ الْبَصَرَ يَتَبَعُ الرُّؤْبَحَ وَ قُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمُلَائِكَةَ تُؤْمِنُ مَا قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ))
رواء احمد وابن ماجہ ①

حضرت شداد بن اوس میں خدا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم فوت ہونے والوں کے پاس موجود ہو تو ان کی آنکھیں بند کر دیا کرو کیونکہ (جب فرشتے روح قبض کر کے واپس جاتے ہیں تو) نظر روح کے پیچھے ہوتی ہے اور (مردوں کے پاس بیٹھ کر) بھلی بات کہو کیونکہ گھر والوں کی باتوں پر فرشتے آمیں کہتے ہیں۔" اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ صفت داںے لگریں لکھر سے دعا مانند ۔

مسئلہ 64 کسی کے مرنے پر مندرجہ ذیل الفاظ کہنے مسنون ہیں۔

عَنْ أَمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمْرَأَ اللَّهُ بِهِ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ أَجْرِنِنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَجْرَهُ اللَّهُ فِي مُصِيبَتِهِ وَأَخْلُفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا)) رواه مسلم ②

حضرت ام سلمہ میں خدا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی مسلمان مصیبت کے وقت یہ دعاء نکلے، جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، تو اللہ اس مسلمان کو پہلے سے بہتر بدله عطا فرمائے گا" ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف پہنچتا ہے۔ یا اللہ! مجھے میری مصیبت کے عوض بہتر اجر دے اور اس سے بہتر بدله عطا فرم۔" اللہ تعالیٰ اس کو پہنچنے والی مصیبت کا اجر عطا کرتا ہے۔ اسے اس کے نعم البدل سے بھی نوازتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1190

② مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحديث 461

مسئلہ 65

میت کو چادر سے ڈھانپ دینا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : قَالَتْ سُجِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ مَاتَ بَنُوْبِ بِرْدٍ جَبْرَةً . مُتَّفَقُ عَلَيْهِ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو انہیں ایک یمنی چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 66

میت کے ورثاء کو میت کا قرض فوراً اتا ردینا چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِذَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ)) رَوَاهُ أَخْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”مومن کی روح اس وقت تک جنت میں جانے سے رُکی رہتی ہے جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے۔“ اسے احمد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 67

میت کی خبر بھجوانا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمَصَلَى وَكَبَرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نجاشی کی موت کی خبر اسی روز لوگوں کو بھجوائی جس روز وہ فوت ہوا۔ پھر لوگوں کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے اور نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی، جس میں چار تکبیریں کہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 68

مرنے والے کی خوبیوں کا ذکر کرنا چاہئے لیکن اس کی برا نیوں کا ذکر کرنا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ : ذُكْرٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ هَالَّكَ بِسُوءِ فَقَالَ ((لَا

① مختصر صحيح مسلم، للالبانی، رقم الحديث 457

② صحيح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث 1957

③ مختصر صحيح مسلم، للالبانی، رقم الحديث 475

نَذِكْرُوا هَلْكَائِمُ إِلَّا بِخَيْرٍ) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ①
 حضرت عائشہؓ نے اپنے فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے کسی مرنے والے کا ذکر برائی کے ساتھ کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اپنے فوت شدگان کا ذکر بھائی کے سوا (یعنی برائی سے) نہ کرو۔“ اسے نسائیؓ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُسْبِّحُ الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ لَدَ أَفْضَلُ إِلَى مَا قَدَّمُوا)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ②
 حضرت عائشہؓ نے اپنے کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میر دوں کو برانہ کہو جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا ہے وہ اس کا بدلہ پا چکے۔“ اسے نسائیؓ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 69 حالت غم میں میت پر رونا، چیننا، چلانا یا ماتم کرنا منع ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنَ الْخَدُودَ وَ شَقَّ الْجُيُوبَ وَ دَعَا بِدُغْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ③
 حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے اپنے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے (حالت غم میں) اپنا چہرہ پیٹا، اپنا دامن پھاڑا اور جاہلیت کی باتیں کیں، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 70 جس گھر میں ماتم اور نوحہ کرنے کی رسم ہو اس گھر میں مرنے والا اگر اپنے مرنے سے پہلے نوحہ کرنے سے منع نہ کرے تو مرنے کے بعد نوحہ کرنے والوں کا عذاب میت کو ہوگا۔

مسئلہ 71 اگر مرنے والا نوحہ اور ماتم کرنے کی وصیت کرے اور پسمندگان باز نہ آئیں، تب نوحہ کا عذاب میت کو نہیں ہوگا۔

① صحيح سنن أبي النسائي ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 1827

② صحيح سنن أبي النسائي ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 1828

③ مختصر صحيح بخارى ، للزبيدي ، رقم الحديث 657

**عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ شَعْبَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ يَنْحِيَ عَلَيْهِ
يُعَذَّبُ بِمَا نَحِيَ عَلَيْهِ)) مُتَفَقُ عَلَيْهِ ①**

حضرت مغیرہ بن شعبہ رض کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سن "جس میت پر نوحہ کیا جائے اس نوحہ کی وجہ سے اس میت کو عذاب ہوتا ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِنِكَاءِ أَهْلِهِ
عَلَيْهِ)) مُتَفَقُ عَلَيْهِ ②**

حضرت عبداللہ بن عمر رض روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "مردے کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 72 موت پر صبر کرنے کی جزا جنت ہے۔

مسئلہ 73 قابل ثواب صبر وہی ہے جو صدمہ کے فوراً بعد کیا جائے۔

**عَنْ أَبِي أَعْمَامَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَبْنَ آدَمَ إِنَّ صَبَرْتُ وَ
اخْتَسَبْتُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ③ (حسن)
حضرت ابو امامہ رض سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا
ہے" اے ابن آدم! اگر تو نے صدمہ کے فوراً بعد ثواب کی نیت سے صبر کیا تو میں تیری جزا کے لئے جنت
پسند کروں گا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ بیت المحمد در گمراہ۔**

مسئلہ 74 میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔ الحمد للہ رب العالمین

مسئلہ 75 میت پر خاموشی سے آنسو بہانا یا رونا جائز ہے۔

**عَنْ أَنَسِ رض قَالَ : قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ
عَلَى الْقَبْرِ ، قَالَ : فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ④**

① مختصر صحيح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 656

② مختصر صحيح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 663

③ صحیح سنن ابن ماجہ ، لللبانی ،الجزء الاول ، رقم الحديث 1298

④ مختصر صحيح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 653

و بَيْان خوت صدیق مشن تمیز کا ذائق فوشی غم سے آزاد کرنا۔

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کی مدفن کی وقت موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ قبر کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرَ وَهُوَ مَيْتٌ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

(صحیح)

ماجہ

حضرت عائشہؓؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓؒ نبی مسیحؐ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کو بوسہ دیا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَعَاذَ قَالَ لِمَاءَ مَاتَ حَضْرَةُ النَّبِيِّ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ فَوَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا عِرْفَ بِكَاءَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ

(صحیح) ۲

حضرت عائشہؓؒ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذؓؒ فوت ہوئے تو نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیقؓؒ اور حضرت عمر بن عثمانؓؒ کے پاس پہنچے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اپنے جمرے میں حضرت ابو بکر صدیقؓؒ اور حضرت عمر بن عثمانؓؒ کے رونے کی آوازیں میں الگ الگ پہچان رہی تھیں۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَبْلَ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ وَهُوَ مَيْتٌ وَهُوَ يَئِكُنُ أَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَذَرِفَانِ . رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہؓؒ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعونؓؒ کو مرنے کے بعد بوسہ دیا۔ آپ ﷺ ان کی میت پر رورہے تھے یا حضرت عائشہؓؒ نے فرمایا آپ ﷺ کی آنکھیں بہہ رہی تھیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسائل 76 صبر کرنا جہنم کی آگ سے رکاوٹ اور جنت میں گھر حاصل کرنے کا

① صحیح ابن ماجہ ، للالانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1192

② منقى الاخبار ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 1939

③ صحیح سنن الترمذی ، للالانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 788

ذریعہ ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوْعَظْهُنَّ وَقَالَ ((إِيمَانًا
أَمْرَأَةً مَاتَتْ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ كَانُوا حِجَابًا مِنَ النَّارِ قَالَتْ أَمْرَأَةٌ وَإِثْنَانِ قَالَ وَإِثْنَانِ))
رواه البخاری ①

حضرت ابوسعید رضي الله عنه سے روایت ہے کہ عورتوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا
”آپ ﷺ ہمارے لئے (وعظ کرنے کا) ایک دن مقرر فرمادیجھے۔“ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو
صیحت کرتے ہوئے فرمایا ”جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں (اور وہ صبر کرے) تو وہ بچے اس کے
لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ ہوں گے۔“ ایک عورت نے پوچھا ”جس کے دو بچے فوت ہوں؟“ آپ
ﷺ نے ارشاد فرمایا ”دو بچے بھی جہنم کی آگ میں رکاوٹ ہوں گے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ قَبْضُتُمُ وَلَدَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ، فَيَقُولُ قَبْضُتُمْ ثَمَرَةً فَوَادِهِ؟ فَيَقُولُونَ
نَعَمْ، فَيَقُولُ مَا ذَا قَالَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُولُونَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ اللَّهُ أَبْنُوا لِعَبْدِيْ بَيْتًا
فِي الْجَنَّةِ وَسَمُونَهُ بَيْتُ الْحَمْدِ)) رواه أحمد والترمذی ② (صحیح)

حضرت ابوموسی اشتری رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب مومن کا بچہ فوت ہوتا ہے
تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے ”کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟“ فرشتے
کہتے ہیں ”ہاں!“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”کیا تم نے میرے بندے کے جگر کا مکڑا لے لیا ہے؟“ فرشتے عرض
کرتے ہیں ”ہاں!“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”پھر میرے بندے نے کیا کہا؟“ فرشتہ کہتا ہے ”اس نے تیری حمد
بیان کی اور إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”میرے بندے کے لئے جنت
میں ایک گھر بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔“ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 77 اہل ایمان کے فوت ہوئیوالے نابالغ بچے جنت میں جاتے ہیں۔

① كتاب الجنائز ، باب فضل من مات له ولد فاحتسب

② صحيح سنن الترمذی ، لللبانی ،الجزء الاول ، رقم الحديث 814

عَنِ الْبَرَاءِ ۖ لَمَّا تُوفِيَ إِبْرَاهِيمَ ۖ قَالَ : رَسُولُ اللَّهِ ۝ ((إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي
الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت براء بن عبيدة کہتے ہیں جب ابراہیم (فرزند رسول اللہ) فوت ہوئے تو نبی اکرم
نے فرمایا ”ابراہیم کو جنت میں دودھ پلانے والی انا موجود ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 78 مشرکین کے فوت ہونے والے نابالغ بچوں کا معاملہ اللہ کے پاس

ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ ۝ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ ((اللَّهُ أَعْلَمُ
بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مشرکین کے نابالغ بچوں کے بارے میں
دریافت کیا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ”اللہ ان کے اعمال سے بہتر واقف ہے۔“ اسے بخاری نے روایت
کیا ہے۔

مسئلہ 79 موت کے بعد مومن میاں بیوی کا باہمی تعلق قائم رہتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ جِبْرِيلَ اللَّهُ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خُرُوقَ حَرِيرٍ
خَضْرَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ۝ فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ زَوْجُكَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ رَوَاهُ
الْتِرْمِذِيُّ ③

حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل (عليه السلام)، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی تصویر بزر
ریشمی کپڑے میں (لپیٹ کر) لائے اور کہا ”یہ دنیا اور آخرت میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیوی ہیں۔“ اسے ترمذی
نے روایت کیا ہے۔



① مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 695

② مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 696

③ صحیح سنن الترمذی ، لللبانی ،الجزء الثالث ، رقم الحديث 3041

میت کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

- ① مرنے والے کے سر کے قریب قرآن مجید رکھنا۔
- ② مرنے والے کے پاس سورہ یا میں پڑھنا۔
- ③ مرنے والے کامنہ قبلہ کی طرف کرنا۔
- ④ مرنے والے کے ناخن یا زیر ناف بال صاف کرنا۔
- ⑤ یہ عقیدہ رکھنا کہ جمعہ کے روز مرنے والے کو ایک یا دو گھنٹی کے بعد بھی عذاب نہیں ہو گا۔
- ⑥ مرنے والے کی چار پانی کے گرد بیٹھ کر ذکر کرنا۔
- ⑦ مرنے والے پر صرف فاتحہ پڑھنا۔
- ⑧ مرنے والے پر نعمت خوانی کرنا اور اس کی اجرت وصول کرنا۔
- ⑨ راہداری (میت اٹھانے سے قبل غلہ ساتھ رکھنا اور مدد فین کے بعد غرباء میں تقسیم کرنے) کی رسم ادا کرنا۔
- ⑩ مرنے والے کے پاس سورہ بقرہ تلاوت کرنا۔
- ⑪ حیله (میت اٹھاتے وقت میت پر قرآن مجید رکھنا اور رکھنے سے قبل اس کے برابر غلہ یا پیسے مولوی صاحب کو دینے) کی رسم ادا کرنا۔
- ⑫ بیوی کے فوت ہونے پر خاوند کے لئے بیوی کو غیر محرم قرار دینا۔



- یہن دن تک فرشتے آئیں کیتے ہیں -
- مدت کے لئے دعا - اپنے لئے بھی -

بَابُ التَّعْزِيَةِ

تعزیت کے مسائل

مسئلہ 80 تعزیت کرنا سنت ہے۔

عَنْ آنِسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ ((مَنْ عَزَّى أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي مُصِيبَةٍ كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةً خَضْرَاءً يُحْبَرُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَيْلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُحَبَّرُ؟ قَالَ ((يُغَبَطُ)) رَوَاهُ الْخَطِيبُ وَابْنُ عَسَاكِرٍ ①

حضرت آنس بن مالک رض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے اپنے مومن بھائی کی مصیبت میں اس سے تعزیت کی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بزرگ ہلہ پہنانے گا جس پر قیامت کے دن رشک کیا جائے گا۔ لوگوں نے پوچھا "یا رسول اللہ علیہ السلام! "یحبر" سے کیا مراد ہے؟" فرمایا "یغبط" یعنی رشک کیا جائے گا۔" اسے خطیب اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 81 میت کے ورثاء سے تعزیت کرنے کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

مسئلہ 82 میت کے لئے دعا کرتے وقت اپنے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔

مسئلہ 83 میت کے پاس بیٹھ کر بھائی کی بات کرنی چاہئے۔

عَنْ أَمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَاغْمَضَهُ ، ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَةُ الْبَصَرِ)) فَضَحَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ ((لَا تَدْعُوا عَلَى النُّفُسِ كُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمُلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ ، ثُمَّ قَالَ : «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيَّينَ وَاحْلُفْهُ فِي عَقْبِهِ فِي

الْعَابِرُونَ وَأَغْفِرُ لَنَا وَلَهُ يَارَبُ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنُورُ لَهُ فِيهِ]) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت ام سلمہ رض فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے۔ اس وقت ابوسلم رض کی آنکھیں پھرا چکی تھیں۔ بنی اکرم رض نے ابوسلمہ رض کی آنکھیں بند کیں اور فرمایا ”جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کے تعاقب میں جاتی ہے۔“ گھروالے اس بات پر رونے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنے مرنے والوں کے حق میں بھلی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔“ پھر بنی اکرم رض نے (ابوسلمہ رض کے حق میں) یہ دعا فرمائی ”یا اللہ! ابوسلمہ کو بخش دے، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند فرمادے اور اس کے پسمندگان کی حفاظت فرمادے، یا رب العالمین! ہم سب کو اور مرنے والے کو معاف فرمادے، میت کی قبر کشادہ کر دے اور اسے نور سے بھر دے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : میت کے حق میں دعا کرتے وقت حدیث میں ابوسلمہ کے الفاظ کی ہجہ میت کا نام لیدا جائے۔

مسئلہ 84

کسی بھی عزیز یا رشتہ دار کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ 85

عورت کو اپنے شوہر کی موت پر چار ماہ و سو دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔

عَنْ أُمّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ ((لَا يَحُلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحَدِّ عَلَى مَيْتَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ إِلَّا عَلَى زَوْجِ فَإِنَّهَا تُحَدِّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)) مُتَفَقُ عَلَيْهِ ۝

ابوسعدان رض حضرت ام حبیبہ رض اکرم رض کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنائے ”اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھنے والی کسی خاتون کے لئے کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ اور شوہر کی میت پر چار ماہ و سو دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَمْهَلَ النَّبِيُّ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثَةَ أَنْ

① احکام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحة 12

② مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 650

- بخور - آئینہ - مطر جم بہر

- اخلاق اور حرفیں) دعویا نہیں

**يَأَيُّهُمْ ثُمَّ آتَاهُمْ فَقَالَ (لَا تُبْكِوْ عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ) رَوَاهُ أَبُودَاوْدُ وَ النَّسَائِيُّ ①
(صحيح)**

حضرت عبد اللہ بن جعفر رض دوایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت جعفر رض کی وفات کے موقع پر) تین دن تک لوگوں کو آنے جانے کی اجازت دی۔ تین دن کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا "آج کے بعد میرے بھائی کا سوگ نہ کیا جائے۔" اسے ابو داؤد اورنسائی نے روایت کیا ہے۔

**عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ رَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ : تُؤْفَى إِبْنُ لَامِ غَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَمَّا
كَانَ الْيَوْمُ الْيَالِيَّ دَعَتْ بِصُفْرَةَ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَ قَالَتْ نِهِيَّاً أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ إِلَّا
بِزَوْجٍ . رَوَاهُ الْبُخارِيُّ ②**

حضرت محمد بن سیرین رض روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام عطیہ رض کا بیٹا فوت ہو گیا۔ تیرے دن انہوں نے زرد خوبصورت گواکراستعل کی اور فرمایا "ہمیں شوہر کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 86 جس گھر میں وفات ہو، ان کے ہاں کھانا پکا کر بھجوانا سنت ہے۔

**عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : إِلَمَا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
(إِنْسَنُعُوا إِلَيْهِ جَعْفَرٍ طَعَاماً فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ أَوْ أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ③
(حسن)**

حضرت عبد اللہ بن جعفر رض فرماتے ہیں "جب جعفر رض کی وفات کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اہل و عیال کے لئے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا "ان لوگوں پر ایسی مصیبت آئی ہے یا فرمایا ایسا موقع آیا ہے جس میں وہ کھانا نہیں پا سکیں گے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 87 تعزیت کے موقع پر بین کرنا، چیننا، چلانا، کپڑے پھاڑنا اور ماتم کرنا

① صحيح سنن النسائي ، للبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 4823

② كتاب الجنائز ، باب احداد المرأة على غير زوجها

③ صحيح سنن ابن ماجه ، للبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1306

منع ہے۔

عَنْ أَبِي مَالِكِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتَرَكُونَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَخْسَابِ وَالْطُّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْإِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتْبُعْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قِطْرَانٍ وَدَرْعٌ مِنْ جَوَبٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میری امت میں زمانہ جاہلیت کے چار کام ایسے ہیں جنہیں لوگ نہیں چھوڑ سکے ① اپنے حسب پر فخر کرنا ② دوسرے کے حسب پر طعنہ زندگی کرنا ③ تاروں سے بارش طلب کرنا ④ (مرنے والوں پر) بین کر کے رونا۔“ نیز فرمایا ”بین کرنے والی عورت اگر مرنے سے قبل توبہ نہیں کرے گی، تو اسے قیامت کے روز کھڑا کر کے گندھک کا پائچا مہا اور کھجلی (خارش) کا کرتا پہنایا جائے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ ((أَنْ لَا نُنُوحَ)) مُتَقَوِّلٌ عَلَيْهِ ②

حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیعت لیتے وقت عہد لیا تھا کہ ”ہم نو حنیس کریں گی۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 88 تعزیت کے وقت خاموشی سے آنسو بہانا یا رونا جائز ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 75 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 89 اہل میت کو بڑے یا چھوٹے کھانے کا اہتمام کرنا منع ہے۔

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجْلَيِّ قَالَ : كُنَّا نَرِي الْاجْتِمَاعَ إِلَى أَهْلِ الْمَيْتِ ، وَ صَنْعَةُ الطَّعَامِ مِنَ النِّيَاحَةِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ③ (صحیح)

① مختصر صحيح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 463

② مختصر صحيح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 664

③ صحيح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ،الجزء الاول ، رقم الحديث 1308

حضرت جریر بن عبد اللہ بھلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میت دفن کرنے کے بعد اہل میت کے گھر جمع ہونا اور ان کے ہاں کھانا کھانا ہم نوحہ میں شمار کیا کرتے تھے۔ ”اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تعزیت کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

- ① تعزیت کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔
- ② تعزیت کے لئے ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنا۔
- ③ تعزیت کے لئے آنے والے آدمی کا پہلے سے موجود افراد کو بار بار اجتماعی دعا کے لئے درخواست کرنا۔
- ④ تین دن سے زیادہ اہل میت کے گھر یا کسی دوسری جگہ بیٹھنے کا اہتمام (پھوٹی ڈالنا) کرنا۔
- ⑤ وفات کے بعد پہلی شب برات یا پہلی عید کے موقع پر نئے سرے سے تعزیت اور سوگ کا اہتمام کرنا۔

صبر کرنا ہے۔ اللہ کی رضا بر راحتی رسنا ہے۔ إِنْشَاءُ اللَّهِ

رسول ﷺ کی صورت صیل بیرون انسوں حسنہ ہے۔
قرآن پاک میں تین حمام برآ رہا ہے۔

+ سدھ۔ روزِ صرہ کی زندگی کا طلاق لفظ ہے۔
اگر نہیں کے مدعی روزِ صرہ زندگی میں اسحال ہیں، رہنے

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

غسل میت کے مسائل

مسئلہ 90 میت کو غسل دینے سے پہلے اچھی طرح ٹوٹنا چاہئے تاکہ اگر پیٹ میں کوئی فضلہ وغیرہ ہو تو وہ خارج ہو جائے اور جسم اچھی طرح پاک و صاف ہو جائے۔

مسئلہ 91 قریب ترین رشتہ داروں کو میت لحد میں اتارنی چاہئے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ غَسَّلَتْ رَسُولُ اللَّهِ فَذَهَبَتْ أَنْظُرُ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَ كَانَ طَيِّبًا حَيًّا وَ مَيِّتًا وَ وَلِيَّ دَفْنَةٍ وَ إِجْنَانَةٍ دُوْنَ النَّاسِ أَرْبَعَةُ عَلَىٰ وَ الْعَبَاسُ وَ الْفَضْلُ وَ صَالِحٌ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ وَ لَحَدَ لِرَسُولِ اللَّهِ لَحْدًا فَنَصَبَ عَلَيْهِ اللَّبِنَ نَصَبًا .

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ ①

(صحیح)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے لگا تو آپ ﷺ کے جسم اطہر کو ٹوٹا، کوئی چیز نہ پائی۔ رسول اللہ ﷺ جس طرح زندگی میں پاک صاف تھے اسی طرح اپنی وفات کے بعد بھی پاک اور صاف تھے۔ لوگوں میں سے چار آدمی آپ ﷺ کا جسم اطہر قبر میں اتارنے پر مأمور ہوئے، ان میں حضرت علیؑ (آپ ﷺ کے داماد) حضرت عباسؓ (آپ ﷺ کے چچا)، حضرت فضلؓ (آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی) اور آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت صالحؓ شامل تھے۔ ان حضرات نے رسول اللہ ﷺ کو لحد میں اتارا اور اپنی کچی اینٹیں نصب کیں۔ اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 92 غسل کے عسل کا آغاز وضو سے کرنا چاہئے۔

مسئلہ 93 غسل کے لئے استعمال ہونے والے پانی میں بیری کے پتے ڈالنا مسنون ہیں۔

Lotus leaves

مسئلہ 94 غسل طاق (تین، پانچ یا سات) مرتبہ دینا چاہئے۔

مسئلہ 95 آخری بار غسل دینے کے لئے پانی میں کافور ڈالنا مسنون ہے۔

مسئلہ 96 میت خاتون ہوتے غسل کے بعد سر کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا کر پیچھے

ڈال دینی چاہئیں۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ : دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ ((إِغْسِلْنَاهَا ثَلَاثَةً أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِلْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَادْعُنِي)) فَلَمَّا فَرَغْنَا أَذْنَاهُ فَالْقَى إِلَيْنَا حِقْوَةً فَقَالَ ((أَشْعِرْنَاهَا إِيَّاهُ)) وَفِي رِوَايَةِ ((إِغْسِلْنَاهَا ثَلَاثَةً أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَابْدَءُ وَابْدَءُ وَابْمَاءِنَاهَا وَمَوَاضِعَ الْوُضُوءِ مِنْهَا)) فَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةً قُرُونٌ وَالْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا. مُتَفَقُ

عَلَيْهِ ①

حضرت ام عطیہ رض فرماتی ہیں کہ جب ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (حضرت زینب رض) کو غسل دے رہی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ”اسے تین یا پانچ مرتبہ یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دینا اور پانی میں بیری کے پتے ڈال لینا جب تم غسل دے چکو تو مجھے اطلاع دینا۔“ چنانچہ جب ہم فارغ ہو گئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنا تہہ بند ہماری طرف پھینکا اور) فرمایا ”یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔“ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں ”اسے طاق مرتبہ یعنی تین، پانچ یا سات مرتبہ غسل دو اور آغاز وضو کے اعضاء سے دہنی طرف سے کرو۔“ حضرت ام عطیہ رض کہتی ہیں کہ ہم نے (غسل کے بعد) سر کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا کیں اور انہیں پیچھے کی طرف کر دیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 97

غسل دینے والا میت میں کوئی ناگوار چیز دیکھ کر پرده پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے گا۔

عَنْ أَبِي أَمَاةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ مِنَ الدُّنُوبِ وَمَنْ كَفَنَ مُسْلِمًا كَسَاهَ اللَّهُ مِنَ السُّنْدُسِ) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ① (حسن)

حضرت ابو امامہ بن شیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے کسی میت کو غسل دیا (اور کوئی ناگوار چیز دیکھ کر) اس کی پرده پوشی کی اللہ اس کے گناہوں کی پرده پوشی فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کو فن دیا اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے دن) سندس کا لباس پہنانے گا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 98

میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ خرضین - بسہرہ ۵۷
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَ مِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوءُ يَعْنِي الْمَيِّتَ)) رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ ② (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ بن عیشہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میت کو غسل دینے کے بعد غسل ہے اور میت کو کندھا دینے کے بعد وضو ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِي غُسْلٍ مَيِّتَكُمْ غَسْلٌ إِذَا غَسَلْتُمُوهُ فَإِنْ مَيِّتَكُمْ لَيْسَ بِنَجِسٍ فَحَسِبُكُمْ أَنْ تَغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ ③ (حسن)

حضرت عبد اللہ بن عباس بن عیشہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میت کو غسل دو تو تم پر غسل واجب نہیں کیونکہ میت نجس نہیں ہے، لہذا یہی کافی ہے کہ تم اپنے ہاتھ دھولو۔" اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 99 شہید کے لئے غسل نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ

① سلسلة احادیث الصحيحۃ ، لللبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحديث 2353

② صحیح من سنن الترمذی ، لللبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 791

③ احکام الجنائز ، لللبانی ، رقم الصفحہ 53

کرسی تو اچھی سات میں ہے۔ گناہ میں ہے

الرَّجُلِينَ مِنْ قَاتِلِي أُخْدِي فِي ثُوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ ((إِيَّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ)) فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدْمَهُ فِي الْلَّهُدْ وَقَالَ ((أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هُؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَأَمْرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَاءِهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلُوا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ . رَوَاهُ البَخَارِيُّ ①

حضرت جابر بن عبد الله رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احمد میں سے دو شہیدوں کو ایک پڑے میں اکٹھا کرتے۔ پھر پوچھتے ”ان دونوں میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد تھا؟“ لوگوں کے ہاتھے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر میں آگے کرتے اور فرماتے ”قیامت کے دن میں ان کی (شہادت کی) گواہی دوں گا۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کو خون سمیت و فن کرنے کا حکم دیا۔ انہیں غسل دیا۔ ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔ مسنون زمرہ ہے۔

وضاحت : جگلی صورت حال کے پیش نظر شہداء کی نماز جنازہ موخر کی جاسکتی ہے۔ ملاحظہ، مسئلہ نمبر 148

مسئلہ 100 خاوند، بیوی کو اور بیوی، خاوند کو بلا کراہت غسل دے سکتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا فِي رَأْسِي وَأَنَا أَقُولُ وَارَأسَاهُ ، فَقَالَ ((بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةً ! وَارَأسَاهُ)) ثُمَّ قَالَ ((مَا ضَرَكَ لَوْمَتِ قَبْلِي فَقُمْتُ عَلَيْكِ فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع سے ایک جنازہ پڑھ کر تشریف لائے اور مجھے تلاش کیا۔ میرے سر میں درد تھا اور میں کہہ رہی تھی ”ہائے میرا سر پھٹا جا رہا ہے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”نهیں! بلکہ میرا سر، اے عائشہ!“ اگر تم مجھے سے پہلے فوت ہو جاؤ تو تمہارے سارے کام میں خود کروں گا، خود تمہیں غسل دوں، خود تمہیں کفن پہناؤں اور خود تمہاری نماز جنازہ پڑھ کر فن کروں کروں اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔“ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَوْ كُنْتُ أَسْتَقْبَلُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَ نِسَائِهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ③

مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 676

صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبائی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 1198

صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبائی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1196

— اللہ کے درست کے خدمت — مسنون سنانی ہے۔ (مشائی اللہ) —

حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگر پہلے معلوم ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کو ازواج مطہرات نہ لفڑی غسل دیتیں۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ إِمْرَأَةَ أَبِي بَكْرٍ وَالصِّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا غَسَلَتْ أَبَا بَكْرٍ نَصِيفًا حِينَ تُوَفِّيَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَأَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، فَقَالَتْ : إِنِّي صَائِمَةٌ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ شَدِيدٌ الْبَرْدُ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ ؟ فَقَالُوا : لَا . رَوَاهُ فِي الْمُؤَطَّلِ ①

حضرت عبداللہ بن ابو بکر صدیقؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیوی حضرت اسماء بنت عُمیسؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو وفات کے بعد غسل دیا اور موجود مہاجرین سے دریافت کیا ”میں روزے سے ہوں اور آج شدید سردی کا دن ہے، کیا مجھے ضرور غسل کرنا چاہئے؟“ لوگوں نے کہا ”ضروری نہیں۔“ اسے امام مالک نے موطا میں روایت کیا ہے۔

مسئلہ 101 میت کو غسل دینے کے لئے پردے کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدَرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عُورَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عُورَةِ الْمَرْأَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کوئی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور کوئی عورت کے ستر کو نہ دیکھے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



سستر — گھنٹوں سے نافرگ

① کتاب الجنائز، باب غسل المیت

② کتاب الغسل، باب النہی عن النظر الی عورۃ الرجل والمرأة

بَابُ التَّكْفِيفِ

کفن کے مسائل

مسئلہ 102 زندگی میں جو میت کا سر پرست ہو وہی کفن تیار کرنے کا ذمہ دار ہے۔

کفن، صاف سترے اور اچھے کپڑے سے بنانا چاہئے۔

مسئلہ 103 عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا وَلَىٰ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُخْسِنْ كَفْنَهُ)) رَوَاهُ أَبْنُ مَاجَةَ وَالْتَّرْمِذِيُّ ①

حضرت ابو قاتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مرنے والے کا ولی اپنے بھائی کے لئے اچھا کفن بنائے۔“ اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 104 کسی محتاج یا بے سہار امیت کے لئے کفن تیار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ

قیامت کے دن سندر کا لباس پہنائیں گے۔

وضاحت : حدیث مسنون 97 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 105 مرد کو تین کپڑوں میں کفن دینا مسنون ہے۔

مسئلہ 106 کفن کے لئے سفید کپڑے استعمال کرنا افضل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَفَنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٌ

بِيُضِ سَحُولِيَّةٌ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةً . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید یعنی چادروں میں کفن دیا گیا جو حوال

① صحیح مسنون ابن ماجہ، للالبائی، الجزء الثاني، رقم الحديث 1202

② مختصر صحیح بخاری، للزہبی، رقم الحديث 673

(بیتی) میں روئی سے بنی ہوئی تھیں ان میں نہ کرتا تھا نہ پکڑی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 107 عورت کے کفن میں پانچ کپڑے استعمال ہوتے ہیں۔

قَالَ الْحَسَنُ (رَحِمَةُ اللَّهِ) الْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ تَشْدُّ بِهَا الْفِخْذَيْنِ وَالْوَرْكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ . رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ①

حضرت حسن (بصری ۷۰۰) فرماتے ہیں عورت کے کفن کا پانچواں کپڑا اونی ہے جو قیص کے نیچے رہتا ہے اس سے عورت کا ستر اور رانیں باندھی جاتی ہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 108 شہید کے لئے نہ کفن ہے غسل، اسی حالت میں اور انہی کپڑوں میں شہید کو دفن کرنا چاہئے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ② أَنَّ شُهَدَاءَ أُحْدِ لَمْ يُغَسَّلُوا وَ دُفِنُوا بِدِمَاءِ هُمْ وَ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدٍ ③

(حسن)
حضرت انس بن مالک ۷۰۰ سے روایت ہے کہ شہدائے احمد نہ غسل دیئے گئے نہ ان پر نماز پڑھی گئی اور خون (آلو کپڑوں سمیت) دفن کئے گئے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ④ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ⑤ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَكُلُّمُ أَحَدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ جُرْحَةٌ يَثْبَعُ اللُّؤْنَ لَوْنَ دِمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ . مُتفَقٌ عَلَيْهِ ⑤

حضرت ابو ہریرہ ۷۰۰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جو بھی شخص اللہ کی راہ میں زخمی کیا جاتا ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی کیا گیا ہے پھر بھی جب وہ قیامت کے روز اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا، تو اس حال میں آئے گا کہ (اس کے زخموں سے) سرخ رنگ کا خون بہہ رہا ہو گا جس سے مشک کی خوشبو آ رہی ہو گی۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

① منقى الاخبار ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1804

② صحيح سنن ابی داؤد ، لللبانی ،الجزء الثاني ، رقم الحديث 2688

③ مختصر صحيح مسلم ، لللبانی ، رقم الحديث 1213

مسئلہ 109 میتینیں زیادہ اور کفن کم ہونے کی صورت میں ایک کفن میں ایک سے زائد میتینیں دفن کی جاسکتی ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 159 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 110 محرم کو احرام کی انہی چادروں میں کفن دینا چاہئے، جو اس نے پہن رکھی ہوں۔

مسئلہ 111 محرم اور شہید کے علاوہ باقی میتیوں پر غسل اور کفن کے بعد خوشبو لگانی جائز ہے۔

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَغْسِلُوا الْمُحْرَمَ فِي نُوبَيْهِ الَّذِي أَحْرَمَ فِيهِمَا وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفْنُوهُ فِي ثُوبَيْهِ وَلَا تُمْسُوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخْمِرُوهُ رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحْرِمًا)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ① (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”محرم کو احرام کی چادروں میں ہی پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور احرام کی چادروں میں ہی کفن دو، اسے خوشبو لگاؤ اس کا سرڈھانپو کیونکہ محرم قیامت کے دن حالت احرام میں ہی انٹھایا جائے گا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 112 کسی نبی، ولی یا بزرگ کے لباس کا کفن مرنے والے کو عذاب سے نہیں بچا سکتا۔

عَنْ أَبْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبْيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ ماتَ أَبُوهُ فَقَالَ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنُهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ : ((إِذَا فَرَغْتُمْ فَاقْدُنُونِي)) فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ فَصَلِّيَ وَقَالَ : ((أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ أَسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ لَهُى اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ ((أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ أَسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فَصَلِّي عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﷺ وَلَا تُصَلِّي عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبْدَا وَلَا تَقْمِ عَلَى قَبْرِهِ))

فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ . رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ ①

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا والد عبد اللہ بن ابی (منافق) فوت ہوا تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ (مخلص صحابی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا ”اپنی قیص مجھے عطا فرمائیے میں اس میں اپنے باپ کو کفن دوں اور اس کے لئے دعا فرمائیے اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھائیے۔“ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کفن بنانے کے لئے عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو) اپنی قیص دے دی اور فرمایا ”جب کفن تیار کرو تو مجھے بتانا۔“ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک لیا اور عرض کیا ”اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقوں کی نماز جنازہ پڑھانے سے منع فرمایا ہے۔“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مجھے دو باتوں کا اختیار دیا گیا ہے بخشش کی دعا کروں یا نہ کروں۔ (لہذا میں کرنا چاہتا ہوں)“ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کی قبر پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”جب کوئی منافق مرے تو بھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو کر دعائے مغفرت کرنا۔“ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کی نماز جنازہ پڑھانی ترک فرمادی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 113 [کفن بنانے، قبر کھونے اور غسل دینے کی اجرت میت کے مال سے ادا کرنی جائز ہے اس کے بعد قرض ادا کرنا چاہئے، پھر وصیت پوری کرنی چاہئے۔

قَالَ إِبْرَاهِيمَ رَحْمَةُ اللَّهِ يَبْدأُ بِالْكَفْنِ ثُمَّ بِاللَّدَنِ ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ وَقَالَ سُفِيَّانُ أَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغُسْلِ هُوَ مِنَ الْكُفَّنِ . رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ②
ابراهیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (میت کے مال سے) پہلے کفن بنایا جائے پھر قرض ادا کیا جائے پھر وصیت پوری کی جائے۔ سفیان کہتے ہیں قبر کھونے اور غسل دینے کی اجرت کفن بنانے میں شامل ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

① صحيح سنن الترمذی ، لللبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 2474

② كتاب الجنائز ، باب الكفن من جمیع المال

کفن کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

- ① کفن پر بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، کلمہ طیبہ، عہد نامہ، کوئی قرآنی آیت یا اہل بیت وغیرہ کے نام لکھنا۔
- ② علیحدہ کپڑے پر بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، کلمہ طیبہ، عہد نامہ، کوئی قرآنی آیت یا اہل بیت وغیرہ کے نام لکھ کر میت کے سینے پر رکھنا۔
- ③ کفن، آب زرم میں بھگونا۔
- ④ بزرگوں کے لباس میں کفن بنانا۔
- ⑤ یہ عقیدہ رکھنا کہ مذکورہ بالاتمام امور یا کسی ایک پر عمل کرنے سے میت کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔
- ⑥ چھوٹے بچوں کو کفن کی بجائے نئے کپڑے پہنا کر ان میں دفن کرنا۔
- ⑦ فوت شدہ دولہ یا دلوہن کو کفن کی بجائے شادی کے کپڑے یا سہرا پہنا کر دفن کرنا۔

بَابُ الْجَنَازَةِ

جنازہ کے مسائل

مسئلہ 114 جنازہ لے جانے میں جلدی کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحةٌ فَخَيْرٌ تُقْدِمُونَهَا وَإِنْ تَكُ سُوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهَا عَنْ رِقَابِكُمْ)) مُتَفَقُّ عَلَيْهِ ①

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنازہ کے معاملے میں جلدی سے کام لو اگر مرنے والا نیک ہے تو اس کے لئے بھلائی ہے لہذا اسے بھلائی کی طرف (جلدی) پہنچاؤ اگر مرنے والا گنہگار ہے تو اس کے لئے برائی ہے لہذا اسے اپنے کندھوں سے جلدی اتار دا لو۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ يَقُولُ ((إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحةً قَالَتْ قَدِمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحةً قَالَتْ لَا هَلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذَهَّبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ)) رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ②

حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب جنازہ تیار ہو جاتا ہے اور لوگ اسے کندھوں پر اٹھاتے ہیں تو نیک آدمی کہتا ہے ”مجھے جلدی لے چلو۔“ اگر گناہ گار آدمی ہے تو گر والوں سے کہتا ہے ”ہائے افسوس! مجھے کہاں لئے جا رہے ہو؟“ اس کی یہ آواز انسانوں کے علاوہ تمام مختلف سنتی ہے۔ اگر انسان سن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

① مختصر صحيح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 669

② مختصر صحيح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 668

مسئلہ 115 جنازے کے ساتھ جانا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَإِتَابَةُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيثُ الْأَعْاطِسِ)) مُتَفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنائے کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں ① سلام کا جواب دینا ② مریض کی تیارداری کرنا ③ جنازے کے ساتھ جانا ④ دعوت قبول کرنا ⑤ چھینکے والے کو چھینک کا جواب دینا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 116 عورتوں کا جنازے کے ساتھ نہ جانا افضل ہے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ : نُهِيَّنَا عَنْ إِتَابَةِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُغَزِّمْ عَلَيْنَا . رَوَاهُ البَخَارِيُّ ②

حضرت ام عطیہ رض فرماتی ہیں کہ ہمیں (عورتوں کو) جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا ہے، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر منع نہیں فرمائی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 117 جس جنازے کے ساتھ خلاف شرع کام ہوں اس کے ساتھ جانا منع ہے۔

مسئلہ 118 جنازے کے ساتھ خوبیویا آگ وغیرہ لے جانا منع ہے۔

مسئلہ 119 جنازے کے ساتھ اوپھی آواز میں کلمہ طیبہ کا ورد کرنا یا قرآنی آیات پڑھنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ((أَنْ تُتَبَعَ جَنَازَةً مَعَهَا زَانَةً)) رَوَاهُ أَخْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ③ (حسن)

① صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب الامر باتباع الجنائز

② مختصر صحیح بخاری، للزبیدی، رقم الحديث 649

③ احکام الجنائز، لللبانی، رقم الحديث 70

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ اور ماتم کرنے والی عورتیں ہوں۔ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَتَبَعُ الْجَنَازَةَ بِصَوْتٍ وَلَا تَأْذِ)
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدُ ①**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنازے میں (اوپنی) آوازیا آگ کے ساتھ نہ چلا جائے۔“ اسے احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

**عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَكْرَهُونَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ
الْجَنَائزِ . رَوَاهُ البَيْهِقِيُّ ②**
(صحیح)

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنازے کے ساتھ آواز بلند کرنا ناپسند فرماتے تھے۔ اسے تہمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 120 جنازے کے ساتھ آگے پیچے، دائیں بائیں چلنا جائز ہے البتہ پیچے چلنا افضل ہے۔

مسئلہ 121 جنازے کے ساتھ سواری پر جانا درست ہے لیکن سوار کو جنازے کے پیچے چلنا چاہئے۔

**عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((الْأَرِكُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَ
الْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدُ ③**

(صحیح)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سوار جنازے کے پیچے رہے اور پیدل جنازے کے قریب رہتے ہوئے آگے پیچے، دائیں بائیں چل سکتا ہے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

① احکام الجنائز، للالبانی، رقم الحديث 70

② احکام الجنائز، للالبانی، رقم الصفحة 71

③ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث 2723

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمَشْيُ بَعْدَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشِي
أَمَامَهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ ①
(حسن)
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنازے کے پیچے چنان، آگے چلنے سے افضل ہے۔“ اسے احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 122 جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے اس وقت تک بیٹھنا منع ہے۔
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبَعَهَا فَلَا
يَقْعُدُ حَتَّى تُوضَعَ)) متفق علیہ ②
حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ پیچے نہ رکھ دیا جائے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 123 جنازہ اٹھانے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے۔
وضاحت : حدیث مسلم نمبر 98 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

- جنازے کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں
- ① جنازے پر پھول ڈالنیا کوئی دوسرا زیب وزینت کرنا۔
 - ② جنازے کے اوپر نقش و نگار والی عزین چادر ڈالنا۔
 - ③ بزرگ کی چادر پر کلمہ طیبہ یا دوسرا قرآنی آیات وغیرہ لکھ کر جنازے پر ڈالنا۔
 - ④ گھر سے جنازہ نکالتے وقت صدقہ اور خیرات کا اہتمام کرنا۔
 - ⑤ جنازے کو نیک لوگوں کی قبروں کا طواف کروانا۔
 - ⑥ یہ عقیدہ رکھنا کہ نیک آدمی کا جنازہ ہلکا ہوتا ہے اور گھنگار کا جنازہ بھاری ہوتا ہے۔
 - ⑦ جنازہ لے جانے سے قبل قرآن مجید کے اٹھائی پارے تلاوت کرنا۔

① احکام الجنائز ، لالبانی ، رقم الصفحة 74

② صحيح مسلم ، کتاب الجنائز ، باب متى يقععد اذا قام للجنائز

بَابُ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ

نمازِ جنازہ کے مسائل

مسئلہ 124 نمازِ جنازہ پڑھنے کی فضیلت۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ شَهَدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ فِلَةً قِيرَاطًا وَمَنْ شَهَدَ حَتَّى تُدْفَنْ كَانَ لَهُ قِيرَاطًا)) قَيْلَ : وَمَا الْقِيرَاطُ ؟ قَالَ ((مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ)) رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص جنازے میں شامل ہو اور نماز جنازہ پڑھے اسے ایک قیراط اثواب ملتا ہے اور جو شخص میت دفن کرنے تک موجود ہے اسے دو قیراط کا اثواب ملتا ہے۔“ صحابہ کرام رض نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیراطاں کا کیا مطلب ہے؟“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دو قیراط اثواب، دو پہاڑوں کے برابر ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 125 نمازِ جنازہ میں صرف قیام ہے جس میں چار تکبیریں ہیں، مندکوع ہے نہ سجدہ

مسئلہ 126 غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَيَ النَّجَاشِيَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَيْهِ الْمُصَلِّي فَصَافَ بِهِمْ وَكَبَرَ أَرْبَعاً . مُتَفَقُ عَلَيْهِ ②

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تمباشی کی موت کی خبر اسی روز پہنچا دی جس روز وہ فوت ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رض کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے ان کی صفائی اور چار تکبیریں کہہ کر نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

① کتاب الجنائز، باب من انتظر حتى تدفن

② مختصر صحيح بخاری، للزبیدی، رقم الحديث 638

مسئلہ 127 پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .
رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَبْنُ مَاجَةَ ①
(صحیح)

حضرت عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی۔ اسے ترمذی، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَيْتُ خَلْفَ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةِ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ، قَالَ : لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ . رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ②
حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رض نے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رض کے پیچے نماز جنازہ پڑھی تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا ”جان رکھو یہ سنت ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 128 پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ، دوسری تکبیر کے بعد درود شریف، تیسرا

تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا اواجب ہے۔

نماز جنازہ میں آہستہ یا بلند آواز سے قرأت کرنا دونوں طرح درست ہے۔

مسئلہ 129 سورہ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی کوئی دوسری سورۃ ساتھ ملانا بھی جائز ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : صَلَيْتُ خَلْفَ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةِ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةً وَجَهَرَ حَتَّى أَسْمَعْنَا فَلَمَّا فَرَغَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ قَالَ : إِنَّمَا جَهَرْتُ لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ وَ حَقٌّ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتَّرْمِذِيُّ ③

حضرت طلحہ بن عبد اللہ رض نے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رض کے پیچے نماز جنازہ پڑھی۔ انہوں نے سورہ فاتحہ کے بعد ایک دوسری سورہ اوپھی آواز میں پڑھی جو ہم نے سنی۔ جب عبد اللہ بن عباس رض فارغ ہوئے تو میں نے انہیں ہاتھ سے پکڑا اور (قرأت کے بارہ میں) ان سے سوال کیا۔

① صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1215

② مختصر صحیح بخاری، للزبیدی، رقم الحديث 673

③ احکام الجنائز، للالبانی، رقم الصفحة 119

انہوں نے جواب دیا ”میں نے جھری قرات اس لئے کی ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے اور جائز ہے۔“ اسے ابو داؤد،نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ سَهْلٍ أَنَّهُ أَخْبَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ أَنَّ السُّنْنَةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يُكَبِّرَ الْإِمَامُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التُّكْبِيرَةِ الْأُولَى بِسَرَّاً فِي نَفْسِهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ وَيَخْلُصُ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ فِي التُّكْبِيرَاتِ لَا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ ثُمَّ يُسَلِّمُ سِرَّاً فِي نَفْسِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ①

(صحیح)

حضرت ابو امامہ بن سہل رض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں امام کا پہلی تکبیر کے بعد خاموشی سے سورہ فاتحہ پڑھنا پھر (دوسری تکبیر کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا پھر (تیسرا تکبیر کے بعد) خلوصِ دل سے میت کے لئے دعا اور اونچی آواز سے قرات نہ کرنا (چوتھی تکبیر کے بعد) آہستہ سلام پھیرنا سنت ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 131 درود شریف کے بعد تیسرا تکبیر میں مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک یادوں والے دعا میں مانگنی چاہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيْنَا وَ مَيِّتَنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَايِبِنَا وَ صَغِيرِنَا وَ كَبِيرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ إِثْنَا أَلَّهُمَّ مَنْ أَخْيَيْتَهُ مِنْ أَفَاحِيهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَ مَنْ تُوْفَيْتَهُ مِنْ فَتْوَفَةٍ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَ لَا تُضِلْنَا بَعْدَهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبْنُ مَاجَةَ ②

حضرت ابو ہریرہ رض نمازِ جنازہ میں یہ پڑھا کرتے تھے ”یا اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹوں اور بڑوں کو، مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ یا اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھا اور جسے مارنا چاہے اسے ایمان پر موت دے۔ یا اللہ! ہمیں مرینوالے (پر صبر کرنے) کے ثواب سے محروم نہ رکھا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔“ اسے احمد، ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

① مسند شافعی،الجزء الاول ،رقم الصفحة 581

② صحيح سنن ابن ماجة ،لالبانی ،الجزء الاول ،رقم الحديث 1217

عَنْ عُوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ عَلَى جَنَازَةَ فَحَفِظَتْ مِنْ دُعَائِهِ وَ
هُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاغْفِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرَمْ نُزُلَهُ وَوَسِعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ
بِالْمَاءِ وَالْكَلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ التُّوبَ الْأَبِيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا
مِنْ دَارِهِ وَاهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَرَوْجًا خَيْرًا مِنْ رَوْجِهِ وَأَذْخُلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِدْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ
مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) قَالَ : حَتَّى تَمَنَّيْتَ أَنْ أَكُونَ آنَا ذَلِكَ الْمَيَّتُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عوف بن مالک رض کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک جنازے کی نماز پر جودا پڑھی وہ
میں نے یاد کر لی۔ آپ ﷺ نے دعا یوں فرمائی ”یا اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرم، اسے آرام دے اور
معاف فرم، اس کی باعزت مہمانی کر، اس کی قبر کشادہ فرمادے، اسے پانی، برف اور الوں سے ڈھو کر اس
طرح گناہوں سے پاک اور صاف فرمادے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اسے
اس کے گھر سے بہتر گھر، اس کے اہل و عیال سے بہتر اہل و عیال، اس کی ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرم،
اسے جنت میں داخل فرم اور عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔“ حضرت عوف بن مالک رض
کہتے ہیں ”یہ دعا سن کر میں نے خواہش کی کاش! یہ میت میری ہوتی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 132] بچے کے جنازہ میں مندرجہ ذیل دعا پڑھنی مسنون ہے۔

صَلَّى الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا فَرَطًا وَ

سَلَفًاوَاجْرًا)) رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ②

حضرت حسن رض نے ایک بچے پر نمازِ جنازہ پڑھی جس میں سورہ فاتحہ کے بعد یہ دعا مانگی ”یا اللہ!
اس بچے کو ہمارے لئے پیش رو، پیشو اور باعث اجر بنا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔ ابن حبان میں جو باب سے پہلے جنت
نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے امام کا مرد میت کے سر اور عورت میت ۔

مسئلہ 133]

کے وسط میں کھڑا ہونا چاہئے۔

مسئلہ 134] نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے امام کا مرد میت کے وسط میں اور عورت
میت کے سینے کے برابر کھڑا ہونا سنت سے ثابت نہیں۔

① مختصر صحيح مسلم، للالبانی، رقم الحديث 477

② كتاب الجنائز ، باب قراءة الفاتحة الكتاب على الجنازة

عَنْ أَبِي غَالِبِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ لَهُ جَنَازَةً رَجُلًا فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ فَجِئَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى ، يَا مَرْأَةً . فَقَالُوا : يَا أَبَا حَمْزَةَ ! صَلِّ عَلَيْهَا ، فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيرِ . فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ : يَا أَبَا حَمْزَةَ ! هَذِهِ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ قَاتِلَ مِنَ الْجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنَ الرَّجُلِ وَ قَاتِلَ مِنَ الْمَرْأَةِ مُقَامَكَ مِنَ الْمَرْأَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ . فَاقْبَلَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : إِحْفَظُوكُمْ رَوَاهُ أَبْنُ مَاجَةَ ①

(صحیح)

حضرت ابو غالب رضي الله عنه کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضي الله عنه کو ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھاتے دیکھا اور وہ اس کے سر کے سامنے کھڑے ہوئے اس کے بعد ایک دوسرا جنازہ لا یا گیا جو ایک عورت کا تھا۔ لوگوں نے کہا ”اے ابو حمزہ! اس کی نماز جنازہ پڑھاؤ۔“ حضرت انس بن مالک رضي الله عنه میت (کی چار پائی) کے وسط میں کھڑے ہوئے۔ حضرت علاء بن زیاد نے حضرت انس رضي الله عنه سے پوچھا ”اے ابو حمزہ! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو مرد اور عورت کا جنازہ پڑھانے کے لئے اسی جگہ کھڑے ہوتے دیکھا ہے جہاں تم کھڑے ہوئے؟“ حضرت انس رضي الله عنه نے فرمایا ”ہاں!“ پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”اے اچھی طرح ذہن نشین کرو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 135 نماز جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي جَمِيعِ تَكْبِيرَاتِ الْجَنَازَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ ②

حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما نماز جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے ”جز رفع الیدين“ میں روایت کیا ہے۔

مسئلہ 136 نماز میں دونوں ہاتھ سینے پر باندھنے مسنون ہیں۔

عَنْ طَاؤْوِسِ ۖ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ۖ ((يَضْعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْإِسْرَى ثُمَّ يَشْدُدُ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ ③

① صحیح سنن ابن ماجہ، لللبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1214

② نیل الاولیاء، الجزء الرابع، رقم الصفحة 68

③ صحیح سنن ابی داؤد، لللبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 687

حضرت طاؤوس رض فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے مقام پہنچا کرتے تھے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 137 نماز جنازہ میں صرف ایک سلام کہہ کر نماز ختم کرنا بھی جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً。 رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ ①
(حسن)

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی، اس میں چار تکبیریں کہیں اور صرف ایک سلام کیا۔ اسے دارقطنی، حاکم اور بیهقی نے روایت کیا ہے۔ دیور مترجم، حجر سلام

مسئلہ 138 لوگوں کی تعداد کے مطابق کم یا زیادہ صفحیں بنائی جا سکتی ہیں۔

مسئلہ 139 نماز جنازہ کے لئے صفوں کی تعداد کا تعین سنت سے ثابت نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ تُؤْفَى الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهُلُمْ فَصَلُوْا عَلَيْهِ)) قَالَ : فَصَفَقُنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ ضُفُوقٌ . رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ②

حضرت جابر بن عبد اللہ رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آج جب شہ کے ایک نیک بخت آدمی کا انتقال ہو گیا ہے، ہنذا آواز کی (غائبانہ) نماز جنازہ پڑھیں۔“ حضرت جابر بن عبد اللہ رض کہتے ہیں ہم نے صفحیں بنائیں اور جبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی، نماز میں ہماری کئی صفحیں تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 140 جس موحد اور متقدی شخص کی نماز جنازہ میں چالیس موحد اور نیک آدمی شرکت کریں اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُولُمْ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشَرِّكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعُهُمْ

① احکام الجنائز، للالبانی، رقم الصفحة 128

② کتاب الجنائز، باب الصورف على الجنائز

الله فیہ) رواہ مسلم ①

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے ساہے کہ جب کوئی مسلمان مردوفت ہوتا ہے اور اس کی نماز جنازہ میں ایسے چالیس آدمی شریک ہوں جنہوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا تو اللہ اس میت کے حق میں ان چالیس آدمیوں کی سفارش (یعنی دعا مغفرت) قبول فرماتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 141

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ 142

عورت مسجد میں نماز جنازہ ادا کر سکتی ہے۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا تُؤْفَى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصِ قَالَتْ : اذْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصْلَى عَلَيْهِ فَإِنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ : وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ عَلَى ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهْبِيلٍ وَأَخِيهِ . رواہ مسلم ②

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب سعد بن ابی وقار کی انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں لاوتا کہ میں بھی نماز جنازہ ادا کر سکوں۔ لوگوں نے (مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا) ناپسند کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ”اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دنوں بیٹوں یعنی سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 143

قبرستان میں نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّى عَلَى الْجَنَائزِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ . رواہ الطبرانی ③

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں قبرستان میں نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

① مختصر صحيح مسلم، للالبانی، رقم الحديث 483

② كتاب الجنائز، باب الصلاة على الجنائز في المسجد

③ أحكام الجنائز، للالبانی، رقم الصفحة 108

مسئلہ 144 قبرستان سے الگ تنہا قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ 145 میت دفنانے کے بعد نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : إِنَّهُنَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قَبْرِ رَطْبٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفُّوا خَلْفَهُ وَكَبَرَ أَرْبَعاً . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رض نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تازہ قبر پر گزرہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔ صحابہ کرام رض نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفين باندھ کر نماز پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں چار تکہیریں کہیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 146 ایک سے زائد میتوں پر ایک ہی نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

مسئلہ 147 میت میں مرد اور عورتیں دونوں ہوں تو مرد کی میت امام کے قریب اور

عورت کی میت قبلہ کی طرف ہوئی چاہئے۔

عَنْ مَالِكَ رَحْمَةُ اللَّهِ بَلَغَهُ أَنَّ عُثْمَانَ أَبْنَ عَفَانَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّونَ عَلَى الْجَنَائزِ بِالْمَدِينَةِ الرِّجَالُ وَ النِّسَاءُ فَيُجَعَّلُونَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ وَ النِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقُبْلَةَ . رَوَاهُ مَالِكٌ ②

امام مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رض مردوں اور عورتوں پر اکٹھی نماز جنازہ پڑھتے تو مردوں کو امام کی طرف اور عورتوں کو قبلہ کی طرف رکھتے تھے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 148 شہید کی نماز جنازہ مؤخر کی جاسکتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرِّجُلَيْنِ مِنْ قُتْلَى أَحْدِي فِي ثُوْبٍ وَاحِدٍ يَقُولُ ((أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْدُداً لِلْقُرْآنِ)) فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدْمَةً فِي اللَّهِدِ وَ قَالَ ((أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هُؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ أَمْرَ بِدَفْنِهِمْ

① صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر

② کتاب الجنائز، باب جامع الصلاة على الجنائز

بِدِمَاءِهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلُوا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ . رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ①

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احمدیں سے دو شہیدوں کو ایک کفن دیتے پھر پوچھتے ”ان میں سے قرآن کے زیادہ یاد تھا؟“ جب بتایا جاتا تو اسے الحد میں آگے رکھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت کے روز میں ان کی گواہی دوں گا۔“ پھر حکم دیا ”شہداء کو خون آلو کپڑوں میں دفن کرو۔“ نہ انہیں غسل دیا گیا ان پر نماز پڑھی گئی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ علیہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحْدٍ صَلَوةً عَلَى الْمَيِّتِ . رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ②

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز (احد کی طرف نکلے) تو شہداء احمد پر عالم میت کی طرح نماز جنازہ پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 149 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ رضی اللہ علیہ قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصٍ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ . رَوَاهُ أَخْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ النِّسَائِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ③

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے تیز دھار آ لے سے خود کشی کر لی اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لا یا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ اسے احمد، مسلم، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 150 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پہلے مردوں نے، پھر عورتوں نے، پھر بچوں نے بغیر امام کے پڑھی۔

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : دَخَلَ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَرْسَالَهُ يُصَلِّوْنَ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا فَرَغُوا أَذْخَلُوا النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا فَرَغُوا أَذْخَلُوا الصِّبِيَّانَ وَلَمْ يَؤْمِنُ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَحَدٌ . رَوَاهُ أَبْنُ مَاجَةَ ④

① مختصر صحيح بخاری، للزبيدي، رقم الحديث 686

② كتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد

③ مختصر صحيح مسلم، لللباني، رقم الحديث 480

④ منقى الأخبار، الجزء الأول، رقم الحديث 1810

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے ہاری باری (جرے میں) داخل ہوتے رہے۔ جب مرد نماز جنازہ سے فارغ ہو گئے تو خواتین نے (جرے میں) داخل ہو کر نماز پڑھی۔ جب خواتین فارغ ہو گئیں تو بچوں نے (جرے میں) داخل ہو کر نماز جنازہ پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کروائی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 151 تین اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 173 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 152 نماز جنازہ سے قبل اذان دینا یا اقامت کہنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 153 نماز جنازہ پڑھنے کے بعد صاف میں بیٹھ کر اجتماعی دعا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 154 جس بچے کی پیدائش کے بعد اس کے رونے، چلانے کی آواز آئے اس پر نماز جنازہ پڑھنی چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ ((الطِّفْلُ لَا يَصْلُى عَلَيْهِ وَ لَا يَرِثُ وَ لَا يُورَثُ حَتَّى يَسْتَهِلَ)) رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ ①

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بچہ (پیدائش کے بعد) جب تک روئے چلائے نہیں اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے، نہ وہ کسی کا وارث بنتا ہے نہ کوئی اس کا وارث بنتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔



بَابُ التَّدْفِينِ

تَدْفِينَ كَمَسَائِلٍ

مسئلہ 155 نماز جنازہ پڑھنے کے بعد تدفین تک ٹھہرنا کی فضیلت۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 124 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 156 بغلی قبر (الحمد) بنانا افضل ہے۔

مسئلہ 157 قبر میں کچی اینٹیں استعمال کرنی چاہئیں۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ: أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصِ قَالَ: فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ الْحَدُودُ إِلَيْهِ لَخَدَا وَأَنْصِبُوا عَلَى الْلَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللَّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ^①

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص رض نے اپنے مرض الموت میں یہ بات کہی "میرے لئے ٹھہرنا اور کچی اینٹیں استعمال کرنا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ٹھہرنا گئی اور پچی اینٹیں استعمال کی گئیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 158 قبر فراخ، گہری اور صاف ستری ہونی چاہئے۔

مسئلہ 159 بوقت ضرورت ایک قبر میں ایک سے زائد مبتین دفن کی جاسکتی ہیں۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ يَوْمَ الْحِيدِ ((إِحْفِرُوا وَأُوسِعُوا وَأَعْمِقُوا وَأَخْسِنُوا وَأَدْفِنُوا الْأَثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقِدَمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ^②) (صحیح)

① مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 483

② مشکوہ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1703

حضرت ہشام بن عامر رض روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام نے احمد کے روز فرمایا "قبریں گھری، فراخ اور صاف ستری بنا اور ایک ایک قبر میں دو، دو، تین، تین آدمی فن کرو۔ جسے قرآن مجید زیادہ یاد ہو سے پہلے قبر میں اتارو۔" اسے احمد، ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 160 میت کو پاؤں کی طرف سے قبر میں اتارنا سنت ہے۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقِ رَحِمَةِ اللَّهِ قَالَ : أَوْصَى الْحَارِثُ رض أَنْ يُصَلِّي عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ رض فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبْلِ رِجْلِ الْقَبْرِ وَقَالَ : هَذَا مِنَ السُّنَّةِ . رَوَاهُ أَبُو ذَرْأَدَ رض

حضرت ابو الحلق رض سے روایت ہے، حضرت حارث رض نے وصیت کی تھی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت عبد اللہ بن یزید رض پڑھائی اور قبر میں، چنانچہ حضرت عبد اللہ رض نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر میں پاؤں کی طرف سے اتارا اور فرمایا "یہ سنت ہے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 161 قریب ترین عزیز کو میت قبر میں اتارنی چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسلم نمبر 91 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 162 خاوندا پنی بیوی کی میت کو قبر میں اتار سکتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسلم نمبر 100 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 163 میت قبر میں رکھتے وقت درج ذیل دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام كَانَ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيْتَ الْقَبْرَ ، قَالَ (بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلْكِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام) وَفِي رِوَايَةِ ((وَعَلَى سُنْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْتَّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ رض

حضرت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام میت کو قبر میں اتارتے وقت یہ دعا پڑھتے "اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام کے طریقے پر میں اسے قبر میں اتارتا ہوں۔" ایک دوسری روایت میں "مِلْكَ رَسُولِ اللَّهِ کی بجائے سُنْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ" کے الفاظ ہیں۔" اسے احمد، ترمذی اور

① صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 2750

② صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1260

ابن مجہنے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 164 قبر پر تین مٹھی مٹھی ڈالنا سنت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى جَنَازَةِ ثُمَّ آتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَضَنَ عَلَيْهِ مِنْ قِبْلِ رَأْسِهِ ثَلَاثَةَ رَوَاهَ أَبْنُ مَاجَةَ ①
(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی، پھر میت کی قبر پر تشریف لائے اور سر کی طرف سے تین مٹھی مٹھی قبر پر ڈالی۔ اسے ابن مجہنے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 165 قبر کی شکل کو ہان نما ہونی چاہئے۔

عَنْ سُفِيَّانَ التَّمَّارِ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ مُسَنَّمًا . رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ②
حضرت سفیان تمار رض سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک دیکھی جو کہ کوہان کی شکل کی تھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 166 زمین سے قبر کی اونچائی بالشت سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ : يَا أَمَّةً إِكْشِيفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ وَصَاحِبِي فَكَشَفْتَ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةَ وَلَا لَاطِئَةَ مَبْطُوحَةَ بِسَطْحِهِ الْعَرْصَةُ الْحَمْرَاءُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ ③
(صحیح)

حضرت قاسم بن محمد رض سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رض کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ”امی جان! مجھے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رض کی قبریں دکھائیے۔“ چنانچہ حضرت عائشہ رض نے مجھے تینوں قبریں دکھائیں نہ زیادہ بلند نہ زمین کے برابر اور قبروں کے اردوگرد سرخ کنکریاں پچھی ہوئی تھیں۔ اسے ابو داؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ : رَأَيْتُ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ شِبْرًا أَوْ نَحْوَ شِبْرًا .
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ④

① صحیح من سن ابن ماجہ، لللبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1271

② كتاب الجنائز، باب ما جاء في قبر النبي ﷺ

③ أحكام الجنائز، رقم الصفحة 5154

④ أحكام الجنائز، رقم الصفحة 154

حضرت صالح بن ابو صالح رض کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کی قبر دیکھی جو بالشت بر ابریا کم و بیش بالشت بھرا و نجی تھی۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي الْهِيَاجِ الْأَسْدِيِّ قَالَ : قَالَ لِي عَلَىٰ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ أَلَا أَبْعُثُكَ عَلَىٰ مَا بَعَثْنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْ لَا تَدْعُ تِمْثَالًا إِلَّا طَمْسَتْهُ وَ لَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَيْتُهُ))

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْمُسْلِمُ وَابْوُ دَاؤَدَ وَالنِّسَائِيُّ وَالتَّرمِذِيُّ ①

حضرت ابوالهیاج رض کہتے ہیں مجھے حضرت علی بن ابی طالب رض نے فرمایا ”کیا میں تجھے اس کام پر مأمور نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے مأمور فرمایا تھا وہ یہ کہ ہر تصویر مثالوں اور ہر اوپر قبر بر ابر کروں۔ اسے احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 167 قبر اوپر بنا کیا تو قبر پر مزار یا کسی قسم کی تعمیر کرنا منع ہے۔

مسئلہ 168 قبر پر نام، تاریخ وفات یا کوئی اور چیز لکھنا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : نَهَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْ يُبَنِّي عَلَى الْقَبْرِ أَوْ يُنَزَّادَ عَلَيْهِ أَوْ يُجَصَّصَ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ②

حضرت جابر رض فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ”قبر پر عمارت بنانے، اس کو اونچا کرنے اور اسے پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : نَهَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَ أَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَ أَنْ يُبَنِّي عَلَيْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت جابر رض فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ”ہمیں قبر کی بنانے، قبروں پر (مستقل مجاور بن کر یا حصول برکت کے لئے واقع طور پر) بیٹھنے سے اور قبروں پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : نَهَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُورُ وَ أَنْ يَكُتبَ عَلَيْهَا وَ أَنْ يُبَنِّي عَلَيْهَا وَ أَنْ تُؤْكَلَ)) رَوَاهُ التَّرمِذِيُّ ④

① مختصر صحيح مسلم، لللباني، رقم الحديث 488

② صحيح سنن النسائي، لللباني، رقم الحديث 1916

③ مختصر صحيح مسلم، لللباني، رقم الحديث 489

④ صحيح من السن الترمذى، لللباني، الجزء الاول، رقم الحديث 841

حضرت جابر رض فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ”قبریں پکی بنانے، قبروں پر کچھ لکھنے، قبروں پر تعمیر کرنے اور قبروں کی بے حرمتی کرنے سے منع فرمایا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 169 قبر پر علامت کے طور پر پتھر وغیرہ رکھنا درست ہے۔

عن أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ أَعْلَمُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ بِصَخْرَةٍ . رَوَاهُ أَبْنُ مَاجَةَ ①
حضرت انس رض سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رض کی قبر پر علامت کے طور پر ایک پتھر نصب فرمایا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 170 قبر تیار کرنے کے بعد اس پر پانی چھڑ کنا درست ہے۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَّاً قَالَ : رُشْ قَبْرُ النَّبِيِّ وَ كَانَ الْدِيْرِ رَشُّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ دِبَاحٍ بِقِرْبَةِ بَدَا مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ حَتَّى اتَّهَى إِلَى دِجَلِيَّهُ . رَوَاهُ الْبَيْهِقِيُّ ②
حضرت جابر رض فرماتے ہیں نبی اکرم رض کی قبر پر پانی چھڑ کا گیا اور پانی چھڑ کنے والے حضرت بلال بن رباح رض تھے، جنہوں نے ایک مشکیزہ کے ساتھ سر کی طرف سے پانی چھڑ کنا شروع کیا اور پاؤں تک چھڑ کا۔ اسے تیہلی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 171 رات کے وقت تدفین درست ہے۔

مسئلہ 172 تدفین کے بعد نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّى النَّبِيُّ عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ .
رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ③

حضرت عبد اللہ بن عباس رض فرماتے ہیں رات کے وقت ایک آدمی کو دفن کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 173 تین اوقات میں نماز (جنازہ) پڑھنا اور میت دفن کرنا منع ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَّاً قَالَ : ثَلَاثَ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَنْهَا (أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ

① صحیح سنن ابن ماجہ، لللبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1267

② مشکوہ المصاصیح، لللبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1810

③ کتاب الجنائز، باب التدفین بالليل

أوَ أَنْ تَقْبَرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بِازْغَةَ حَتَّى تَرْتَفَعَ وَ حِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى
تَمْبَلُ الشَّمْسُ وَ حِينَ تَضَيِّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور میت دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ پہلا جب سورج طلوع ہونے لگے حتیٰ کہ بلند ہو جائے، دوسرا جب دوپھر ہوتی کہ سورج غروب ہونے لگے حتیٰ کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 174 تدفین کے دوران کسی عالم دین کو لوگوں کے درمیان بیٹھ کر فکر آخرت

کی تلقین کرنی چاہئے۔

عَنِ البراءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : خَرَجَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَ لَمَّا يُلْحَدَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ جَلَسْنَا حَوْلَهُ كَانَمَا عَلَى رُؤُوسِنَا
الْطَّيْرُ وَ فِي يَدَهُ عُودٌ يَنْكُثُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ ((اسْتَعِدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَاتَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ أَبْنُ مَاجَةَ ②

حضرت براء بن عازب رض فرماتے ہیں ہم ایک انصاری کے جنازہ کے لئے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قبر تک آئے۔ میت ابھی دفن نہیں کی گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی نبی اکرم ﷺ کے گرد اس قدر خاموشی سے بیٹھ گئے جیسے ہمارے رسول پر پرندے بیٹھے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ مٹی کریدی رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا ”عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔“ نبی اکرم ﷺ نے دو یا تین مرتبہ یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ اسے ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 175 تدفین کے بعد میت سے سوال جواب ہوتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَقْبَرَ الْمَيْتُ أَتَاهُ مَلَكًا أَسْوَادَانِ
أَرْقَانِ يُقَالُ لَا حِدَّهُمَا الْمُنْكَرُ وَ الْآخِرُ الْنَّكِيرُ ، فَيَقُولُانَ : مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذِهِ الرَّجُلِ؟
فَيَقُولُ : مَا كَانَ يَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَ رَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ

① مختصر صحيح مسلم، للالبانی، رقم الحديث 219

② احکام الجنائز، للالبانی، رقم الصفحة 156

رَسُولُهُ، فَيَقُولُانَ : قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا ، ثُمَّ يُفْسِحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ثُمَّ يُنَوِّرُ لَهُ فِيهِ . ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : نَمْ ، فَيَقُولُ : أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِنِي فَأُخْبِرُهُمْ؟ فَيَقُولُانَ : نَمْ كَنْوَمَةُ الْعَرْوُسِ الَّذِي لَا يُوْقَظُهُ إِلَّا أَحَبَّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَعْثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ مُسَاِفِقًا ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ ، فَقُلْتُ مِثْلَهُ : لَا أَدْرِي ، فَيَقُولُانَ : قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ ، فَيَقَالُ لِلْأَرْضِ الشَّيْءُ عَلَيْهِ فَتَلَتَّهُ فَتَخَلَّفَ أَصْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذِّبًا حَتَّى يَعْثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذَلِكَ .)) رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ ① (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب میت دفن کی جاتی ہے تو اس کے پاس دوسیاہ کیری آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک کا نام منکر اور دوسرا کا نام نکیر ہے۔ دونوں اس سے پوچھتے ہیں ”تم اس آدمی (محمد ﷺ) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟“ وہ وہی کہے گا جو (دنیا میں) کہا کرتا تھا (یعنی) ”محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی انہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“ دونوں فرشتے جواب میں کہتے ہیں ”ہم سمجھتے تھے کہ تم یہی جواب دو گے۔“ پھر اس کی قبر ستر درستہ ہاتھ فراخ کر دی جاتی ہے اور اسے روشن کر دیا جاتا ہے۔ پھر بندے سے کہا جاتا ہے ”سو جاؤ۔“ وہ کہتا ہے ”میں اپنے اہل و عیال میں واپس جا کر انہیں (اپنی مغفرت کی) خبر دینا چاہتا ہوں۔“ فرشتے جواب میں کہتے ہیں ”یہ ممکن نہیں، بلکہ اب تم (دوہن کی نیند جیسی پر سکون) نیند سو جاؤ جسے اس کے محبوب کے علاوہ کوئی نہیں جگاتا (چنانچہ وہ سو جاتا ہے)“ یہاں تک کہ اللہ ہی اسے قبر سے اٹھائے گا۔ اگر مر نے والا متفق ہو تو وہ فرشتوں کے سوال کے جواب میں کہتا ہے ”محمد ﷺ کے بارے میں میں بھی وہی کچھ کہتا ہوں جو لوگوں کو کہتے سنتا تھا (اس کے علاوہ) میں کچھ نہیں جانتا۔“ دونوں فرشتے کہتے ہیں ”ہمیں معلوم تھا تم یہی جواب دو گے۔“ پھر زمین کو حکم دیا جاتا ہے کہ ”تیک ہو جا۔“ تیک چنانچہ وہ تیک ہو جاتی ہے اور اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ منافق اپنی قبر میں قیامت تک اسی عذاب میں بتلارہتا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((إِذَا أَقْعَدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتَى ثُمَّ شَهِدَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذِلِكَ قَوْلُهُ)) يُبَيِّنُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْآتِيَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

① صحیح سنن الترمذی، لللبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 856

② مختصر صحیح بخاری، للزبیدی، رقم الحديث 688

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب مومن کو قبر میں بھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے۔ تب مومن آدمی لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ کی گواہی دیتا ہے۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ ایمان کو دینا اور آخرت میں کچی بات (کلمہ سورة ابرہیم تو حید) پر ثابت قدم رکھتا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 176 میت دفنانے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر میت کے لئے سوال و جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کرنی چاہئے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ ((اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَاسْأَلُوا لَهُ التَّسْبِيْتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسَأَلُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدُ ① (صحیح)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے ”اپنے بھائی کے لئے بخشش اور (سوال و جواب میں) ثابت قدی کی دعا مانگو اب اس سے سوال کیا جارہا ہے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 177 عذاب قبر حق ہے۔

مسئلہ 178 عذاب قبر سے پناہ مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يَفْتَنُ فِيهَا الْمَرءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَاجَ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو فتنہ قبر کا تذکرہ کیا جس میں انسان بتلا کیا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب قبر کا تذکرہ کیا تو مسلمان چیختے گئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبُولِ)) رَوَاهُ أَخْمَدُ ③ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بیشتر عذاب قبر پیشاب (میں احتیاط نہ

① صحیح سنن ابی داؤد ، لللبانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2708

② مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 691

③ صحیح الترغیب والترہیب ، لللبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 155

- کرنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ”اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَدْعُو ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمُحْيَا وَ الْمَمَاتِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ))
رواهة البخاری ①

حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ”یا اللہ! میں تجھ سے قبر اور جہنم کے عذاب، زندگی اور موت کی آزمائش اور سچ دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ مُصَلَّةً فَرَأَى نَاسًا كَانُوكُمْ يَكْتَسِرُونَ قَالَ ((أَمَا أَنْكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَهَاذِمِ الْلَّذَاتِ لَشَغَلْتُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتُ فَأَكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِهَاذِمِ الْلَّذَاتِ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمًا إِلَّا تَكَلَّمُ فِيهِ ، فَيَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَ أَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَ أَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَ أَنَا بَيْتُ الدُّودِ فَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَ أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَا حَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذَا وُلِيْتُكَ الْيَوْمَ وَ صُرْتَ إِلَيَّ فَسَرَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَتَسَعُ لَهُ مَدْبَصِرِهِ وَ يُفْتَحُ لَهُ بَابُ إِلَيَّ الْجَنَّةِ ، وَ إِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ : الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَ لَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَا بَغْضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذَا وُلِيْتُكَ الْيَوْمَ وَ صُرْتَ إِلَيَّ فَسَرَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَمِمُ عَلَيْهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَ تَخْتَلِفُ أَضْلاعُهُ) قَالَ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((بِاَصَابِعِهِ فَادْخُلْ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَ يَقِيضُ اللَّهُ لَهُ سَبْعُونَ تِينَيْنًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَثَ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشُنَّهُ وَ يَخْدِشُنَّهُ حَتَّى يُفْضِي بِهِ إِلَيَّ الْحِسَابِ) قَالَ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((إِنَّمَا الْقَبْرُ رُوضَةٌ مِنْ رِياضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفْرِ النَّارِ)) رواهة الترمذی ②

حضرت ابو سعید رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے اور لوگوں کو ہستے دیکھا تو فرمایا ”خبردار! اگر تم لذتوں کو مٹانے والی چیز، یعنی موت، کا بکثرت ذکر کرتے تو اس طرح نہ ہستے۔ لذتوں کو مٹانے والی چیز ”موت“ کو کثرت سے یاد کیا کرو۔ سنو! قبر ہر روز یہ پکارتی ہے ”میں غربت کا

① مختصر صحيح بخاری، للزبيدي، رقم الحديث 693

② ابواب صفة القيمة

گھر ہوں، میں تہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں کیڑے کوڑوں کا گھر ہوں۔ ”جب مومن آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے ”تجھے خوش آمدید ہو، مجھ پر چلنے والے لوگوں میں سے تو مجھے سب سے زیادہ عزیز تھا آج جب کہ تجھے بے بس کر کے میرے حوالے کر دیا گیا ہے تو میرا حسن سلوک دیکھ لے گا۔“ چنانچہ قبر اس آدمی کی حد نگاہ تک فراخ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ جب فاجریا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے ”تیرے لئے خوش آمدید نہیں مجھ پر چلنے والے لوگوں میں سے تو میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت انسان تھا آج تجھے بے بس کر کے میرے حوالے کر دیا گیا ہے اب دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس کے بعد قبراء سے بھیخ لیتی ہے حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہو جاتی ہیں۔“ حضرت ابوسعید ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے (بات سمجھانے کے لئے) ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں اور فرمایا ”پھر ستر اڑھا اس پر مسلط کر دیئے جاتے ہیں ان میں سے ایک اڑھا اگر زمین پر پھنکا رہے تو رہتی دنیا تک روئے زمین پر کوئی سبزہ نہ اُگے وہ ستر اڑھا قیامت تک اس کا فریا فا جر انسان کو کاشتے اور نوچتے رہتے ہیں۔“ حضرت ابوسعید ؓ کہتے ہیں (آخر میں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قبریا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 179 میت کو قبر میں صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عَرِضَ عَلَيْهِ مَقْعِدَةً بِالْغَدَاءِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ : هَذَا مَقْعِدُكَ حَتَّى يَعْشَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))
رواہ البخاری ①

حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہوتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہو تو جنتیوں کا اگر جہنمی ہو تو جہنمیوں کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہی تیرا اصل ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جاتی ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 180 بلاعذر شہید کی میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحْدِيَجَاءَ ثُعَمَّتِي بَأْبِي لِتَدْفَنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ رَدُوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ . رَوَاهُ أَخْمَدُ وَالترْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ①

(صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ أحد کے روز میری پھوپھی میرے والد کو قبرستان میں دفنانے کے لئے آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی ”شہداء کو ان کے مقتل میں واپس لے آؤ۔“ اسے احمد، ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 181 مسلمانوں کا قبرستان ہموار کرنا یا منہدم کرنا منع ہے۔

مسئلہ 182 مومن مردے کے اعضاء وغیرہ توڑنا یا کاشنا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((كَسْرُ عَظِيمِ الْمَيْتِ كَجُنْسِهِ حَيَا)) رَوَاهُ مَالِكُ وَأَبُو دَاوُدُ وَابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میت کی ہڈی توڑنے (کا گناہ) زندہ انسان کی ہڈی توڑنے کے برابر ہے۔“ اسے مالک، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تدفین کے متعلق وہ امور جو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں

① اولیاء، صلحاء اور متقی لوگوں کے قرب و جوار میں دفن کرنے کی نیت سے میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا۔

② میت کی تدفین تک پس اندگان وغیرہ کا کھانا نہ کھانا۔

③ دفن کرتے وقت قبر میں میت کے (سر کے) نیچے کوئی آرام دہ چیز رکھنا۔

④ تدفین سے قبل میت کے سر ہانے شجرہ نسب لکھ کر رکھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اس سے میت کے عذاب

① صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 1401

② صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2846

میں تخفیف ہوگی۔

(5) دفن کرتے وقت میت پر گلاب کا پانی چھڑ کنا۔

(6) تدفین سے قبل میت کے سر ہانے عہد نامہ، کلمہ طیبہ یا قرآنی آیات لکھ کر رکھنا۔

(7) قبر پر مٹی ڈالتے ہوئے پہلی مٹھی کے ساتھ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ اور دوسرا مٹھی کے ساتھ وَ فِيهَا نُعِيَّذُكُمْ اور تیسرا مٹھی کے ساتھ وَ مِنْهَا نُخْرُجُكُمْ تارَةً أُخْرَى پڑھنا۔ سورہ کوثر آیہ ۲۷

(8) میت دفن کرنے کے بعد سورۃ فاتحہ، معوذ تین، سورۃ اخلاص، سورۃ نصر، سورۃ کافرون، سورۃ قدر کے

بعد اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِإِسْمِكَ الْعَظِيمِ وَغَيْرِهِ پڑھنا۔

(9) میت دفن کرنے کے بعد سرکی طرف کھڑے ہو کر سورۃ فاتحہ اور پاؤں کی طرف سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیتیں پڑھنا۔

(10) میت دفنانے کے بعد قبر پر سوگ منانے کے لئے بیٹھنا۔

(11) میت دفن کرنے کے بعد قبر پر کھانا لے جا کر تقسیم کرنا۔

(12) موت سے قبل اپنی قبر ہو دنا۔

(13) میت کو بطور امانت ایک جگہ دفن کرنے کے بعد دوسرا جگہ منتقل کرنا۔

(14) میت دفن کرنے کے بعد قبر پر قرآن خوانی کرنا۔

(15) میت دفن کرنے کے بعد صدقہ خیرات کرنا۔

(16) قبر کی آرائش اور زیب وزینت کرنا یا اس پر پھول ڈالنا۔

(17) تدفین کے بعد قبر پر اذان دینا۔

(18) مٹی ڈالنے سے قبل میت کے سر ہانے قرآن مجید رکھنا۔



بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

زیارت قبور کے مسائل

مسئلہ 183 دنیا سے بے رغبتی حاصل کرنے اور آخرت کو یاد کرنے کی نیت سے زیارت قبور جائز ہے۔

عَنْ بُرِيَّدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ كُثِّرَتْ لَهُمْ كُلُّكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ أَذِنَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أَمِهِ فَزُوْرُوهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)
حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب مجھے اپنی والدہ کی قبر پر جانے کی اجازت مل گئی ہے، لہذا تم بھی زیارت کر سکتے ہو، اس سے آخرت یاد آتی ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ لَهُمْ كُلُّكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوهَا فَإِنَّ فِيهَا عِبْرَةٌ وَ لَا تَقُولُوا مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ ② (صحیح)
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "پہلے" (پہلے) میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا لیکن اب زیارت قبور کر سکتے ہو کہ اس میں سامان عبرت ہے اور ہاں زیارت قبور کرتے وقت اپنے رب کو ناراض کرنے والی کوئی بات زبان پر نہ کالنا۔" اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 184 آہ و بکانہ کرنے والی صابرہ خاتون بھی زیارت قبور کر سکتی ہے۔

عَنْ أَنَسِ ﷺ قَالَ : مَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِمْرَأَةٍ تَبْكِيُ عِنْدَ قَبْرٍ ، فَقَالَ ((إِتْقِنِ اللَّهَ وَاصْبِرِي)) رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ③

① صحیح سنن الترمذی، لللبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث 842

② احکام الجنائز، لللبانی، رقم الصفحة 179

③ کتاب الجنائز، باب زیارة القبور

حضرت انس رض فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت کو قبر پر روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا "اللہ سے ذرا اور صبر کر۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 185 بکثرت قبرستان جانے والی عورتوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

عن أبي هريرة رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعْنَ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
(حسن)

وَابْنُ مَاجَةَ ①

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکثرت قبرستان جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 186 زیارت قبور کے وقت اہل قبور کو پہلے سلام کہنا اس کے بعد دعا، پھر

استغفار کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ 187 اہل قبور کے لئے دعا کرتے وقت اپنے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔

مسئلہ 188 زیارت قبور کی مسنون دعا درج ذیل ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رض قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ
قَائِلُهُمْ يَقُولُ ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّ شَاءَ اللَّهُ
لَلَا حِقُوقُنَّ نَسَأَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت بریدہ رض فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ لوگوں کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے جب وہ قبرستان کی طرف جائیں تو یوں کہیں "اے اس گھر کے مسلمان اور مؤمن یا سیو، السلام علیکم! ہم ان شاء اللہ! تمہارے پاس آنے ہی والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے خیر و عافیت کے طلب گار ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارُ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَآتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ
غَدَى مُؤْجَلُونَ وَإِنَّ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلَا حِقُوقُنَّ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ الْفَرْقَدِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

① صحیح سنن الترمذی، لللبانی، الجزء الثانی، رقم الحديث 843

② کتاب الجنائز، باب ما يقول عند دخول القبور

③ کتاب الجنائز، باب ما يقال عند القبور و الدعاء لأهلها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جس رات میرے ہاں تشریف لاتے اس رات کے آخری حصہ میں آپ ﷺ بقیع (مدینہ کا قبرستان) تشریف لے جاتے اور فرماتے "اس گھر کے مومنو، السلام علیکم! تم کو وہ کچھ گیا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور (اس کا باقی حصہ) کل (یعنی قیامت کے بعد) کے لئے موخر کر دیا گیا ہے۔ ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں، یا اللہ! بقیع غرقد والوں کے گناہ معاف فرم۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 189 اہل قبور کے لئے دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے مسنون ہیں۔

مسئلہ 190 زیارت قبور کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِرِيرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي أَثْرِهِ لِتَنْتَظِرَ إِيْنَ ذَهَبَ ، قَالَتْ : فَسَلَكَ نَحْوَ بَقِيَعِ الْغَرْقَدِ فَوَقَفَ فِي أَذْنَى الْبَقِيَعِ ثُمَّ رَفَعَ يَدِيهِ ثُمَّ النَّصَرَفَ فَرَجَعَتْ إِلَيْنِيَّ بَرِيرَةُ فَأَخْبَرَتْنِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ سَالِتَةً فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ خَرَجْتَ الْلَّيْلَةَ ؟ قَالَ ((بَعُثْتُ إِلَى أَهْلِ الْبَقِيَعِ لِأَصْلِي عَلَيْهِمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلے، میں نے بریرہ رضی اللہ عنہا (خادمه) کو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بھیجا تاکہ دیکھے آپ ﷺ کہاں جاتے ہیں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بقیع الغرقد (مدینہ کا قبرستان) کی طرف تشریف لے گئے۔ نبی اکرم ﷺ قبرستان کے قریب جا کر کے۔ اپنے ہاتھ (دعا کے لئے) اٹھائے اور پھر واپس تشریف لے آئے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) بریرہ نے واپس آ کر مجھے خردی، جب صبح ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ! آپ رات کہاں تشریف لے گئے تھے؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے (اللہ کی طرف سے) قبرستان جانے کا حکم دیا گیا تھا تاکہ میں ان کے لئے دعا کروں۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 191 کافر یا مشرک کی قبر پر دعا کرنے بے سود ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 112 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 192 دعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی، اسم اعظم، اللہ تعالیٰ کی

صفات، نیک لوگوں کی دعا اور اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَصَابَ أَحَدًا فَطُهِّرْهُ وَ لَا حُزْنَ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ امْتَكَ نَاصِيَتْنِي بِيَدِكَ ماضٍ فِي حُكْمِكَ عَدْلٌ فِي قَضَاءِكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ إِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِّيَّتْ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ عَلِمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ اسْتَأْتَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ اسْتَأْتَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِبْيَعَ قَلْبِيَ وَ نُورَ صَدْرِيَ وَ جَلَاءَ حُزْنِيَ وَ ذَهَابَ هَمِّيَ إِلَّا أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّهُ وَ حُزْنَهُ وَ أَبْدَلَهُ مَكَانَةَ فَرَجَاجَ) قَالَ : فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! إِلَّا نَتَعْلَمُهَا؟ فَقَالَ ((بَلْ يَنْبَغِي لِمَنْ سَمِعَهَا أَنْ يَتَعْلَمَهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ①

حضرت عبد اللہ بن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کسی شخص کو دکھ اور غم پہنچے اور مندرجہ ذیل دعائیں کیا تو ابتدہ ہوں، تیرے بندے اور بندی کا بینا، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا ہر حکم میرے لئے فیصلہ کن ہے، تیرا ہر فیصلہ انصاف پہنچی ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے ویلے سے سوال کرتا ہوں، جسے تو نے خود اپنے لئے پسند کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنے علم غیب کے خزانے میں محفوظ کر رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بھار، سینے کا نور اور میرے دکھوں اور غمتوں کو دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔" تو اللہ تعالیٰ اس کا دکھ اور غم دور کر دیتے ہیں اور اس کی جگہ مسرت اور خوشی عنایت کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود رض کہتے ہیں صحابہ کرام رض نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم یہ دعا یاد کر لیں؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کیوں نہیں! ہر سننے والے کو چاہئے کہ یہ دعا یاد کر لے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرِيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْخُو وَ هُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهُدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ) قَالَ : فَقَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ يَاسِمِهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَ إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى)) رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ ②

حضرت عبد اللہ بن بریدہ اسلامی رض اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

① سلسلہ آحادیث الصحيحۃ، لللبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 199

② صحیح سنن الترمذی، لللبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث 2763

آدمی کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا "یا اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی اللہ نہیں تو ایک ہے تیری ذات بے نیاز ہے نہ کسی کی اولاد ہے نہ تیری کوئی اولاد ہے نہ ہی تیرا کوئی شریک ہے۔" عبد اللہ بن الحارث کے باپ کہتے ہیں (یہ دعا سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس آدمی نے اسم عظیم کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے اور اسم عظیم کے وسیلہ سے جب بھی دعا مانگی جائے، قبول کی جاتی ہے اور جب (اللہ) سے کوئی سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا حَرَبَةً أَمْرَرْ يَقُولُ ((يَا حَمْدُكَ يَا قِيُومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغْفِرُكَ)) رَوَاهُ التَّرمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ ①

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی رنج و مصیبت پیش آتی تو یوں دعا فرماتے "اے زندہ اور قائم رہنے والے (اللہ)! میں تیری رحمت کے وسیلہ سے تیرے آگے فرید کرتا ہوں۔" اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا حَرَبَهُ اسْتَسْأَنَ بِالْعَبَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَ إِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا ، قَالَ فَيُسْقَوْنَ . رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ②

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط کا شکار ہوتے تو حضرت عمر بن الخطابؓ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ (نبی اکرم ﷺ کے پچھا) سے بارش کی دعا کرواتے اور ساتھ یہ کہتے "یا اللہ! (نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں) ہم اپنے نبی ﷺ (کی دعا) کو تیرے حضور وسیلہ بناتے اور تو ہم پر بارش برسا دیتا۔ اب (نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد) ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کے پچھا (کی دعا) کو وسیلہ بناتے ہیں، لہذا ہم پر بارش برسا۔" حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں "حضرت عباسؓ سے (دعا کروانے کے بعد) بارش ہو گئی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ : كُنْتُ أَبِيَثُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوُضُوئِهِ وَ حَاجَتِهِ ، فَقَالَ لِي ((سَلْ)) فَقُلْتُ : أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ ، قَالَ ((أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ)) قُلْتُ : هُوَ ذَاكَ ، قَالَ ((فَأَعْنَى عَلَى نَفْسِكَ بِكُثْرَةِ السُّجُودِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

① صحیح سنن الترمذی، لللبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث 2796

② مختصر صحیح بخاری، للزبیدی، رقم الحديث 551

③ مشکوہ المصابیح، لللبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 896

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی ہیں کہتے ہیں۔ میں رات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارتا اور آپ ﷺ کے لئے وضو کا پانی اور دوسرا کام وغیرہ کر دیتا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو مانگنا چاہتے ہو ما انگو۔“ میں نے عرض کیا ”میں جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت چاہتا ہوں۔“ ”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”کچھ اور بھی چاہتے ہو؟“ ”میں نے عرض کیا ”بس یہی چاہتا ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اچھا، تو پھر کثرت سجود سے میری مدد کرو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ ((بَيْمَا ثَلَاثَةً نَفَرٍ يَتَمَاشُونَ أَحَدُهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَأَنْهَطُتْ عَلَى فِيمْ غَارِهِمْ صَخْرَةً مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَنْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحةً فَادْعُو اللَّهَ بِهَا لَعْلَهُ يَفْرُجُهَا ، فَقَالَ : أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالَّذِانْ شَيْخَانَ كَبِيرَانَ وَلَيَ صَبِيَّةَ صِغَارَ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحِثْ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدِي أَسْقَيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاءٌ بِالشَّجَرِ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلَبْ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رَوْسِهِمَا أَكْرَهَ أَنْ أُوْقَظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهَ أَنْ أَبْدُءَ بِالصَّبِيَّةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةِ يَتَضَاغُونَ عِنْدَ قَدْمِي فَلَمْ يَنْزِلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَذَأْبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَافْرَجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللَّهُ لَهُمْ فَرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي : اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمْ أَحِبُّهَا كَاشِدَّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى أَتَيْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدَتْ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ : يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَافْرَجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَّجَ لَهُمْ فَرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ : اللَّهُمَّ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرْزِ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغَبَ عَنْهُ فَلَمْ أَرْزِ أَرْزَ عَنْهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيْهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّيْ فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَيْ ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ : اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ : أَنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُدْ ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ

اِسْتِغَاءُ وَجِهَكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ۔ (رواہ البخاری) ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین آدمی جاری ہے تھے کہ انہیں بارش نے آ لیا، چنانچہ وہ ایک پہاڑ کی غار میں چھپ گئے۔ غار کے منہ پر پہاڑ کے اوپر سے ایک بہت بڑا پتھر آگرا اور وہ بند ہو گئے، چنانچہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا یہ عمل سوچ جو تم نے محض رضاۓ الہی کے لئے کیا ہو اور اس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، شاید یہ مشکل آسان ہو جائے۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا ”اے اللہ! میرے والدین زندہ تھے اور انتہائی بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے نیز میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں ان کے لئے بکریاں چدایا کرتا تھا جب میں شام کو واپس لوٹتا تو بکریاں دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے والدین کو دودھ پلاتا تھا ایک روز جنگل میں دور نکل گیا اور شام کو دیر سے واپس لوٹا۔ والدین اس وقت سوچ کے تھے، میں حسب معمول دودھ لے کر ان دونوں کے سر ہانے آ کھڑا ہوا میں نے انہیں نیند سے بیدار کرنا پسند نہ کیا اور بچوں کو ان سے پہلے پلا دینا بھی مجھے اچھا نہ لگا حالانکہ بچے میرے قدموں کے پاس رو پیٹ رہے تھے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ اے اللہ تو جانتا ہے اگر میں نے یہ کام محض تیری رضاکے لئے کیا تھا تو اس پتھر کو ہٹادے تاکہ ہم (کم از کم) آسان دیکھ سکیں۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پتھر کا ایک حصہ ہٹادیا اور اس میں سے انہیں آسان نظر آنے لگا۔ دوسرا نے کہا ”اے اللہ! میری ایک چچا زاد بہن تھی جس سے میں اتنی زیادہ محبت کرتا تھا جتنی کوئی بھی دوسرا آدمی کسی عورت سے کر سکتا ہے میں نے اس سے اپنی ولی خواہش کا اظہار کیا تو اس نے اس وقت تک کے لئے انکار کر دیا جب تک اسے سو دینار نہ دے دوں، چنانچہ میں نے دوڑھوپ شروع کر دی اور سو دینار جمع کرنے۔ میں انہیں لے کر اس کے پاس گیا جب میں اس سے صحبت کرنے لگا تو اس نے کہا ”اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور گلی ہوئی مہر کونہ توڑ۔“ پس میں واپس چلا آیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضاکے لئے کیا تھا تو ہماری اس مشکل کو آسان فرمادے۔“ پس چٹان تھوڑی سی اور ہٹ گئی۔ پھر تیرے نے کہا ”اے اللہ! میں نے ایک مزدور کو اپنے کام پر لگایا تھا اور طے کیا تھا کہ تمہیں ایک فرق (قریباً آٹھ کلوگرام) چاول دوں گا جب وہ کام ختم کر چکا تو اس نے اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا، میں نے مزدوری اس کے سامنے رکھ دی لیکن وہ مزدوری (کم سمجھ کر) لئے بغیر چلا گیا۔ میں ان چاولوں کے ساتھ برابر کاشتکاری کرتا رہا یہاں تک کہ اس غلے سے کئی گائیں خرید لیں اور ایک چڑواہا کھلیا۔ متوال بعده میرے پاس آیا اور کہنے لگا ”اللہ سے ڈر، مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق مجھے ادا کر۔“ میں نے کہا ”ان گائیوں اور چڑواہے کی طرف جاؤ یہ سب تمہارا مال ہے۔“

اس نے کہا ”اللہ سے ڈر! اور میرے ساتھ مذاق نہ کر۔“ میں نے کہا ”میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا بلکہ یہ اپنی گائیں اور چڑواہا لے جا۔“ وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ ”یا اللہ! تو جاتا ہے اگر میں نے محض تیری رضا کے لئے ایسا کیا تو جتنا راستہ بندرا گیا ہے اسے بھی کھول دے۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے سے باقی پھر بھی ہٹا دیا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 193 دعاء مانگنے وقت منہ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفُ وَهُمْ أَلْفُ وَأَصْحَابَةِ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ الْقَبْلَةَ ثُمَّ مَدَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتَفُ بِرَبِّهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عمر بن خطاب رض فرماتے ہیں جنگ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے پر ایک نظر اللہ علیہ السلام کے تعداد ایک ہزار تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد تین سو انیس تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور اپنے ہاتھ (رب کے حضور) پھیلادے اور پکار کر دعا کرنے لگے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 194 کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر دعا کرتے ہوئے ان کے نام کی قسم کھانا

منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ)) رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ ②

حضرت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جس نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 195 کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر دعا کرتے ہوئے اپنی حاجتیں پیش کرنا

یا اللہ تعالیٰ سے حاجتیں پوری کروانے کی درخواست کرنا، کسی قسم کی فریاد کرنا یا کسی تکلیف، مصیبت اور مشکل کو حل کرنے کی درخواست کرنا

① مختصر صحيح مسلم، للالباني، رقم الحديث 1158

② صحيح سنن الترمذی، للالباني، الجزء الثاني، رقم الحديث 1241

یا مرادیں مانگنا منع ہے۔

عَنْ أَبْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلَّهِ بِنَدِئًا أُدْخِلَ النَّارَ) رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ①

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی دوسرے کو اللہ کا شریک سمجھ کر پکارا اور اسی حالت میں مر گیا (توبہ نہ کی) وہ جہنم میں داخل ہو گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ((أَجَعَلْتَنِي لِلَّهِ بِنَدِئًا؟ قُلْ مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ)) رَوَاهُ أَخْمَدُ ②

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنارکھا ہے؟ یہ کہا کرو جو صرف اللہ چاہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 196 قبرستان میں یا کسی مزار پر بیٹھ کر قرآن پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرًا إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تَقْرَءُ فِيهِ مُوْرَةً الْبَقَرَةِ) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 197 قبرستان یا کسی مزار پر نماز پڑھنا یا عبادت کرنا منع ہے۔

مسئلہ 198 قبریا مزار پر مسجد تعمیر کرنا اور مسجد میں قبریا مزار بنانا منع ہے۔

مسئلہ 199 ایسی مسجد جس میں قبریا مزار ہو، میں نماز پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ . رَوَاهُ الْبَزَازُ ④

(صحیح)

① کتاب الایمان والندور، باب اذا قال ﴿والله لا تكلم اليوم﴾

② سلسلة احادیث الصحيحة ، لللبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 139

③ کتاب صلاة المسافرين ، باب استحباب صلاة النافلة في بيته

④ احکام الجنائز ، لللبانی ، رقم الصفحة 211

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے بزارنے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدَرِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةُ وَالْحَمَامُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدُ وَالْتَّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ① (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قبرستان اور حمام کے علاوہ ہر جگہ نماز پڑھی جاسکتی ہے۔“ اسے ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بَيْوَتِكُمْ وَلَا تَتَخَلَّدُوهَا قُبُورًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور کچھ (نفل) نمازیں گھر میں پڑھا کرو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنَا لَعْنَ اللَّهِ قَوْمًا إِنْ تَخْلُدُوا أُقْبُرَارَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا)) رَوَاهُ أَبُو حَمْدٍ ③ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یا اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی ہے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت کاہ بنالیا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي مَرْثِدِ الْغَنَوِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصْلِلُوا إِلَيْهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ④

حضرت ابو مرشد غنوی رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ہی قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرْضِيهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ ((لَعْنَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى إِنْ تَخْلُدُوا أُقْبُرَ أَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدًا)) مُتَفَقَّ عَلَيْهِ ⑤

① صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 606

② كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة النافلة في بيته

③ احکام الجنائز، للالبانی، رقم الصفحة 211

④ مختصر صحيح مسلم، للالبانی، رقم الصفحة 216

⑤ مختصر صحيح بخاری، للزبیدی، رقم الحديث 671

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں یہ بات ارشاد فرمائی ”یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ طَفِيقٌ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا أَغْتَمَ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ قَالَ ((وَهُوَ كَذِيلُكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَ النَّصَارَى إِتَّخَذُوا أَبْيَانِهِمْ مَسَاجِدَ)) يُعَلِّمُنَّ مَا صَنَعُوا . مُتَّفَقُ عَلَيْهِ ①

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ پروفات کی علامتیں ظاہر ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ شدت تکلیف سے اپنی چادر کبھی چہرہ مبارک پر ڈالتے کبھی چہرہ مبارک سے ہٹاتے اور (اس حالت میں) نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ”یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔“ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کے کروار سے خبردار فرمائے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جُنْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِنَخْمِسٍ وَ هُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرَ خَلِيلًا أَلَا وَ إِنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَبْيَانِهِمْ وَ صَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ فَإِنَّمَا أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت جندب بن عبد اللہ ؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پانچ روز قبل نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ”میں تم میں سے کسی کو اپنا خلیل نہیں بنائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جس طرح اللہ نے ابراہیم ﷺ کو اپنا خلیل بنایا ہے اور اپنی امت میں سے اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر ؓ کو بناتا۔ لوگو! غور سے سنو، تم میں سے پہلے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا کرتے تھے۔ خبردار! میں تمہیں قبروں کو مسجدیں بنانے سے منع کرتا ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي عَبِيدَةَ بْنِ الْجَرَاحِ قَالَ آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ أَخْرِجُوا يَهُودَ أَهْلَ الْحِجَازِ وَ أَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جِزِيرَةِ الْعَرَبِ وَ اغْلَمُوا أَنَّ شَرَارَ النَّاسِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا قُبُورَ

① مختصر صحیح بخاری، للزبیدی، رقم الحديث 255

② کتاب الصلاة، باب الہی عن بناء المسجد على القبور

(صحیح)

أَبِيَّا ثُمَّ مَسَاجِدَ . رَوَاهُ أَخْمَدٌ ①

حضرت عبدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے (وفات سے قبل) آخری بات یہ ارشاد فرمائی ”جہاز اور نجران کے یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو اور یاد رکھو جن لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا وہ بدترین مخلوق ہیں۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ ((إِنَّ مِنْ شَرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُ السَّاعَةُ وَ هُمْ أَحْيَاءٌ وَ مَنْ يَتَحَدَّ القُبُورَ مَسَاجِدٌ)) رَوَاهُ أَبْنُ حُزَيْمَةَ وَ أَبْنُ حَبَّانَ وَ أَبْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَخْمَدُ وَ الْطَّبَرَانِيُّ وَ أَبُو يَعْلَمٍ ② (حسن)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم کو فرماتے ہوئے سنائے کہ بدترین لوگ وہ ہیں جن کی زندگی میں قیامت قائم ہو گی، نیز بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو عبادت گاہ بنائے ہیں۔“ اسے ابن حزمیہ، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، احمد، طبرانی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلَيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَقَنِي الْعَيَّاسُ ③ فَقَالَ : يَا عَلَيُّ ! إِنْطَلِقْ بِنَا إِلَى النَّبِيِّ ④ فَإِنْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ وَ لَا أُوصَى بِنَا النَّاسُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَ هُوَ مَغْمِيٌ عَلَيْهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ ((لَعْنَ اللَّهِ الْيُهُودُ اتَّخَلَّوْا بِقُبُورِ أَبِيَّا ثُمَّ مَسَاجِدَ)) زَادَ فِي رِوَايَةِ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةُ (فَلَمَّا رَأَيْنَا مَا بِهِ خَرَجْنَا وَ لَمْ يَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ) رَوَاهُ أَبْنُ سَعْدٍ وَ أَبْنُ عَسَاكِرَ ⑤ (حسن)

حضرت علی ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ ملے اور کہا ”اے علی رضی اللہ عنہ! آؤ نی اکرم صلی اللہ علیہ و آله و سلم کے پاس چلیں، اگر ہمارے بارے میں کوئی بات ہو (تو خوب) ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آله و سلم لوگوں کے ساتھ ہمیں بھی وصیت فرمادیں گے۔“ چنانچہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آله و سلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم پر یہوشی طاری تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا ”یہود پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔“ ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی ”جب ہم نے یہ صورت حال دیکھی تو واپس پلٹ آئے اور کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کیا۔“ اسے ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ قَالُوا : كَيْفَ

① سلسلة الأحاديث ، الصحيحة لللباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 1132

② احکام الجنائز ، لللباني ، رقم الصفحة 217

③ تحذير المساجد ، لللباني ، رقم الصفحة 19

نَبِيٌّ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ أَتَجْعَلُهُ مَسْجِدًا ؟ فَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ ﷺ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَعْنَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى إِنْخَلُوا قُبُورَ أَنْبِيَاٰهُمْ مَسَاجِدٌ)) رَوَاهُ ابْنُ زَنْجُوِيَّهُ فِي فَضَائِلِ الصَّدِيقِ ①

امہات المؤمنین شاہزادیت کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام ﷺ آپس میں کہنے لگے ”ہم رسول اللہ ﷺ کی قبر کیے بنا میں، کیا ہم قبر گاہ کو عبادت گاہ بنالیں؟“ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ فرمانے لگے ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنائے ”یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بناؤالیں۔“ اسے زنجویہ نے ابو بکر صدیق ﷺ کے فضائل میں نقل کیا ہے۔

مسئلہ 200 نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں یا مزاروں پر چڑھاوا چڑھانا، نذر، نیاز یا منت مانا منع ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((دَخَلَ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فِي دُبَابٍ وَ دَخَلَ النَّارَ رَجُلٌ فِي دُبَابٍ)) قَالُوا : وَ كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ ((مَرَ رَجُلٌ عَلَى قَوْمٍ لَهُمْ صَنَمٌ لَا يُجَاهِرُهُ أَحَدٌ حَتَّى يَقْرَبَ لَهُ شَيْئًا ، فَقَالُوا إِلَّا حِلَّهُمَا قَرْبٌ ، قَالَ : لَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ أَقْرَبُ ، قَالُوا لَهُ : قَرْبٌ وَ لَوْ دُبَابًا ، فَقَرَبَ دُبَابًا فَخَلُوَ اسْبِيلَهُ فَدَخَلَ النَّارَ ، وَ قَالُوا : لِلأَخْرِي قَرْبٌ ، فَقَالَ : مَا كُنْتُ لِأَقْرَبَ لِأَحَدٍ شَيْئًا ذُوَّنَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَضَرَبُوا عَنْقَهُ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَخْمَدُ ②

حضرت طارق بن شہاب ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک آدمی صرف کمھی کی وجہ سے جنت میں چلا گیا اور دوسرا جہنم میں۔“ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا“ کیسے؟ ”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا“ دو آدمی ایک قبلے کے پاس سے گزرے اس قبلے کا ایک بنت تھا جس پر چڑھاوا چڑھائے بغیر کوئی آدمی وہاں سے نہیں گزر سکتا تھا، چنانچہ ان میں سے ایک کو کہا گیا کہ اس بنت پر چڑھاوا چڑھاؤ۔“ اس نے کہا ”میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں۔“ قبلے کے لوگوں نے کہا ”تمہیں چڑھاوا ضرور چڑھانا ہوگا، خواہ مکھی ہی پکڑ کر چڑھاؤ۔“ مسافر نے مکھی پکڑ کر اس کی نذر کی، لوگوں نے اسے جانے دیا اور وہ جہنم میں داخل ہو گیا۔ قبلے کے لوگوں نے دوسرے آدمی سے کہا ”تم بھی کوئی چیز اس بنت کی نذر کرو۔“ اس نے کہا ”میں اللہ عز و جل کے نام کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کا چڑھاوا نہیں چڑھاؤں گا۔“ لوگوں نے اسے قتل کر دیا اور وہ جنت میں چلا گیا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

① تحذیر المساجد، للالبانی، رقم الصفحة 20

② كتاب التوحيد، للإمام محمد بن عبد الوهاب، باب ما جاء في الذبح لغير الله

مسئلہ 201 نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں کے سامنے سر جھکا کر کھڑے ہونا یا
نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، سجدہ کرنا یا کوئی اور عبادت مثلاً
طواف وغیرہ کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنَاءَ لَعْنَ اللَّهِ
قُومًا إِتَّخَذُوا فِيْرُورَ الْبَيَانِ مَسَاجِدَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ①

(صحیح)
حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یا اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا، اللہ نے
ان لوگوں پر لعنت کی جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ ، فَقُلْتُ
رَسُولُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يَسْجُدَ لَهُ ، قَالَ : فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ : إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيْرَةَ
فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يَسْجُدَ لَكَ ، قَالَ ((أَرَأَيْتَ
لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكْتُ تَسْجُدَ لَهُ؟)) قُلْتُ : لَا ، قَالَ ((لَا تَفْعَلُو)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ②

حضرت قیس بن سعد رض کہتے ہیں میں حیرہ (یمن کا شہر) آیا تو وہاں کے لوگوں کو اپنے حاکم کے
سامنے سجدہ کرتے دیکھا، میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ان حاکموں کے مقابلے میں) سجدہ کے
زیادہ حقدار ہیں، چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت القدس میں حاضر ہوا، تو عرض کیا "یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے حیرہ کے لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے دیکھا ہے، حالانکہ آپ سجدہ کے زیادہ
حقدار ہیں (یعنی کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کیا کریں؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اچھا یہ بتاؤ اگر میری قبر
پر تمہارا گزر ہو تو کیا میری قبر پر سجدہ کرو گے؟" میں نے عرض کیا "نہیں۔" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
"پھر اب بھی مجھے سجدہ نہ کرو۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 202 کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر یا مزار پر عرس یا میلہ وغیرہ لگانا منع ہے۔

مسئلہ 203 مسجد نبوی میں ہر نماز کے بعد درود پڑھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
قبر مبارک پر حاضری دینے کا اہتمام کرنا درست نہیں۔

عن أبي هريرة ﷺ قال : قال رسول الله ﷺ ((لَا تَخْلُوا قَبْرِي عِنْدَكُمْ وَ لَا تَجْعَلُوا يَوْتَكُمْ قُبُورًا وَ حَيْثُمَا كُتُمْ فَصَلُّوا عَلَىٰ فَإِنْ صَلَاتُكُمْ تَبَلَّغُنِي .)) رواه أحمد و أبو داود ①

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری قبر کو عین گاہ نہ بناؤ اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور تم جہاں کہیں سے بھی مجھ پر درود بھیجو گے مجھے پہنچایا جائے گا۔“ اسے احمد اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 204 قبروں یا مزاروں کا مجاور بننا یا برکت حاصل کرنے کے لئے ان پر بیٹھنا منع ہے۔

مسئلہ 205 قبر یا مزار کی طرف منہ کر کے یا قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔

عن أبي هريرة ﷺ قال : قال رسول الله ﷺ ((لَا نَجِيلُسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمَرَةٍ فَتُحْرِقُ ثِيَابَهُ ، فَتَخْلُصَ إِلَى جَلْدِهِ ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ)) رواه مسلم ②

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کسی قبر پر بیٹھنے سے یہ بہتر ہے کہ آدمی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے جلا کر کھال تک جلا دا لے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عن جابر ﷺ قال : نَهِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجَصِّصَ الْقَبْرُ وَ أَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَ أَنْ يُنْتَهَى عَلَيْهِ . رواه مسلم ③

حضرت جابر رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قبر کی بنانے، قبر پر بیٹھنے اور قبر پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 206 قبر یا مزار پر جانور ذبح کرنا، کھانا، شیرینی، دودھ یا چاول وغیرہ تقسیم کرنا منع ہے۔

عن أنسٍ ﷺ قال : قال رسول الله ﷺ ((لَا عَقْرَ في الإسلام)) رواه أحمد و أبو داود ④ و قال عبد الرزاق : كانوا يعقرونَ عند القبر بقرة أو شاة ⑤

① فضل الصلاة ، على النبي ﷺ ، لللباني ، رقم الحديث 20

② مختصر صحيح مسلم ، لللباني ، رقم الحديث 498

③ مختصر صحيح مسلم ، لللباني ، رقم الحديث 489

④ صحيح مسن ابی داود ، لللباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2759

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اسلام میں قبر پر جانور ذبح کرنا منع ہے۔" اسے احمد اور ابو داؤد نے روایات کیا ہے۔ عبدالرزاق نے کہا "زمانہ جاہلیت میں لوگ قبر کے نزدیک گائے یا بکری ذبح کیا کرتے تھے۔" (یہی عقر ہے)

مسئلہ 207 برکت حاصل کرنے، اولاد یا شفا وغیرہ حاصل کرنے کی نیت سے قبریا

مزار پر بال یا وہا گاؤغیرہ باندھنا منع ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَكَمٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ عَلَقَ شَيْئًا وُتَّكَلَّ إِلَيْهِ))
رواهة أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ
(حسن)

حضرت عبد اللہ بن حکیم رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے (جس چیز سے) کوئی چیز لٹکائی اس شخص کی ذمہ داری اسی چیز کے سپرد کر دی جاتی ہے۔" اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 208 کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر یا مزار کی زیارت کرنے کے ارادے سے سفر اختیار کرنا جائز ہمیں۔

مسجد حرام، مسجد قصی اور مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کرنے یا ان مساجد میں

نمایز پڑھ کر زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے سفر اختیار کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى
ثَلَاثَةِ مَسَاجِدِ ، الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الْأَقْصَى وَ مَسْجِدِيْ)) مُتَفَقَّعٌ عَلَيْهِ
رواية أبو سعيد خدری رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین مساجد، مسجد حرام، مسجد قصی

اور مسجد نبوی کے علاوہ کسی جگہ کا سفر اختیار نہ کیا جائے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدٍ هَذَا خَيْرٌ مِّنْ الْفِ
صَلَاةٌ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ)) مُتَفَقَّعٌ عَلَيْهِ
رواية أبو هریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کے مقابلے

① غایۃ المرام، لللبانی، رقم الحديث 298

② مختصر صحيح بخاری، للزبیدی، رقم الحديث 260

③ مختصر صحيح بخاری، للزبیدی، رقم الحديث 261

میں میری مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار و حجز یادہ ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ فُزُّعَةَ قَالَ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى الطُّورِ فَسَأَلَتْ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدٍ ، الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصِيِّ وَ دَعْ عَنْكَ الطُّورَ فَلَا تَأْتِيهِ)) رَوَاهُ الطَّبرَانِيُّ ①

حضرت قزمه رض کہتے ہیں میں نے طور (پہاڑ) کی زیارت کا ارادہ کیا تو عبد اللہ بن عمر رض سے مسئلہ دریافت کیا کہنے لگے ”تمہیں معلوم نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ”مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ (زیارت کے ارادے سے) کسی دوسری جگہ کا سفر اختیار نہ کرو، لہذا طور پر جانے کا ارادہ ترک کر دو۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مدینہ منورہ کا سفر زیارت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادے سے کرنا چاہئے۔ البتہ مدینہ منورہ پنج کر قبر مبارک کی زیارت کی نیت کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 210 رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر سلام پڑھنے کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْوِدٍ قَالَ : كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ((إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدْتُمْ أَخْذُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَيْقُلُّ : التَّحْيَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيَابُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النِّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رض کہتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے یوں کہا کرتے ”اللہ پر سلام، فلاں پر سلام۔“ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تو خود سلام ہے، لہذا جب تم میں کوئی نماز میں بیٹھے تو یوں کہے التَّحْيَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ (ترجمہ) ”ساری زبانی، بدندی اور مالی عبادتیں صرف اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر اللہ کی سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، سلام ہو، تم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ثُمَّ

① احکام الجنائز، للالبانی، رقم الحديث 262

② کتاب الصلاة، باب الشهد في الصلاة

اتی القبر، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ①

حضرت نافع رض (حضرت عبد اللہ بن عمر رض کے آزاد کردہ غلام) روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رض حج سفر سے واپس آتے ہوئے مسجد نبوی میں حاضر ہوتے، قبر مبارک پر آ کر یوں سلام کہتے السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ یعنی رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام، حضرت ابو بکر صدیق رض پر سلام اور میرے والد عمر رض پر سلام۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 211 نبی اکرم ﷺ پر درود بھینے کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلٍ قَالَ : لَقِينِي كَعْبُ ابْنُ عَجْرَةَ قَالَ : أَلَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ قَالَ : بَلِّي فَأَهْلِيَّهَا لِيْ ، قَالَ : سَأَلَنَا رَسُولُ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلِمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ ؟ قَالَ : قُولُوا ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)) رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ ②

حضرت عبد الرحمن بن ابو ليلى رض سے روایت ہے کہ مجھے کعب بن عجرہ رض ملے اور کہا ”کیا میں تجھے وہ چیز تخفہ نہ دوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سئی ہے۔“ میں نے کہا ”کیوں نہیں ضرور دو۔“ کعب بن عجرہ رض کہنے لگے ہم (صحابہ کرام رض) نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے گھر والوں پر درود کیسے بھیجنیں جبکہ اللہ نے ہمیں آپ ﷺ پر سلام بھینے کا طریقہ تو بتادیا ہے؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یوں کہا کرو“ یا اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی، بے شک تو بزرگ و برتر ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔ یا اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکتیں نازل فرمائیں طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں تو یقیناً بزرگ ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

① فضل الصلاة على النبي ﷺ، لللباني، رقم الصفحة 100

② کتاب الانبیاء، باب قول الله تعالى ﴿وَاتْخَذْ اللَّهَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾

زیارت روضۃ رسول ﷺ کے باری میں ضعیف اور موضوع احادیث ①

① عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ ((من حج فزار قبرى بعد موتي كان كمن زارني في حياتي)) رواه الطبراني والدارقطنى والبيهقي
حضرت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے میرے مرنے کے بعد حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی، اس نے گویا میری زندگی میں زیارت کی۔“ اسے طبرانی، دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اس روایت کی سند میں دورادی حفص بن سلیمان اور لیف بن ابی سلیمان کو ابن محبین رض نے کذاب، حافظ ابن حجر رض نے متذکر الحدیث لکھا ہے۔ ابن حران رض نے کہا ہے وہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ شیخ ناصر الدین البانی رض نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے۔ ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث صحیح والموضوع للبانی، حدیث نمبر 47، جلد نمبر 1

② عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ ((من حج البيت ولم يزرنى فقد جفاني)) رواه فردوس في مسنده.

حضرت عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔“ یہ حدیث مندرجہ ذیل میں ہے۔

وضاحت : امام ذہبی رض، امام ابن جوزی رض اور شیخ محمد ناصر الدین البانی رض نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے۔ ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الفعیہ والموضوع للبانی، حدیث نمبر 45، جلد نمبر 1

③ عن أنس رض قال : قال رسول الله ﷺ ((من زارني بالمدينة محسباً كنث لة شهيداً و شفيقاً يوم القيمة)) رواه البيهقي

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے مدینہ آ کر ثواب کی نیت سے میری (قبر کی) زیارت کی، قیامت کے دن میں اس کے حق میں گواہی بھی دوں گا اور سفارش بھی کروں گا۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصافر، للبانی، حدیث نمبر 5619، جلد 5

④ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ ((من زار قبرى وجئت له شفاعتي)) رواه البيهقي

① امام ابن تیمیہ رض نے کہا ہے کہ روضۃ رسول کے بارے میں تمام احادیث ضعیف اور ناقابل اعتقاد ہیں۔ اس لئے صحاح ستہ اور سنن میں ایسی کوئی حدیث نہیں۔ مسلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعة، للبانی

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے سفارش کرنا مجھ پر واجب ہے۔“ اسے یہی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصیفی، بلا البانی، حدیث نمبر 5618، جلد 5

⑤ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ آلِ الْخَطَابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جَوَارِيْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَرَ عَلَى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَانَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعْثَةَ اللَّهِ فِي الْأَمْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْبَیْهَقِيُّ
آل خطاب سے ایک آدمی روایت کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے ارادتا میری
(قبر کی) کی زیارت کی میں قیامت کے دن اس کی گواہی اور اس کے لئے سفارش کروں گا، جو شخص
حرم مکہ یا حرم مدینہ میں سے کسی ایک میں فوت ہو گا اللہ قیامت کے دن اسے امن دیے گئے لوگوں
کے ساتھ اٹھائے گا۔“ اسے یہی نے روایات کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو مکملہ المصالح، بلا البانی، باب حرم المدینہ حرہہ اللہ تعالیٰ، افضل الثالث

⑥ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ زَارَنِي وَزَارَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ فِي عَامٍ وَاحِدٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ))
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ایک ہی سال میں میری اور میرے باپ ابراہیم ﷺ کی زیارت
کی وہ جنت میں داخل ہو گا۔

وضاحت : امام توسیٰ رضی، امام سیوطی رضی، اور شیخ محمد ناصر الدین البانی رضی نے اسے موضوع کہا ہے۔ ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث
الضعیفہ وال موضوعہ بلا البانی، حدیث نمبر 46، جلد 1

⑦ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضیَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامَ وَزَارَ
قَبْرِيْ وَغَزَّا غَزْوَةَ وَصَلَّى عَلَيِّ فِي الْمَقْدِسِ لَمْ يَسْأَلْهُ اللَّهُ فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ
السَّخَاوِيُّ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے حالت اسلام میں حج کیا
اور میری قبر کی جہاؤ کیا، بیت المقدس میں مجھ پر درود بھیجا، اللہ تعالیٰ فرانس میں کوتاہی کے
بارے میں اس سے سوال نہیں کرے گا۔“ اسے سخاوی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ابن عہد الہادی رضی، امام سیوطی رضی، اور شیخ محمد ناصر الدین البانی رضی نے اسے موضوع کہا ہے۔ ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث
الضعیفہ وال موضوعہ بلا البانی، حدیث نمبر 4، جلد 1

زیارت قبور سے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

- ① سوموار اور جمعرات کا دن زیارت قبور کے لئے مقرر کرنا۔
- ② جمعہ کا دن والدین کی قبروں کی زیارت کے لئے مقرر کرنا۔
- ③ یوم عاشورہ پر زیارت قبور کا اہتمام کرنا۔
- ④ شعبان کی پندرھویں رات (شب برأت) قبروں پر چڑاغاں کرنا۔
- ⑤ قبریا مزار پر نعمت خوانی اور محفل سماع منعقد کرنا۔
- ⑥ قبریا مزار پر چڑاغ، روشنی، اگرہتی وغیرہ جلانا۔
- ⑦ ربج، شعبان، رمضان یا عیدِ دین کے موقع پر زیارت قبور کا اہتمام کرنا۔
- ⑧ زیارت قبور کے لئے وضو، تمیم یا غسل کرنا۔
- ⑨ زیارت قبور کے وقت دور کعت نفل ادا کرنا۔
- ⑩ زیارت قبور کے وقت صرف سورہ فاتحہ پڑھنا۔ (فاتحہ خوانی کرنا)
- ⑪ زیارت قبور کے وقت سورہ یاسین تلاوت کرنا۔
- ⑫ زیارت قبور کے وقت گیارہ مرتبہ "قل ہو اللہ" پڑھنا۔
- ⑬ زیارت قبور کے بعد الاتے پاؤں واپس پلٹنا۔
- ⑭ قبرستان میں یا کسی مزار پر قرآن پاک پڑھنا۔
- ⑮ نبیوں، ولیوں یا بزرگوں کی قبروں پر اپنی حاجتیں لکھ کر رکھنا یا بال کاٹ کر ڈالنا۔
- ⑯ فوت شدہ نبی، ولی یا بزرگ کو وسیلہ ہناتے ہوئے درج ذیل قسم کے الفاظ استعمال کرنا یا اللہ بحرمت فلاں یا بجاہ فلاں یا بہ برکت فلاں میری دعا سن لے۔
- ⑰ اپنے جسم کو قبریا مزار کی دیوار سے لگانا یا اپنے رخسار قبر سے رگڑنا۔
- ⑱ عورتوں کا حاملہ ہونے کی نیت سے اپنے جسم کو قبروں سے رگڑنا۔
- ⑲ اہل قبور کے لئے دعا کرتے وقت منہ قبریا مزار کی طرف کرنا۔
- ⑳ کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر یہ الفاظ کہنا "اے فلاں! میرے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے۔"
- ㉑ زیارت کرنے والوں کے ذریعے فوت شدہ نبی، ولی یا کسی بزرگ کو سلام بھجوانا۔
- ㉒ کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر دوسروں کی طرف سے سورہ فاتحہ پڑھنا۔
- ㉓ نبیوں، ولیوں، یا بزرگوں کی قبروں کی خاک کو شفا کا موجب سمجھنا۔

- (24) نبیوں، ولیوں یا بزرگوں کی قبروں پر چادریں چڑھاتا، پھول ڈالنا یا خوبیوں گانا۔
- (25) یہ عقیدہ رکھنا کہ نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں کے پاس دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔
- (26) یہ عقیدہ رکھنا کہ نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں یا مزاروں پر حاضری دینے سے میری محنت، میرا کار و بار، میری عزت، میرا عہدہ، میری وزارت یا میری صدارت وغیرہ قائم رہے گی۔
- (27) یہ عقیدہ رکھنا کہ نبیوں، ولیوں یا بزرگوں کی قبروں کے اروگ درختوں، دیواروں، پھروں وغیرہ کو اس لئے ہاتھ نہیں لگانا چاہئے کہ اس سے نقصان ہوگا۔
- (28) فوت شدہ نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر دعا کرتے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ اپنی دنیاوی زندگی کی طرح اب بھی یہ میری گزارشات سن رہے ہیں، میرے احوال، اعمال اور نیت سے واقف ہیں۔
- (29) قبر یا مزار کو سیلہ بننا کر دعا مانگنا۔
- (30) ہر جمعہ کو بیچع (مدینہ منورہ کا قبرستان) کی زیارت کا اہتمام کرنا۔
- (31) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے بعد لازماً بیچع کی زیارت کرنا۔
- (32) برکت حاصل کرنے کی نیت سے رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی جالیوں کو یوسدینا، چھونا یا اپنے جسم کو لگانا۔
- (33) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر درود سلام پڑھنے کے بعد قرآن مجید کی آیت وَلُوْ آنَهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ تِلَاوَتْ کرنے کے بعد آپ ﷺ سے استغفار کی درخواست کرنا۔
- (34) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے موقع پر بجاه محمد اشفنی یا اللہ کہنا یا اے اللہ! محمد ﷺ کے صدقے، وسیلے، واسطے، ذریعے میری دعا قبول فرمائہ۔
- (35) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر دعا کرتے وقت الشفاعة یا رسول اللہ الامان یا رسول اللہ التوسل بک یا رسول اللہ وغیرہ کہنا۔
- (36) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر قرآن خوانی یا نعت خوانی کا اہتمام کرنا۔
- (37) قبر مبارک کی زیارت کے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی حیات طیبہ میں خدمت اقدس میں حاضر ہونے والوں کی گزارشات سنتے تھے، اسی طرح میری گزارشات سن رہے ہیں۔
- (38) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ رسول اکرم ﷺ، قبر مبارک پر حاضر ہونے والے لوگوں کے احوال و اعمال اور نیتوں سے واقف ہیں۔
- (39) مدینہ منورہ جانے والوں کے ذریعے آپ ﷺ کو سلام بھجوانا۔
- (40) دعا کرتے وقت اپنارخ قبلہ کی بجائے رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی طرف کرنا۔

بَابُ إِيْصَالِ الثَّوَابِ ایصالِ ثواب کے مسائل

مسئلہ 212 کافر یا مشرک میت کو ایصالِ ثواب کا کوئی عمل فائدہ نہیں پہنچاتا۔

عَنْ عُمَرِ بْنِ شَعِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِهِ أَنَّ الْعَاصَمَ بْنَ وَائِلَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَسْحَرَ مِائَةَ بَنَدَنَةً وَ أَنْ هَشَامَ بْنَ الْعَاصَمَ نَحَرَ حِصْنَةَ خَمْسِينَ بَنَدَنَةً وَ أَنْ عُمَرًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ ((أَمَا أَبُوكَ فَلَوْ كَانَ أَقْرَبَ بِالْتَّوْجِيدِ فَصُمِّتَ وَ تَصَدَّقَتْ عَنْهُ نَفْعَةُ ذَلِكَ)) رَوَاهُ أَخْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت عمر بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عاص بن واہل رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں سواونٹ قربان کرنے کی نذر مانی تھی۔ ہشام بن عاص نے اپنے حسے کے پچاس اونٹ ذبح کر دیئے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا ”اگر تمہارا باپ تو حید کا اقرار کرتا پھر تم اس کی طرف سے روزے رکھتے اور خیرات کرتے تو اسے ثواب مل جاتا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 213 نیک اولاد کی دعا، صدقہ جاریہ، اشاعت دین کے کام، مسجد اور مسافر خانہ کی تعمیر کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((خَيْرٌ مَا يُحَلِّفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثَ وَلَدٌ صَالِحٌ يَذْغُولُهُ وَ صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ يَلْفَغُهُ أَجْرَهَا وَ عِلْمٌ يُعَمَّلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ حَبَّانَ وَ الطِّبَّارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا ”آدمی کے مرنے کے بعد اس کی وراثت

① مسلسلہ احادیث الصحیحة، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 484

② صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 198

میں سے تین چیزیں بہترین ہیں ① نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے ② صدقہ جاریہ، جس کا اجر سے ملتا رہے۔ ③ اس کو سکھایا ہو علم جس پر لوگ اس کی موت کے بعد عمل کریں۔” اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا

مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءِ ، صَدَقَةً جَارِيَةً أَوْ عِلْمًٌ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدًا صَالِحًا يَدْعُونَ لَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مرنے کے بعد انسان کے اعمال (کے ثواب کا سلسلہ) منقطع ہو جاتا ہے لیکن تین چیزوں کا ثواب میت کو پہنچتا رہتا ہے۔ پہلا صدقہ جاریہ، دوسرا لوگوں کو فائدہ دینے والا علم، تیسرا نیک اولاد جو میت کے لئے دعا کرے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَ حَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَمَهُ وَ نَشَرَهُ وَ وَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَ مُضْحِفًا وَ رِثَةً أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهَرًا أَجْرَهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَ حَيَايَهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ)) رَوَاهُ أَبْنُ مَاجَةَ وَ أَبْنُ خُزَيْمَةَ وَ الْبَيْهَقِيُّ ② (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہم من آدمی کے مرنے کے بعد جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب ملتا رہتا ہے، اس میں ① وہ علم ہے جو اس نے لوگوں کو سکھایا اور پھیلایا ② نیک اولاد ہے جو اس نے اپنے بیچھے چھوڑی ③ قرآن کی تعلیم ہے جو لوگوں کو سکھائی ④ مسجد ہے جو تعمیر کرائی ⑤ مسافر خانہ ہے جو بنوایا اور ⑥ وہ صدقہ ہے جو اپنے مال سے بحالت صحت اپنی زندگی میں نکالا۔ ان سب اعمال کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد (از خود) ملتا رہتا ہے۔“ اسے ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور البیهقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنْ رَجُلًا قَالَ : لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَ تَرَكَ مَالًا وَ لَمْ يُؤْصِ فَهُلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ اتَّصَدِّقَ عَنْهُ؟ قَالَ ((نَعَمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ النَّسَائِيُّ وَ أَبْنُ مَاجَةَ ① (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ”میرا باپ وصیت کئے بغیر فوت ہو گیا ہے اور مال چھوڑا ہے، میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کے گناہ معاف ہوں گے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہاں!“ اسے احمد، مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

① مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحديث 1001

② صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 198

③ صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث 3413

عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّيٍّ مَاتَتْ فَأَتَصَدِّقُ عَنْهَا ؟ قَالَ ((نَعَمْ !)) قُلْتُ : فَإِنَّ الصَّدَقَةَ أَفْضَلُ ؟ قَالَ ((سَقْعُ الْمَاءِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنِّسَائِيُّ ① (حسن) حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہؐ میں! میری ماں فوت ہو گئی ہے کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟" آپؐ نے فرمایا "ہاں!" حضرت سعد بن عبادہؓ نے دریافت کیا "کون سا صدقہ بہتر ہے؟" آپؐ نے فرمایا "پانی پلانا۔" اسے احمد اور نسائیؓ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 214 اولاد کے نیک اعمال کا ثواب نیت کے بغیر از خود والدین کو پہنچا رہتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَ إِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ② (صحیح)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا "سب سے پاکیزہ تر کھانا جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی (باتھوں کی) کمائی ہے اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 215 دعائیت کے لئے نفع بخش ہے۔

مسئلہ 216 میت کے لئے زندوں کی طرف سے بہترین تحفہ استغفار ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَدْعُ عَلَيْهِمْ فَسَأَلَهُ عَائِشَةُ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ ((إِنِّي أُمْرُتُ أَنْ أَذْعُو لَهُمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ③ (صحیح)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ بقع (مدینہ کا قبرستان) تشریف لے گئے اور اہل بقع کے لئے دعا فرمائی۔ حضرت عائشہؓ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرمؐ نے فرمایا "مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اہل بقع کے لئے دعا کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((مَا الْمَيِّثُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيقُ الْمُتَغَوِّثُ يَسْتَظِرُ دَغْوَةً تَلْحُقُهُ مِنْ أَبِ أوْ أُمِّ أوْ أَخِ أوْ صَدِيقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا وَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لِيُدْخِلَ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ

① صحیح سنن النسائی، لللبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث 3425

② صحیح سنن ابن ماجہ، لللبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث 1738

③ احکام الجنائز، لللبانی، رقم الصفحة 189

الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ أَلَا سُتْغَفَارٌ لَهُمْ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ①

حضرت عبد اللہ بن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قبر میں میت کی مثال ڈوبنے والے اور فریاد کرنے والے آدمی کی طرح ہے جو اپنے ماں باپ، بھائی یا کسی دوست کی دعا کا منتظر رہتا ہے۔ جب اسے دعا پہنچتی ہے تو اسے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محظوظ ہوتی ہے، بے شک اہل دنیا کی دعا سے اللہ تعالیٰ اہل قبور کو پہاڑوں کے برابر اجر عطا فرماتا ہے۔ مُردوں کے لئے زندوں کا بہترین تحفہ ان کے لئے استغفار کرتا ہے۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَ لَيَرْفَعَ التَّرَاجِهَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ ! أَنِّي لِي هَذِهِ فِيْقُولُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ②

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ عز وجل جنت میں نیک آدمی کا درج بلند فرماتا ہے۔ تو آدمی عرض کرتا ہے ”یا اللہ! یہ درج مجھے کیسے حاصل ہوا؟“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کیا ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 217 میت کی طرف سے فرضی روزے رکھنے باقی ہوں اور ورثاء روزے رکھیں تو میت کی طرف سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيَهُ)) رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ وَابْوُ دَاؤُدَ ③

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر روزے رکھنے باقی ہوں تو اس کا وارث روزے رکھے۔“ اسے بخاری اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 218 میت کی مانی ہوئی شرعی نذر اولاد پوری کر دے تو میت کو اس کا ثواب

مل جاتا ہے۔

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ قَالَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ ، تُؤْفَقِيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيْهُ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَاقْضِيهِ عَنْهَا)) رَوَاهُ

① مشکوکة المصابیح ، لللبانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2355

② مشکوکة المصابیح ، لللبانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2354

③ مختصر صحيح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 949

۱ مُسْلِمٌ

حضرت عبد اللہ بن عبادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم سے اپنی ماں کی نذر کے بارے میں سوال کیا جسے پورا کرنے سے پہلے وہ فوت ہو گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا ”اپنی ماں کی طرف سے تم نذر پوری کرو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : نذر خلاف شرع ہوتا پوری نہیں کرنی چاہئے۔

۲۱۹ مَسْأَلَةٌ مِّيتٍ كِي طرف سے ورثاء يا كُويٰ اور قرض ادا کرے تو قرض ادا ہو جائے گا۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُصَلِّي عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ ذِينَا) قَالَ أَبُو قَتَادَةَ : هُوَ عَلَيَّ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بِالْوَفَاءِ؟)) قَالَ : بِالْوَفَاءِ ، فَصَلَّى عَلَيْهِ . رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ④ (صحیح)

حضرت ابو قاتدہ رض سے روایت ہے کہ ایک انصاری کا جنازہ لایا گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم اس کی نماز پڑھائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا ”اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لواس پر قرض ہے (لہذا میں نماز نہیں پڑھوں گا)“ حضرت ابو قاتدہ رض نے عرض کیا ”قرض میرے ذمہ رہا۔“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا ”اپنا وعدہ وفا کرو گے؟“ حضرت ابو قاتدہ رض نے کہا ”پورا کروں گا۔“ تب آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۰ مَسْأَلَةٌ مِّيتٍ كِي طرف سے قربانی کی جائے تو اس کا ثواب میت کو پہنچ جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضَخِّحَ ، اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ سَمِينَيْنِ أَفْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوْجُوْءَيْنِ فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ ، لِمَنْ شَهَدَ لِلَّهِ بِالْتَّوْحِيدِ ، وَ شَهَدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ ، وَ ذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ⑤ . رَوَاهُ أَبْنُ مَاجَةَ ⑥ (صحیح)

حضرت عائشہ رض اور حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آله و سلم جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو مینڈ ہے خریدتے موٹے، تازے، سینگ والے، چتکبرے اور خصی۔ ان میں سے ایک اپنی امت کے ہر اس آدمی کی طرف سے کرتے جو اللہ کی توحید اور رسول صلی اللہ علیہ و آله و سلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہوا اور

① مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحديث 1003.

② صحيح سنن النسائي، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث 1851

③ صحيح سنن ابن ماجة، للالبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث 2531

دوسرے محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی طرف سے ذبح فرماتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 221 مرنے والے پر حج فرض ہو یا مرنے والے نے حج کی نذر مانی ہوا و راس کے ورثاء میں سے کوئی اس کی طرف سے حج کرے تو فرض یا نذر پوری ہو جاتی ہے۔

مسئلہ 222 میت کی طرف سے حج یا عمرہ کیا جائے تو ثواب میت کو پہنچ جاتا ہے۔

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ إِمْرَأَةَ مِنْ جَهْنَمَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَمْسِيَ نَذْرَتْ أَنْ تَحْجُجَ فَلَمْ تَحْجُجْ حَتَّى مَاتَتْ فَأَفَأَخْرُجُ عَنْهَا؟ قَالَ ((نَعَمْ! حُجَّى عَنْهَا أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ ذَيْنَ أَكْنُتْ قَاضِيَةً؟ أَفَضُّوا ذَيْنَ اللَّهَ فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبلہ جہینہ کی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا "میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی، لیکن حج کرنے سے پہلے ہی فوت ہو گئی، کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں؟" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "ہاں! اس کی طرف سے حج ادا کرو (یعنی اسے ثواب مل جائے گا) اور ہاں سنو! اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟" اس نے کہا "ہاں!" پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ کا قرض (یعنی نذر) ادا کرو، کیونکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کریا جائے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

ایصال ثواب کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

① میت کو ثواب پہنچانے کے لئے پہلے دن، تیسرا دن (رسم قل) ساتویں دن، وسویں دن، چالیسویں دن، کھانے کا اہتمام کرنا۔

② قل پڑا نے والوں میں کپڑے تقسیم کرنا۔

③ میت کو ثواب پہنچانے کے لئے ہر جمعرات کھانا تقسیم کرنا۔

④ سال پورا ہونے پر کھانا تقسیم کرنا۔

- ⑤ مرنے والے کا اپنے یوم وفات پر کھانا کھلانے یا قرآن خوانی کرانے کی وصیت کرنا۔
- ⑥ اجرت یا بلا اجرت قرآن خوانی کرنا یا نافل پڑھوانا۔
- ⑦ میت کا اپنی جائیداد سے قرآن خوانی کروانے یا کوئی دوسری غیر مسنون عبادت (نافل وغیرہ) کروانے کے لئے رقم دینے کی وصیت کرنا۔
- ⑧ میت کی طرف سے شعبان، رجب اور رمضان میں خاص طور پر صدقہ، خیرات کرنے یا کھانا تقسیم کرنے کا اہتمام کرنا۔
- ⑨ برسی منانا اور برسی کے موقع پر قرآن خوانی کروانا، کھانا یا مٹھائی تقسیم کرنا۔
- ⑩ قرآن پڑھ کر ثواب مردوں میں تقسیم کرنا
- ⑪ بسم اللہ کا قرآن پاک ختم کرنا، پانچ آیات تلاوت کرنا، چنوں پر ستر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھنا۔
- ⑫ آیت کریمہ کی رسم (چادر بچا کر گھٹلیوں پر سوالا کھمرتبہ "بسم اللہ" یا "لا الہ الا اللہ، پڑھنا") ادا کرنا۔
- ⑬ میت کو ثواب پہنچانے کے لئے ختم دلانا۔
- ⑭ مدفین کے دن ہفتہوار قبر پر جا کر صدقہ، خیرات کرنا یا مٹھائی یا دودھ وغیرہ تقسیم کرنا۔